

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَلَمْ یَجْعَلْ لَّکُمْ اٰیٰتٍ فِیْ کِتٰبِکُمْ  
 فَاِذَا کُنْتُمْ فِیْ سَفَرٍ اَوْ عَلٰی مَضَامٍ اَوْ عَلٰی مَضَامٍ

خدا کے فضل سے جس کتاب کے لئے عرصے تمہیں منتظر اور

دل شتاق تھے

میں

حسن الموعظ کا دوسرا حصہ

SCANNED

# افضل الموعظ

سر محمد

واعظ بدیل جناب مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب

خلف عالیجناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب فقیر قدس

سترہ لکھنؤ نے تالیف کیا۔ اور

پرنٹنگ و پبلیشنگ ہاؤس

دری شکر و کسر دلی می پنهان کیا



# التماس

محمد بن الفضل الموعظ علیہ السلام

ای حضرات کن افضل الموعظ آپ کے غفلوں کا مجموعہ آپ کے سامنے پیش ہوتا ہے اس کا بعد حصہ  
اس الموعظ آپ کے مطالعہ سے گزر چکا ہے جس کے بیان کی خوبیاں اور طرز تقریر سے آپ متفہم ہیں یہ اتنی ہی ہو  
کتا بک و سیر حصہ ہے جس کا نام افضل الموعظ جس کی قیمت ایک و بیہ علاوہ محض اولاد کے ہوا اس کتاب  
میں جس بے عدہ آٹھ و عظیمیں پہلا و عظمیٰ رضا صفت مبارک کے حالات سے لیکر نبوت معراج ہجرت خلافت  
معجزات وفات شفاعت تک نہایت عمدہ صیح و صحیدہ چیدہ روایتوں سے لکھ کر ایک عظیم الشان  
خزانہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کا آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔

حق یہ ہے کہ اردو زبان میں ایسا انتخاب جو صدی حدیث اور تفسیر اور سیرت اور تواریخ کی کتاب  
سے کیا گیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کا جامع ہے آج تک نظر سے نہیں گذرا انت اللہ  
تعالیٰ اس کے بعد تیسرے حصہ جس کا نام سیرت صالحین عرف اکرم الموعظ ہے آپ کے مطالعہ سے گزر چکا  
جس میں حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک اور حضور اکرم  
سے لیکر تمام صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین مجتہدین فقہاء محدثین اور اولیاء کا ملین غوث غلام  
ابدال اور دیگر اولیاء رحمۃ اللہ علیہم جمعین کے حالات میں اس ترتیب سے لکھا گیا ہے کہ پہلا و عظمیٰ  
حضرات کے عشق الہی کے واقعات کے بیان میں دوسرا و عظمیٰ اولیاء اللہ کی غازی تفسیر و عظمیٰ  
السد کی خیرات۔ چوتھا و عظمیٰ اولیاء اللہ کے روزہ کے بیان میں۔ پانچواں و عظمیٰ اولیاء اللہ کے حج  
چھٹا اولیاء اللہ کی وفات ساقواں اولیاء اللہ کے قبر کے سوال و ذخیرہ کے بیان میں آٹھواں  
اولیاء اللہ کے حشر و حیرت میں تشریف لیجانے کے بیان میں۔ نکتہ بحد ہا کتا بوں کا انتخاب  
ناظرین انکو مطالعہ کے لیے با وضو بنجیں و صلی اللہ علیہ وسلم و خیر خلق محمد و بارک و سلم۔

الملكس خدام طلبہ محمد خلیل الرحمان نائب مہتمم مدرسہ حسینیہ دہلی

# پہلا و خط رضاعت مبارک کا بیان

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالصُّحُفِ ۝ وَالْيَلِيلِ إِذَا سَجَى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَاقَلَى ۝ وَلَا آخِرَ خَيْرَ لَكَ مِنَ الْآخِرِ ۝

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ۝ أَلَمْ يَجْعَلْكَ يَتِيمًا فَآوَى ۝ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَى ۝

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَى ۝ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝

وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَأَمَّا بِنْتَكُمْ فَاتَّخِذِيهَا حَسْبَ رَبِّكَ فَخْدَرْ ۝

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے سردار جناب محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا او سکودس نیکیاں

صرف ایک حرف کے بدلے میں غنایت ہوگی اور دس گناہ معاف ہونگے جناب فرماتے ہیں

اگر میں نہیں کہتا الم۔ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام دوسرا حرف ہے میم تیسرا

حرف ہے اس حدیث کا خلاصہ یہ ہوا کہ جس نے الم موہبہ سے نکالا او سکودس نیکیاں غنایت

ہوئیں اور اسکے تیس گناہ معاف ہوئے لیکن اس حدیث میں اتنی بات باقی رہ گئی کہ

وہ دس نیکیاں کسی اور کتنی ہوئیں حضرت امام ابو بکر عقیلی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک

رات حضور ایزدی خداوند عالم کو خواب میں دیکھا معامیرے دل میں خیال آیا کہ حضور

سے سوال کروں کہ جناب کے نزدیک بندے کا کونسا عمل سب سے زیادہ افضل ہے مگر

جلد اولیٰ بطی کے صحبت سے ساکت رہا اور کچھ سوال نہ کر سکا حضور معلیٰ نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر تو ہمارے پسندیدہ عمل کو ہم سے دریافت کرنا چاہتا ہے عرض کیا مان لے پروردگار ارشاد عالی ہوا کہ اے ابوبکر ہمارے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل قرآن تیرے کی تلاوت ہے پر ارشاد عالی ہوا کہ اے ابوبکر تو یہ بھی جانتا ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت کا ثواب ہمارے نزدیک کیا ہے عرض کیا نہیں لے پروردگار میں کچھ نہیں جانتا ارشاد عالی ہوا کہ بلا معنی حروف میں ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں اور با معنی حروف میں ہر حرف کے بدلے میں بیس نیکیاں پہ فرمایا اے ابوبکر پہلا تجھے خبر ہے کہ ایک نیکی کا ثواب کتنا بڑا ہوتا ہے عرض کیا نہیں لے پروردگار مجھے کچھ خبر نہیں فرمایا کہ ایک نیکی ایک ہزار رطل کی برابر ایک رطل ایک ہزار دانق کی برابر ایک دانق ایک ہزار درہم کی برابر ایک درہم ایک ہزار قیراط کی برابر ایک قیراط ایک احد پہاڑ کی برابر قرآن مجید کے ایک حرف کا ثواب کئی لاکھ احد پہاڑ کی برابر خدا کے ہاں ملیگا تفسیر غزیری اس مبارک سورت کے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ بعض وجہ سے چند روز کے لئے وحی نازل ہونی بند ہوئی کفار مکہ نے آپ کو طعنے دے والو ہلب کی جرورام حیلہ نے جناب کی سخت توہین جہنم میں اس کو برے لقب سے یاد کیا تھا کہ اے محمد اب تمہارے اوپر وہ تمہارا شیطان نازل نہیں ہوتا حضور کو یہ سن کر سخت ملال ہوا اللہ ذو الجلال کو آپ کا غم گہنا منظور نہ ہوا اوسید وقت اس صورت کو نازل فرما کر رنج کو سرور سے غم کو خوشی سے بدلا اور کمزور و قہمون کے بعد یکے والوں کو ناپاک خیال و غلط فہم سے روگردان کیا اور فرمایا ہمیں قسم ہے چڑھتے دن اور اندھیری رات کی نکتہ یہاں قسم کہا نے کی وجہ یہ ہے کہ کفار نے دعوے کیا

کہ حضور کو ان کے رب نے چھوڑ دیا مگر جب مدعی اس دعوے پر دلیل نہ لاسکے تب مدعا علیہ لینے  
 خدا سے پاک نفعی قسم کھا کر دعوے کو چھوڑا کیا بیچ ہے البتہ علی المدعی والیسین علی من انکر مدعی اپنے  
 دعوے پر گواہ لائے اور اگر نہ لاسکے تب مدعا علیہ قسم کھا لے اور دعوے کو خاج اور باطل کرے  
 یہاں بھی یہی پہلے ہے چڑھتے دن سے اپنی نبوت کا زمانہ اور اسات سے نبوت چھلانا زمانہ مرواہ ہے  
 حضور کی نبوت کو روشن دن سے مشابہت دی ہے اور کافرون کو چمکا ڈر وغیرہ آفتاب کی  
 روشنی سے چھینے بھاگنے دشمنی رکھنے والے جانور قرار دیا کیونکہ مکے والے حضور کو نبوت کے دعوے  
 سے پہلے بہت دوست رکھتے اور محبوب سمجھتے تھے نبوت کے بعد سخت مخالف بید دشمن ہو کر  
 تو انکی مثال چمکا ڈر کے ہوئی طلوع آفتاب سے پہلے بہت خوش خوش پرواز کرتی تھی سوچ کے  
 نکلتے ہی چھینا بھاگنا بیزار ہونا شروع کیا یا یسحفا سے حضور کا روشن چہرہ اور لیل سوز لطف  
 مشکین مرواہ ہے کیونکہ ابولہب کی جو روئے حضور کو طعنے دیتے اور یہ کہتے وقت کہ اب وہ میرے  
 اوپر نازل ہونے والا نہیں آتا آپ کے چہرے مبارک پر بڑی ڈالی اور سخت توہین کی تھی حق  
 تعالیٰ نے آپ کے چہرے کی قسم کھائی اور روشن آفتاب کی طرح دن بکاں دینو الا فرمایا جس  
 طرح آفتاب نکل کر رات کی تاریکی سیاہی دور کرتا ہے اسی طرح حضور کے چہرے نے کھڑکی روئیا  
 دور کر دی کیا آفتاب پر خاک ڈالنے سے پڑتی ہے یا یسحفا سے دن اور لیل سے اندھیری رات  
 مرواہ ہے اس میں حضور کو تسلی دی گئی ہے اور جلد دشمنوں کے برباد ہونے کا اشارہ ہوا ہے  
 یعنی جس طرح دن کی کار آمد چیزیں رات کو اکثر بیکار ہو جاتی یا رات کی ضرورت کی چیزیں  
 دن کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھی جاتیں تھوڑے سے وقت میں عزت کی حالت ذلت

کی طرف ذلت کی حالت عزت کی طرف بدلتی ہے اسی طرح بہت جلد مکے والوں کا، تکبر اور غرور عزت و نخوت تحارت اور ذلت سے بدل جایگا اور آپ کی ظاہری کمزوری اعلیٰ درجے کی طاقت سطوت سے تبدیل ہو جائیگی کیونکہ آپ کی عزت شوکت ہماری طرف سے ہے اور ہم آپ کے ساتھ ہیں نہ جھنے آپ کو چھوڑا نہ آپ سے ناراض ہوئے کیونکہ حبیب محبوب کہیں جھوٹے ہیں اور نہ چھوٹے گئے لآخرة خیر کس من الاولیٰ اور البتہ اسے بنی آپ کی پچھلی گہری پہلی اور اگلی گہری سے اچھی ہے پچھلی گہری سے حضور کی نبوت کا زمانہ مراد ہے اور پہلی گہری سے نبوت سے پہلا زمانہ یعنی گو نبوت سے پہلے کفار مکہ آپ کے دوست تھے اور نبوت کے بعد آپ کے دشمن ہوئے مگر ہمارا اور آپ کا تعلق نبوت کے زمانے میں پہلے زمانہ سے زیادہ ہے جو کفار مکہ کی محبت سے بدرجہا زیادہ ہے اب ہماری دوستی کے مقابلہ میں کسی کی دوستی یا دشمنی کیا چیز ہے اور ہمارے ہوتے آپ کا کوئی کیا کر سکتا ہے ہماری دوستی اور محبت کی کوئی خوشی کرو کا فزون کی محبت کے جانے کا غم نہ کرو دشمن کیا کر سکتا ہے اگر خدا مہربان ہو یا آخری گہری سے سکے کی سکونت اور اگلی گہری سے مدینہ طیبہ کی سکونت کا زمانہ مراد ہو اور حضور سے وعدہ کیا کہ مکے میں جو کچھ آپ کو تکلیفیں ہوئی ہیں ان سب کا تدارک اور پامال و بلامینہ جاکر ہو جائیگا مدینہ میں تو دشمن دوست بیگانے کا نہ کھار عاشق جاننا کر ہوں گے مکہ فتح ہو گا بت خانہ خانہ خدا ہو گا عزت ایسی ذلت جائیگی یا پچھلی گہری سے حضور کی وفات کا زمانہ اور پہلی گہری سے حیات کا زمانہ مراد ہے کیونکہ حیات مبارک میں اشاعت اسلام اور حکام کی مشقت حضور بنفس نفیس اٹھاتے تھے اور وفات کے بعد آپ کے خلفائے وہ محنت

اپنے ذمے لی اور انتہا درجے اسلام کو پہنچایا چنانچہ حضور کی حیات میں ایک لاکھ پچیس ہزار مسلمانوں کی مردم شماری تھی اور جناب عمر بن الخطاب کے دور خلافت میں چار کروڑ مسلمان تھے اسی طرح یونانیوں کا ترقی ہے آج صرف ہندوستان میں چھ سات کروڑ موجود ہیں ساری دنیا میں کروڑوں ہیں اور خدا جانے قیامت میں کتنے ہوں گے اس آیت میں حضور کو آئینہ کی بابت اطمینان دلایا گیا ہے و سوف یطیبک ربک فحقنی اور اللہ تعالیٰ کے موافق آپ کو عطا کرے گا اس خطبہ سے مراد امت کی کثرت ہے یا امت کی مغفرت اور شفاعت ہے جسکی بابت حضور کا ارشاد ہے کہ جب تک ایک ایک فرد بشر مسلمان کو بخشو نہ تو نگا اپنے رب سے راضی نہوں گا پھر آپ پہلے انعامات احسانات کی یاد دہانی کی جاتی ہے الم یحیک یتیماً فاوی و وجدک ضالاً فهدی اے نبی تم یتیم تھے خدا نے تم کو کس آرام سے رکھا جو بادشاہوں کے لئے ہوا وہ تمہارے لئے ہوا اکی یتیمی دور کی با و شاہت سے بہرہ گزری اور ایک وقت تم تر سے بے رستے ہوئے بنے رستے پر لگایا تیرے بعض رواتوں میں ہے کہ نبوت سے پہلے کسی سفر میں رات کے وقت حضور اونٹنی پر سو گئے شیطان نے آپ کی اونٹنی کو رستے سے الگ کر کے دوسرے خطرناک رستے پر لگایا تھوڑی دور آپ چلے ہوں گے کہ رستے میں لیکر کا درخت حاصل ہوا جو کسی طرح سائنڈنی سوار کو نکلنے نہ دیتا مگر آپ کے لئے وہ ببول کا درخت فوراً چھ سے دو ٹکڑے ہوا آدھا ادھر آدھا دہر ہو کر حضور کی سواری کو سلامت نکال دیا اسکے بعد حضرت جبریل آئے اور جناب کی سواری کو سیدے رستے پر لگایا حق تعالیٰ اس آیت میں اس نعمت کی طرف اشارہ کرتا ہے و وجدک علی صلا فحقنی

لے بنی مہنے پایا ایکو غریب پہرا نیے فضل سے کیسا غنی کیا شروع میں بی بی خدیجہ کا مال  
 آپ پر نثار ہوا سچ میں ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان غنی رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابیوں نے  
 اپنے اپنے مال حضور پر کس خوشی سے نثار کئے آخر میں روم اور فارس کی بادشاہت کسطرح  
 آپ کے قدموں پر نثار ہوئی فاما الیتیم فلا تقہروا مالہ سائل فلا تنہر جس طرح خدائے آپ کے  
 ساتھ معاملہ کیا آپ بھی یتیموں کیساتھ ویسا ہی کریں کسی یتیم پر سختی نہ کریں کسی سائل کو نہ ہنریں  
 ان سب پر اپنے دامن کا سایہ کریں اور جو کچھ خدائے آپ پر احسان کئے نعمتیں میں شکریہ  
 کے طور پر اوس کا ذکر کریں مسلمانوں اس آیت میں خدائے اپنے حبیب کے نبوت سے پہلے  
 کے حال آپ بیان کئے اور ہمیں ہی بیان کرنے کی اجازت فرمائی اس لئے کچھ حالات یعنی  
 حضور کے نور کی پیدائش سے حلیمہ سعدیہ کے مکان تک تشریف لے جانا احسن المواعظ اول  
 حصے میں بیان ہوئے اور بقیہ حالات رضاعت سے وفات اور شفاعت تک انشاء اللہ  
 افضل المواعظ دوسرے حصے میں بیان ہوں گے جب حلیمہ سعدیہ حضور کو لیکر اپنے گھر آئیں  
 حلیمہ کا گھر میں اناسارے گاؤں کا مشک کی خوشبو سے مہمک جانا گھر گھر گلی گلی کوچہ کوچہ کا  
 معطر ہونا جس طرح سورج کے نکلنے ہی دہوپ کا جگہ جگہ پہونچنا معلوم ہے اسی طرح نبی عربی کے  
 پہونچنے سے ہر شے کا خوشبو سے معطر ہونا محسوس ہوا حلیمہ فرماتی ہیں کہ وہ سال بڑی خشکی  
 قحط سالی اور گرمی کا تہانہ کوئٹوں میں پانی رہا نہ جنگلوں میں ہر آن کا سارے گاؤں کی بکریاں  
 نہایت ڈبلی لاغر ہوتیں نہ آدمیوں کے لئے غلہ تہانہ جانوروں کے لئے چارہ اس سے پہلے  
 ہماری ہی یہی نوبت ایسی ہی حالت تھی مگر خدا کے فضل نے جب ہمارا ہاتھ پکڑا ہمیں عجائب

بروزگار سید ابرار احمد مختار سا فرزند گھر کا نور بستیو کا چراغ عطا فرما کر بادشاہ وقت  
 بنایا نہ ہمیں کہانے کی قلت بھی نہ ہماری بکریوں کو چارے کی کمی جب اوسی سوکھے اور  
 خشک جنگل میں ہماری بکریاں چرنے جاتیں فوراً انکے پیروں کے نیچے ہری تازی گھاس  
 پیدا ہوتی جسے گھا کر بکریاں فریب ہوئیں انکے تہن دودھ سے بھرے بنی سعد کے سارے  
 علاقے میں دودھ کا نام نہ تھا مگر حضور کی برکت سے حلیمہ کے گھر میں پانی کی جگہ دودھ ہی  
 پیا جاتا تھا بنی سعد کے لوگ اپنے چرواہوں سے کہتے کہ تم اپنی بکریاں اوسی جنگل میں کیوں  
 نہیں چراتے کہ جہاں حلیمہ کی بکریاں چرتی ہیں چرواہے کہتے کہ ہماری اور حلیمہ کی بکریاں  
 ایک ہی جگہ چرتی ہیں ہم نہیں جانتے کہ حلیمہ کی بکریاں کس طرح پیٹ بہر لیتی ہیں اور ہماری  
 بکریاں بھوک مرنے ہیں **شرق** لے بنی سعد کے لوگوں حلیمہ کی بکریوں پر سایہ ہے  
 رحمۃ اللعالمین کا اور تم اس سایہ سے محروم ہو حلیمہ فراتی ہیں کہ حضور کو خدا نے شفا سے علم  
 بنایا تھا بیمار بچے بیمار جانور بیمار بڑھے جو ان آپ کے پاس حاضر ہوتے اور آپ کا ناساوست  
 شفا و کرم رحمت سے بہرائے اپنی بیماری کے سر اور مونہ پر رکھتے فوراً خداوند کریم اوس بیماری کو  
 شفا بخش تا سچ ہے ابر کرم جہاں جایگا باران رحمت بر سایہ گنا سوج جہاں نکلے گا نور  
 چھلایگا مشک غنبر و عطیر جہاں گرے گا خوش بو بسایہ گنا بنی الرحمتہ جہاں رہیگا بیمار و کو  
 تندرست مردون کو جلائیگا حلیمہ فراتی ہیں کہ حضور کا جھولابھی ہمارے ہلانیکا محتاج نہوا  
 ہر وقت آپکو ہلاتا اور خود بخود جھلاتا رہتا تھا جسکی وجہ یارخ انجیس میں یہ لکھی ہے کہ ملائک  
 آپ کے گھوڑہ کو ہلاتے اور جناب کو جھلاتے تھے سبحان اللہ کیا اچھا بیمار انصیب خدا کا



پیار اپنی ملائک کا خدمت بی بی آمنہ کا مصمم ہماری شفاعت ہدایت کا بیڑا اٹھا کر  
 تشریف لائے کیا ہو سکتا ہے کہ امت کے مسلمان گنہگاروں کو بغیر بخشوائے رہ جائے  
 بزرگ نہیں حلیمہ فرماتی ہیں کہ حضور کبھی برہنہ ہونے کو پسند نہ کرتے جب کپڑا آپ کے تن مبارک  
 سے ہٹ جاتا تو تیسے چھین ہوتے حلیمہ کو سونے دیتے نہ خود سوتے جب فوراً ہی جناب کے  
 جسم مبارک کو پوشیدہ کیا اور آپ کو کپڑا اڑھایا جاتا اوی گھڑی چپ ہو جاتے پھر بھی نہ روتے  
 نتیجہ دل گواہی دیتا اور خیال یہ کہتا ہے کہ حضور پر نور کو اس صغیر سنی نئی سی عمر میں تن عریان  
 سے عار آتی تھی اور نبوت کے بعد یہ بات حضور کے مونہ سے اکثر نکل جاتی تھی تب لائیک  
 ماتجب نفسک بندے جو بات اپنے لئے بہت جانے وہی اپنے بہائی کے لئے بہتر جان ضرور  
 قیامت کے دن امت کی چودہ درمی کو گوارا فرمائینگے روئیں گے عرض کریں گے شفاعت  
 کر کے بخشوائیں گے سنگوں کو حشر کے میدان میں جنت کے حلقے دلوائینگے حلیمہ فرماتی ہیں  
 کہ جناب کل دو ہی مہینے کے تھے کہ چون کے ساتھ بیٹھے بیٹھے سر کرنے اور تین مہینے کے دیوار  
 پکڑ کر چلنے اور پانچ مہینے کے خوب چلنے اور سات مہینے کے خوب دوڑ کر ہاگنے پہرنے  
 اور آٹھ مہینے کے خوب بولنے لگے تھے لکنتہ یہ وقت سے پہلے اتنی عجلت کیوں اسلئے  
 کہ وقت تہوڑا کام بہت ہیں ساری شریعتوں کا نسخہ کرنا اگلی شریعت کی مشکلوں کو کھولنا  
 کر ڈرنا گنہگاروں کو بخشوانا سارے جہان میں اسلام پہنچانا تہوڑے وقت میں کام زیادہ  
 کرنا تھا چنانچہ حضرت دور سے آئے تھے اس لئے دیر میں آئے تھے ساتویں مہینے بہت دور کر  
 چلنا اسلئے تھا کہ جنم کے ساتوں دروازے جلد بند کرانے تھے آٹھویں مہینے خوب بولنا جان

کہونا اور سب سے پہلے لا الہ الا اللہ پڑھنے سے نکالنا اسلئے تھا کہ اٹھوں دروازوں پر  
لا الہ الا اللہ کے ذریعہ کھولنے تھے حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم رہے میں اپنے  
خاند کے پاس نہ گئی حضور کی شرم حشیت سے نکتہ سبحان اللہ لوگوں خیال کرو جس مبارک  
ذات سے صغیرین کے عہد میں غفلت اور شرم کا جائز کام نہ ارد ہوا بہلاؤ نیکے نبوت کے  
مبارک عہد میں یا آپ کے خاندان میں ناجائز کام کس طرح ہوتا معاذ اللہ حلیمہ فرماتی ہیں کہ  
ایک دن حضور میرے گود میں بیٹھے تھے اور میری بکریوں کا ریوڑ ادھر سے گزرتا تھا ایک  
بکری نے ریوڑ سے نکل کر خباب کو سجدہ کیا اور حضور کے ماتھے پر بوسہ دیکر چلی گئی راز آپ کو  
جانور و رخت پہاڑ سجدہ کرتے ملائیک جنات انسان کی اطاعت کرتے تھے اسکی وجہ یہ  
تھی کہ حضور کی حکومت روح پر تھی اور روح سیکی ایک جنس ایک مائیت ایک ہی شے ہے یہ جس  
جگہ اور جس قالب میں ہوگی اپنے مخدوم بنی محصوم کی فرمان بردار جان نثار ہو کر برسی دیگر  
انبیاء علیہم السلام کی حکومت اجسام پر تھی اور اجسام جدا جدا ہیں ایک جسم جکا مطیع ہوگا  
دوسرا جسم مطیع نہ ہوگا حلیمہ فرماتی ہیں کہ ہر روز ایک عظیم الشان نور جیسے سورج کی دھوپ  
میرے مکان میں آتا اور آپ کو اپنے اندر چھپاتا تھوڑی دیر میں آپ کو چھوڑ کر چلا جاتا تھا تشریح  
یہ نور ملائیک کے چہرہ کا تھا جو روزانہ حضور کی زیارت کرنے آتے اور آپ کی زیارت سے  
مشرق ہو کر جاتے تھے اسے تماشہ گاہ عالم دئے تو گویا پہر تماشہ میری حلیمہ فرماتی ہیں  
کہ حضور کی رضاعی بہائی گہ سے نکل کر بچوں کے ساتھ کھیلنے میں مشغول ہوتے جب حضور  
اؤٹو کہلتا دیکھتے فوراً ماتھ پکڑ کر فرماتے ہم اس بکرا کام کے لئے پیدا نہیں ہوئے نتیجہ

جب حلیمہ کی اولاد کو بریکار کھیلنا دیکھا خوش ہوئے تب امت مرحومہ کے گناہ دیکھ کر گسٹھ  
خوش ہوئے ہوں گے ہر ہفتہ سین دودن پر چوبدات کو اس امت کے اعمال حضور الہی صلی اللہ  
علیہ وسلم کی حضور یٰ مین پیش ہوتے ہیں لوگوں اللہ سے ڈرو حضور کی روح مبارک سے سزاؤ  
حتی الوسع گناہوں کے پاس نجا واپسے بد اعمالی سے نبی معصوم کو نہ سناؤ حلیمہ فرماتی ہیں کہ  
ایک دن بغیر اطلاع حضور گہر سے نکل کر بکریوں کے ساتھ جنگل چلے گئے خبر ہوئے پر ہم ایک تو تلاش  
کرتے ہوئے دور جنگل میں بھیہ نچے دیکھا کہ ٹھیک دوپہر کو حضور انور کے سر مبارک پر ابرسیا  
کرنا اور آپ کے ساتھ ساتھ چلتا ہے جہاں دہوپ میں تھا آپ سارے میں سب گرمی میں  
تھے آپ ٹھنڈک میں حکایت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ایک رات  
خواب میں مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موئے مبارک کا تبرک عطا فرمایا صبح کو دو بال  
میں کے تکیے کے نیچے رکھے ہوئے ملے اون بالوں کو ہاتھ میں لیکر باہر آیا دہوپ میں کھڑے  
ہو کر دیکھنے لگا اویس وقت ابر نے انگر چہ پر سایہ کیا میں جب اون بالوں کو چھپا لیتا ابر  
غائب ہو جاتا جب دہوپ میں نکالتا تھا ابر موجود ہو کر بدستور سایہ کرتا چند مرتبہ اس کا تجربہ  
کیا ہر دفعہ وہی موقعہ ہوا جو پہلے ہوا تھا سبحان اللہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے ہاتھ میں  
حضور کے موئے شریف تھے خدانے موئے مبارک کے سبب شاہ صاحب کو دہوپ میں جلانا  
پسند نہ کیا پہلا جسکے دل میں حضور کی محبت جس زبان پر حضور کے لئے درود جن پر دل میں  
آپ کے قدم قدم چلنے کی مشق اور عادت ہو گئی اوہ نہیں کس طرح رب العالمین دوزخ کی آگ  
یا حشر کی دہوپ میں جلانا پسند فرمایا گا مای فعل اللہ بعد انکم ان شکرم و انہم ترجمہ اللہ

تہے غدا کیوں کر ناہے اگر تم شکر گزاری اور ایمان داری پر سبز گاری سے زندگی بسر کرتے ہو حکیمہ فرماتی ہیں کہ جب حضور نے اپنے بھائیوں کو روز بکریاں چرانے جاتے دیکھا ایک دن بہت اصرار سے فرمایا کہ آج ہم بھی بکریاں چرانے جنگل جا بیٹھیں گے ہر چند منع کیا مگر نہ مانا لاچار ہو کر آپ سر میں تل لگا کر گنگھی گئی آنکھوں میں سرمہ لگایا کپڑے بدلوائے رات آج سید المرسلینؐ بکریاں چرانے تشریف لیجاتے ہیں بکریوں کو بہیڑیوں سے بچا کر خوب چرا کر واپس لائیں گے مسلمانوں یہ مقدمہ یا پہلا سبق ہے اُمت کی نگرانی یا حفاظت کا انشاء اللہ امت مرحومہ کو شیطان کے پنجے سے بچا کر خیت کے باغوں میں سیر کرانے حکیمہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ کے گلے میں ایک عقیق بھائی جو بطور تعویذ بچوں کے گلے میں ڈالا جاتا تھا حضور کے گلے میں ڈالا فرمایا کہ یہ کیوں ڈالا ہے عرض کیا کہ حفاظت کے لئے بچوں کے گلے میں ڈالتے ہیں فرمایا کہ امان میں کس ساتھ میرا محافظ موجود ہے دوسرے محافظ کی ضرورت نہیں فوراً عقیق کو گلے سے نکال کر پھینکا مکتہ آج حضور کا بکریاں چرانے جانا نمونہ حضور کی نبوت کا تھا آج سوائے حافظ حقیقی کے کسی سے امداد نہ لینا کسی سے واسطہ نہ کہنا اشارہ تھا کہ حضور امت کے بخشنے عمل نبوت ادا کرنے میں مستقل ہیں سوائے مولے کے کسی غیر سے امداد نہ لینے دیگر انبیاء قیامت میں اپنی نبوت کو بھی بچانے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کی اُمت کو اہل لاکر نبوت دینے حکیمہ فرماتی ہیں کہ ہماری بستی کے قریب جنگل میں ایک موقع ایسا تھا کہ جہاں درندے شیر بہیڑے بہت تھے میں نے اپنے بچوں سے تاکید کیا کہ دیکھنا اوس طرف نہ جانا خدا نہ کرے کہ کوئی درندہ محمدؐ کی کواذیت پہنچائے بہت سا سمجھا کر رخصت کیا خدا کی قدرت

آج خود بخود بکریوں کا مٹھ اسی طرف ہوا جہاں بہت سے شیر رہتے تھے تھوڑی دور جانے  
 کے بعد جنگل سے ایک شیر غرا ہوا ریوڑ کی طرف آیا جب غنی شیر کی نگاہ حضور پر پڑی کھڑے  
 کی طرح آپ کے قدموں میں لوٹنے پیر جاتے لگا حضور نے ہاتھ کا اشارہ کیا شیر ہاتھ کے  
 اشارے کی طرف چلا گیا مکمل جس طرح آج بکریوں کے درندے نے اپنی اطاعت کی سی طرح  
 امت محمدیہ کا درندہ شیطان بھی آپ کی اطاعت کر گیا قدم چومے گا جہاں سے حضور نکلیں گے  
 نکل جائے گا حلیمہ فرماتی ہیں کہ دو پہر کے قریب محمد کی علیہ السلام کے دونوں رضاعی بہائی بدھوں  
 بہانگے ہوئے آئے اور رو کر کہا کہ امان جلدی چلو بہائی ملی کو دو آدمیوں نے شہید کر دیا  
 حلیمہ اور سارے بنی سعد کے لوگ بدھو اس ہو کر بھاگے آپ کو دیکھا کہ اچھے مندرست کھڑے  
 بین چھو مبارک سوج کی طرح چمکتا جسم مبارک مشک کی خوشبو سے مہکتا ہے عرض کیا کہ  
 واقعہ کیا تھا فرمایا دو شخص آسمان سے اترے جنکے سبز ریشمی لباس تھے مجھے پکار کر زمین پر  
 لٹایا میرا پیٹ چاک کر کے دل نکال کر دھویا پہرا اسی طرح سینے میں رکھ کر ٹانگے لگا کر مجھے ترازو  
 میں بٹھایا میرے تولنے کے لئے دس آدمی ترازو میں رکھے جب میں بہاری ہوا تب سوا آدمی  
 میرے مقابل رکھے پہرا ایک ہزار آدمی ترازو میں چڑھائے مگر جب میرے وزن سے اونکا وزن  
 بھی ہلکا ہوا تب یہ کہا کہ اگر ساری امت کو بھی ملا کر تو لوگے تو بھی انہی کو وزنی اور بہاری  
 پاؤ گے تشریح یہ کران وزن حضور کے جس مبارک کا نہ تھا کیونکہ جس مبارک کو آپ کے عین  
 جوئی کے وقت ہجرت کے دن ابو بکر صدیقؓ نے کندھوں پر اوٹھایا تھا اور یہ زمانہ تو حضور  
 کی صغیر سنی کا تھا آج یہ وزن جسم مبارک میں کس طرح ہو سکتا ہے نہیں بلکہ یہ وزن نبوت کا تھا

جو سارے جہان سے زیادہ وزنی تھا لوگوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب باری سے ایک خاص کلمہ مانگا حضور کی طرف سے لا الہ الا اللہ عطا ہو کر یہ ارشاد ہوا کہ موسیٰ ہمیں اپنے جلال کی قسم ہے اگر اس کلمہ کو ایک طرف تر از زمین اور دوسری طرف ساتون آسمان ساتون زمین سارا جہان رکھا جائے لالت بہن یہ کلمہ سارے جہان سے وزنی ہو گیا اور ہر لا الہ الا اللہ جہان سے بہاری اور محمد رسول اللہ دنیا بہر کے نبی نوع انسان سے بہاری چہرہ شخص کے نام اعمال میں یہ دو وزن بہاری ہونگے اور انکا نیکیوں کا پلہ قیامت میں کس طرح بکا رہیگا حلیمہ فرماتی ہیں کہ حضور کے سینے سے ناف تک ٹانگے لگائے کا نشان معلوم ہوتا تھا گویا حضور کی پشت مبارک پر مہنوت تھی سینے پر داغ محبت الہی تھا حضور نے سارا واقعہ بیان کیا مگر یہ راز کسی کے سمجھ میں نہ آیا کسی نے کہا اگر آپ کو حیرن کا خلل ہو کسی نے جنون اور مرض بتایا آخر سبکی رائے یہ ہوئی کہ آپ کو کسی کا صحن معالج کو دیا جائے اور ضرور علاج کیا جائے مبادا مرض ترقی کر جائے آخر کب تک حلیمہ عورت تہمین کہنے میں اگر آپ کو ایک کا صحن کے پاس لٹکیں تعجب جب صحنے ماتھے کی پہوٹ جاتی ہیں تب اس طرح سارے کام اوٹے ہوتے ہیں طبیب کو مریض کے پاس لیکر چلے بنی کو شیطان کے پاس شفاے عالم کو مجسم مرض کے سامنے لیکر چلے گا صحن نے حضور کی زبانی سارا قصہ معلوم کر کے جناب کا ماتھے پکڑ کر غل چاکر بولا اے عرب کے لوگوں اور آؤ دیکھو موقعہ ماتھے سے نہ وہ اس لڑکے کو جلد قتل کرو اگر یہ سن تہیز کو پہونچ گیا تمہارے بزرگوں کو بے عقل معبودوں کو تپہر تباہ کیا دیں تو تمہارے خاک میں ملایا گیا ایک نئے خدا کی طرف بلا گیا

حلیمہ نے کہا کہ تو غارت ہو ہمارا کہان کا دشمن تھا جو میرے فرزند کو قتل کرنا چاہتا ہے  
 چل ہٹ پرے خدا کرے تجھے کوئی قتل کرے یہ کہتی تھا ہوتی ہوئی حضور کو اپنے گہر میں لائیں  
 خدانے کا صحن کو دیوانہ پاگل بنا کر ہلاک کیا حلیمہ فرماتی ہیں کہ ہر روز دو جالور سفید رنگ کے  
 آسمان سے اتر کر حضور کے کرتے کے اندر غائب ہو جاتے آتے دیکھائی دیتے مگر جاتے نظر نہ آتے  
 تشریح یہ دونوں فرشتے تھے جو جالور کی شکل میں آنکر حضور کی حفاظت کرتے تھے مبادا کوئی  
 جن شیطان جادوگر کا فریے ایمان آپ پر حملہ کرے آپکو ایذا دے ستائے قلب مبارک  
 آپ اپنا ناپاک اثر پہنچائے الغرض رنگ رنگ کے عجائبات نظر آتے جسکو دیکھنے والے  
 دیکھ کر حیران رہ جاتے لاچار ایک دن حلیمہ کے خاوند نے کہا کہ اب اس امانت کو پہنچانا  
 مناسب موم ہوتا ہے ایسا نہ ہو بچے کو کوئی تکلیف پہنچ جائے حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے  
 حضور کو مکہ لے جایا گا ارادہ کیا ایک ہاتھ کی غیب سے آواز آئی لوگوں آج بنی سعد کی  
 خیر و برکت رخصت ہے ان بستیوں میں وہ نور بیگانہ وہ خوشبو وہ اس بیگانہ دوسرے مبارک  
 ہو تھیں مکہ والو آج خدا کا پیارا مہمان ہوا تھا را حلیمہ پر خند چاروں طرف سے مایوسی کی  
 صدائیں سنیں مگر دشمنوں کے اندیشے سے مجبور تھیں لیجائے ہی بن آئی منزل منزل چل کر مکہ  
 معظم پہنچ کر حضور کو عبدالمطرب کے سپرد کیا عبدالمطرب سے اس خدمت کے صلے میں بہت سا  
 مال مگر حضرت کی جدائی کا سخت ملال لیکر مکہ سے وطن کو واپس آئیں حضور حلیمہ سے  
 جدا ہو کر اپنی والدہ ماجدہ بی بی آمنہ کی خدمت میں رہے جب حضور کی عمر چار سال کی  
 ہوئی جناب کی والدہ نے بھی اس دار فانی سے ملاک جاودانی کی جانب انتقال فرمایا حضور

کے والد حضور کو چار ماہ کا حمل میں چھوڑ گئے تھے والدہ صاحبہ چار سال کا نادان چھوڑ  
 گئیں جب حضور کی والدہ بی بی آمنہ کا انتقال ہوا ملاک نے جناب باری میں عرض کیا  
 کہ اے مولانا نبی کریم کے والد کو اٹھایا تھا ایک والدہ تھیں انکو بھی لولیا کیا محمد صلی اللہ علیہ  
 کو لا وارث بنا ایگا ارشاد ہوا کہ ملاک نے حبیب کے سارے کاموں کے ہم خود کفیل اور منتظم  
 بنونا چاہتے ہیں کسی دوسرے کو شریک کرنا پسند نہیں کرتے المیہ بیکر تینا فامی اسے نبی ہونے  
 آپکو یتیم پے مادر پدر پایا پہر کس طرح اپنے دامن رحمت میں چھپایا سیارستہ دیکھا یا غریب  
 تھے غنی بنایا نبوت کا خلوت پہنایا بعد وفات حضرت آمنہ کے حضور کو عبد المطلب نے اپنی  
 کفالت میں لیا حد درجے خدمت گزاری کا شرف حاصل کیا ایک دن عبد المطلب آپکو لئے  
 کعبے کے پاس بیٹھے تھے ایک قالیف آیا اور یہ کہا کہ والد اس بچے کے پیر حضرت ابراہیم خلیل  
 کے پیر و نکی صورت ہیں کیوں نہ ہوتے آپ خلیل اللہ کے فرزند حبیب اللہ تھے جو وقت حضور  
 کی چھ سال کی عمر ہوئی جناب کی آنکھیں دیکھنے آئیں عبد المطلب نے بہت سا علاج کیا مگر کچھ  
 آرام نہ ہوا کسی نے کہا کہ اسے سردار قریش مکہ کے قریب عکاظ مقام میں ایک راہب ہجو انکھوں کا  
 علاج چکا کرتا ہے اگر آپ اپنے فرزند کو وہاں لیجا لیں شاید حضور کی آنکھوں کو آرام ہو جائے  
 یہ خبر سرت اثر سنکر عبد المطلب اڑھنی پر سوار ہو کر حضور کو ساتھ لیکر راہب کے مکان پر پہنچے  
 مکان بند پایا آوازیں دین لوگوں نے کہا کہ ابھی دروازہ بند ہوا ہے اب ایک سال کے بعد  
 پہر کھلے گا اب کھلنا مشکل ہے عبد المطلب بالوں ہوئے کہ فوراً ہی عبادت خانے میں رزلہ آیا  
 نزدیکیں تھا کہ عبادت خانہ گر جائے اور راہب دیکر دوڑے جلدی سے گہرا کر باہر نکلا حضرت



چاروں طرف دیکھتا اور کہتا تھا کہ آج کون یہاں آیا ہے جس کی تنظیم کے لئے عبادت خانہ  
 مسجد کرتا ہے جبکی زیارت کی خوشی میں مکان جہومتا ہے جن کے خوف سے لرزتا ہے جب حضور  
 پر نظر پڑی گھبرا کر بولا کہ عبدالمطلب تم اس بچے کو نہیں جانتے کہ یہ کون ہے یہ دنیا جہان کا  
 بنی گنہگاروں کا شفیع ہے اگر میں اپنے عبادت خانے سے باہر نہ آتا فوراً و بکرم جاتا اے  
 عبدالمطلب انہی حفاظت کرو انکے دشمن اکثر یہودی ہیں عبدالمطلب نے فرمایا کہ راہب بچے  
 کی نگہبیں کہتی ہیں سنا ہے کہ تم انکھوں کا علاج کرتے ہو راہب نے کہا کیا تم طبیب کو مریض  
 اور بیمار کے پاس لائے ہو یہ فرزند جہان بہر کا طبیب جہان کے لئے شفا ہے اس کا مونہہ  
 خزانہ ہو شفا اور بقا کا عبدالمطلب انکا علاج اور انکی دوا انکے پاس ہو تم انکے مونہہ کا لقا  
 ابھی انکی آنکھوں میں لگاؤ یہ شکر عبدالمطلب آپ کے مونہہ کا لعاب اپکی آنکھوں میں لگایا  
 لعاب کا لگانا تھا یا مرض کے لئے شفا کا یہاں نہ تھا بی بی رقیقہ ہاشمیہ فرماتی ہیں کہ مکہ میں  
 چند سال سے متواتر خط سالی تھی ایک رات خواب میں ہاتف غیبی نے کہا اے قریش کی  
 جماعت مبارک ہو تمہیں نبی آخر الزمان کا مبعوث ہونا جو ہر تہی قریب آگیا ہے جبکہ سبب  
 تمہیں ہمیشہ کی زندگانی اور سما حاصل ہو گا تم قبیلے بنی ہاشم سے ایک خوبصورت خوب سیرت  
 شخص جبکا چہرہ ایسا ایسا ہو تلاش کرو اسے اپنے ساتھ لے جاؤ وہ بزرگ اپنے بچے کو  
 ساتھ لیکر پہاڑ پر جا کر مینہ کے لئے دعا مانگے صبح کو یہ خواب یکے والوں کے سامنے بیان کیا  
 ہاتف غیبی نے جس شخص کو دعا کے لئے تجویز کیا اور جو حلیہ بتایا تھا وہ حضرت عبدالمطلب  
 کی صورت کا نقشہ تھا اہل مکہ نے عبدالمطلب کو دعا کے لئے خاص کیا اور عرض محروض کر کے

اپنے ساتھ لیا خواب میں ہدایت تھی کہ وہ بزرگ اپنے فرزند کو اپنے ساتھ لیون حسب  
 ہدایت حضور کو عبدالمطلب نے ساتھ لیا آگے آگے عبدالمطلب پیچھے سارے مکے والے  
 ابو قیس بہار پر پہنچ کر مینہ کے لئے دعا کی دعا کرنے کے وقت عبدالمطلب نے حضور کو  
 اپنے سامنے کھڑا کر کے سینہ کے لئے دعا مانگی تھوڑی دیر کے بعد غلیظ ابر آیا نہایت شدت  
 سے بارش ہوئی ایک ہی دن میں پانچ چھ سال کی خشکی جاتی رہی گرمی رفع ہو کر آرام  
 راحت کی صورتیں پیدا ہوئیں حضور کی کرامت کا تمام اہل مکہ کے دل میں نقش ہوا ہر ایک  
 آپ کے فضائل کا قائل ہوا سات برس کے سن و سال میں یہ کرم تھا کہ ابر کرم نیکو کفار پر مینہ  
 برسیا نہ دوست کو محروم رکھنا نہ دشمن کو ترسیا یا امید کفار نے کفر کی حالت میں حضور کو  
 آگے لیکر امام بنا کر مینہ کی درخواست کی پہرہ جو دعا تھا پامال ہوئے نے رحمت کا مینہ برسیا یا قیامت  
 کے دن جب مسلمان آپ کو حشر کے میدان میں آگے آگے لیکر چلیں گے اور حضور رب العزت میں  
 گہر گار و نیکے مغفرت کی درخواست کر نیکی حق تعالیٰ فرور رحمت کا مینہ برسیا گیا گہر گاروں کی  
 بخشش فرمایا گا دوست نازکجا کنی محروم - تو کہ بادشمنان نظرداری جو دشمنوں کو محروم  
 نہ کرے وہ دشمنوں کو ب محروم رکھیں گا جب سن مبارک آٹھ سال کا ہوا آپ کے دادا عبدالمطلب  
 نے ایک سو بیس سال کی عمر میں وفات پائی عبدالمطلب کی وصیت کے موافق حضور ابی طالب  
 کی کفالت میں آئے اور ان کی اولاد کے ساتھ رہنے لگے خدا کی قدرت ہے کہ جب تک ابو طالب  
 و سترخان پر حضور کو نہ بلائیں جتنا چاہے کوئی کہا نا کہاے کہ بنی پرٹ بہترانہ پیاس نہ پیتی  
 اور جس و سترخان پر حضور تشریف لے آئیں تھوڑے سے کھانے میں سب کا پیٹ بہترانہ ایک

پیالہ دودھ کا ساری جماعت کو کافی ہوتا اور اگر حضور نہ ہوتے ایک شخص جماعت کا کہنا  
 کہنا تا اور بہو کا بچتا اس لئے فرض تھا کہ پہلے حضور کو دسترخوان پر بلایا جائے جب کہنا  
 سامنے آئے ابو طالب کی اولاد صبح کو بُری صورت میں ہوتے اور کھتی مگر حضور کا منہ نہ ہلا ہوا  
 آنکھوں میں سرمہ لگا ہوا بالوں میں تیل بڑا ہوا ہوتا تھا کچھ روز کے بعد مکین بہمنہ نہ برسا  
 ابو طالب اور سارے قریش حضور کو ساتھ لیکر کعبے کے پاس منہ کی دعا کرنے گئے حضور نے  
 اپنی پشت مبارک کعبہ سے لگائی اور کچھ انگلیوں سے آسمان کی طرف اشارہ کیا حضور کے  
 اشارے کے ساتھ ابر چاروں طرف سے گہرا خوب زور سے بارش ہوئی کئی دن تک  
 بارش کی کثرت سے رستے بند رہے یہ طبع بدستور اپنی ذات سے نزول رحمت الہی ہوتا رہا  
 جب حضور کا سن بارہ سال کا ہوا آپ کے چچا ابو طالب تجارت کے لئے ملک شام جانے  
 لگے ابو طالب کا ارادہ تھا کہ حضور کو ساتھ نہ لیجائیں آپ گہرین آرام کرین حضور سے چسپک  
 قافلے کے ساتھ اونٹنی پر سوار ہو کر چلے رستے میں حضور نے ابو طالب کو جاتے دیکھ کر فرمایا کہ  
 اے چچا مجھے کس کے پاس چھوڑ کر جاتے ہو ماں میرے نہیں باپ میرے نہیں ایک دادا  
 تھے وہ بھی انتقال فرما گئے تم چچا پر دس کو چلے برائے خدا میں آپ کے ساتھ چلون گا حضور  
 کا اسطرح فرمانا ابو طالب کے دل پر اثر کر گیا فوراً ہی آپ کو اپنے آگے سواری پر سوار کر لیا اور  
 آپ کو لیکر شام کی طرف روانہ ہوئے منزل منزل طے کرتے ہوئے قصبہ بصرے کے قریب پہنچے  
 یہ دو پہر کا وقت تھا اس جگہ ایک پُرانا عیسائی عبادت خانہ تھا جو حضرت مسیح کے زمانے  
 میں اور آپ کی فرصت کے موافق تعمیر ہو کر نسلاً بعد نسل اس میں رہا لوگ عبادت کیا کرتے تھے

جور اربب ہوا وقت اس کا ستولی اور اس میں رہنے والا تھا اس کا نام بحر تھا جو اگلی کتابوں  
 سے ماہر نبی آخر الزمان کی زیارت کا مشتاق عبادتوں ریاضتوں کا مشتاق برسوں سے  
 یہاں پڑا تھا آج قسمت نے یاوری کی صدیوں کی محنت حصول ہونے کا وقت آیا اس وقت بحر  
 رابب عبادت خانہ بند کئے عبادت الہی کرنا تھا یک بیک عبادت خانہ میں زلزلہ آیا  
 رابب گھبرا کر باہر آیا چاروں طرف حیرت سے دیکھتا اور حیران ہو کر یہ کہتا تھا کہ الہی آج کیا  
 ہے جو چاروں طرف سے درخت اور پہاڑ جھکے جاتے ہیں یہ کسے سلام کرتے اور کسے  
 سجدہ کرتے ہیں یہ کسے سامنے گرے پڑتے ہیں جب نظر بحر اکی حجاز کے رستے پر پڑی ایک قافلہ  
 نظر آیا جس میں ایک اونٹ پر ایک نو عمر بچہ اور ایک بوڑھا سوار ہے سفید چاندی  
 ابراو سپر سیکرنا اور ملائک اپنے پیروں سے پنکھا جھلتے اور سارے درخت اور پہاڑوں کے  
 سامنے سجدہ کرتے ہیں جان لیا کہ آج ضرور وہ نبی آخر الزمان تشریف لایا جسکی آمد آمد کا غلغلہ  
 صدیوں پہلے سے تھا جسکے منادی حضرت مسیح تھے بہت جلدی ایک سایہ دار درخت کے  
 نیچے فرش بچھایا اچھا نفیس کھانا پکوا یا تمام قافلہ کو مہمان بلایا سارے قافلے والے دسترخوان  
 پر جمع ہوئے مگر حضور کو ابوطالب اپنی جگہ پر چھوڑ گئے تھے رابب نے دیکھا کہ میرا مقصود موجود  
 نہیں ہے پوچھا کہ مسلمانوں کیا کوئی شخص تم میں سے باقی رہا ہے کہا کہ ہاں ایک لڑکا ابوطالب  
 کا موجود نہیں ہے کہا کہ اسے لاؤ یہ دسترخوان اسی کے لئے بچھایا گیا ہے تم اس سے پہلے  
 یہاں سے آتے جاتے اور ہمیشہ ادھر سے گزرتے تھے میں تم سے کبھی بات بھی نہ کرتا تھا آج تمہارے  
 ساتھ وہ آیا ہے جسکو حضرت مسیح علیہ السلام نے سلام فرمایا ہے اور اسی لئے یہ عبادت خانہ

جواب ہوا کہ اس وقت اس کا ستولی اور اس میں رہنے والا تھا اس کا نام یحیرا تھا جو اگلی کتابوں  
 سے ماہر نبی آخر الزمان کی زیارت کا مشتاق عبادتوں ریاضتوں کا مشاق برسوں سے  
 یہاں پڑا تھا آج قسمت نے یاوری کی صدیوں کی محنت حصول ہونے کا وقت آیا اس وقت یحیرا  
 راہب عبادت خانہ بند کئے عبادت الہی کرتا تھا ایک بیک عبادت خانہ میں زلزلہ آیا  
 راہب گھبرا کر باہر آیا چاروں طرف حیرت سے دیکھتا اور حیران ہو کر یہ کہتا تھا کہ الہی آج کیا  
 ہے جو چاروں طرف سے درخت اور پہاڑ جھکے جاتے ہیں یہ کسے سلام کرتے اور کسے  
 سجدہ کرتے ہیں یہ کسے سامنے گرے پڑتے ہیں جب نظر یحیرا کی حجاز کے رستے پر پڑی ایک قافلہ  
 نظر آیا جس میں ایک اونٹ پر ایک نو عمر بچہ اور ایک بوڑھا سوار ہے سفید چاندی  
 ابراو سپر سیکر تارا اور ملائک اپنے پیروں سے پنکھا جھلتے اور سارے درخت اور پہاڑوں کے  
 سامنے سجدہ کرتے ہیں جان لیا کہ آج ضرور وہ نبی آخر الزمان تشریف لایا جسکی آمد آمد کا غلغلہ  
 صدیوں پہلے سے تھا جسکے منادی حضرت مسیح تھے بہت جلدی ایک سایہ دار درخت کے  
 نیچے فرش بچھایا اچھا انیس کہا نا پکوا یا تمام قافلہ کو مہمان بلایا سارے قافلے والے دسترخوان  
 پر جمع ہوئے مگر حضور کو ابوطالب اپنی جگہ پر چھوڑ گئے تھے راہب نے دیکھا کہ میرا مقصود موجود  
 نہیں ہے پوچھا کہ مسلمانوں کیا کوئی شخص تم میں سے باقی رہا ہے کہا کہ ہاں ایک لڑکا ابوطالب  
 کا موجود نہیں ہے کہا کہ اسے لاؤ یہ دسترخوان اسی کے لئے بچھایا گیا ہے تم اس سے پہلے  
 یہاں سے آتے جاتے اور ہمیشہ ادھر سے گزرتے تھے میں تم سے کبھی بات بھی نہ کرتا تھا آج تمہارا  
 ساتھ وہ آیا ہے جسکو حضرت مسیح علیہ السلام نے سلام فرمایا ہے اور اسی لئے یہ عبادت خانہ

اکی تھا پس لاتا خذ سہتہ ولا نوم جس ذات کو نہ نیند آتی ہے نہ اونگہ اوسکے مبارک لٹرنے  
 حضور کے قلب کو نیند اور اونگہ سے محفوظ کیا جمال ہمنشین دریں اثر کرو کا پورا ٹھہر رہا  
 سبحان اللہ آربے عرض کیا کہ کہی آپ کو کچھ نظر آتا ہے فرمایا اکثر خوبصورت آدمی آسمان سے  
 زمین پر آتے زمین سے آسمان پر جاتے نظر آتے ہیں عرض کیا کہ حضور کی آنکھ کی سُرخی کہی کم  
 ہوتی ہے فرمایا کہ یہ سُرخی ہمیشہ ہتی ہے کہی زائل نہیں ہوتی نکتہ حضور کی آنکھوں میں ہمیشہ  
 سُرخی قائم رہتی تھی اس لئے کہ اگر کوئی شخص ہر وقت سورج یا کسی تیز نورانی چیز کو دیکھتا رہے گا  
 اوسکی آنکھیں ہمیشہ سُرخی رنگی حضور ہمیشہ دیدار اعلیٰ انوار اعلیٰ کے مشاہدہ کرنے والے تھے اسلئے  
 آنکھوں کی سُرخی بھی دائمی تھی نہ کہی معاینہ نور کا کم ہوتا تھا نہ سُرخی کا ظہور نہ ہوتا تھا نکتہ  
 جو شخص ہمیشہ جاگتا رہے یا شب بیدار کی گھر پہرہ نہ سووے ضرورتی انہیں سُرخی  
 رنگی چونکہ حضور کا قلب مبارک ہمیشہ بیدار تھا کہی ہوتا نہ تھا اس لئے اس بیداری کا اثر  
 آنکھوں کی سُرخی بھی ہمیشہ رہتی تھی راہب نے یہ باتیں سن کر حضور کی پیشانی پر غور سے نظر کی شیخ  
 انبیار اور اولیاء اللہ کی پیشانی میں ایک قسم کا نور کا شعلہ ہوتا ہے جسے خاص خاص شخص  
 پہچان سکتے ہیں دوسرے کوئی معلوم نہیں کر سکتا جسکو ولی راوی میثناسد کے الفاظ سے تعبیر  
 کرتے ہیں وہ یہی مطلب ہے یہ پیشانی کا نور چمکارہ ہوتا ہے قلب کے نور کا مثال اگر کسی آئینے  
 کو اچھی طرح صاف اعلیٰ درجے کی قلعی کر کے سورج کے سامنے دکھاو گے جب سورج کا نور آئینے  
 پر پڑے گا لازم ہے کہ آئینے سے نور نکلا کر درو دیوار پر پہونچ کر چمکے اسی طرح نبی یا ولی کا قلب آئینہ  
 زیادہ صاف چمکدار ہوتا ہے جب قلب صافی پر نور معرفت الہی جولا کھون سورج سے زیادہ

روشن ہے انکر چمکتا ہے قلب اپنے کی مانند نور کا چمکارہ یا شعلہ مانتہ پر چمکا کر ماتھے کو  
 دیوار کی طرح روشن کرنا ہے جو دور سے آنکھوں والوں کو نظر آتا ہے پس راسب حضور کے  
 ماتھے سے ہی نور کو دیکھتا تھا راسبے عرض کیا کہ اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو مشتاق دیدار کو مہر  
 نبوت کا مشاہدہ کرا دیجئے حضور نے اپنا کرنا کندھوں کے پاس سے ہٹا یا راسب نے مہربوت  
 کو بوسہ دیا پھر اس سے پڑھاجس میں ایک طرف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا دوسری طرف  
 توجہ حیرت شمت فائز منصور جہان چاہے جاؤ تمہاری فتح ہوگی اشارات جس محرک میں  
 حضور تشریف لے گئے حضور کی فتح ہوئی قیامت میں تمام نبیوں کے سامنے حضور کی فتح ہوگی  
 اگلے انبیاء کو ادنیٰ قوم سے حضور مقدمہ دلوائینگے آپ اونیکی نبوت اور پیغام پہونچانگی گواہی  
 دینگے قومیں انکار کریں گی مگر حضور کی شہادت کے بعد گل انبیاء قوم پر فتح پائینگے جب گل نبی  
 شفاعت سے انکار کریں گے آپ سب کی شفاعت کریں گے شفاعت کا دروازہ آپ کے ہاتھوں کھلیگا  
 آپ ہی کی فتح ہوگی جنت کا دروازہ آپ کھلوائینگے وہاں ہی آپ کی فتح ہوگی شفاعت صنعی  
 بھی آپ کا حصہ ہوگا یہ فتح بھی آپ کے نصیب میں ہوگی بیت المقدس کی امامت شب معراج  
 میں عالمی مقام تک پہونچنا کہ جہان تک کوئی نہ گیا دیدار اعلیٰ کا دیکھنا العرض یہ سب کچھ آپ کے  
 لئے تھا راسب نے یہ سب نبیوں کی علامتیں دیکھ کر ابی طالب سے پوچھا کہ یہ فرزند آپ کا کون ہے  
 کہا یہ میرا بیٹا ہے راسب نے کہا کہ آپ کا بیان غلط ہے یہ یتیم ہیں انکے والدین وفات پا گئے  
 یہ سنکر ابو طالب نے کہا کہ بیشک یہ میرا بھتیجا ہے انکا باپ انہیں حمل میں چھوڑ کر انتقال کر گیا انکی  
 والدہ چار سال کا چھوڑ کر وفات پا گئیں راسب نے کہا کہ بیشک پہلی کتابوں اور نبیوں کے

صحیفوں میں اس طرح لکھا ہے اے قریش یہ فرزند جہان کا سردار خدا کا پیارا رسول محمدؐ  
 للعالمین ہے اس سب سے پہلے کہ تم نے کس طرح جان لیا کہ یہ نبی ہیں کہا جب تمہارا قافلہ میری  
 مسجد میں آیا میں نے دیکھا کہ سارے درخت سارے پہاڑ سجدہ کرتے ہیں اور یہ نہیں سجدہ  
 کرتے مگر نبی کو پہرے دیکھا کہ ابراہیمؑ کے سر پر سایہ کرتا ہے درخت نے اپنا سایہ تمہارے اوپر سے  
 ہٹا کر انکو دیا اپنے سایہ کیا تمہیں دہویہ میں چوڑا ابوطالب سے عرض کیا کہ آپ میرے  
 عبادت خانہ کو ان کے قدموں سے مشرف فرمادیکھئے ابوطالب حضور کو ساتھ لیکر عبادت خانہ میں  
 داخل ہوئے جب حضورؐ راسم کے عبادت خانہ میں آئے ایک نور چمکا جس کے سبب عبادت خانہ  
 چمکا دہا گنتہ کہے میں یہ نور نہ چمکا راسم کے عبادت خانہ میں چمکا جو مکان صاف  
 شفاف ہوگا اوس پر نور کا زیادہ اثر ہوگا اگر کسی مکان کی شیشے کی دیواریں بنائی جائیں  
 جب اوس میں چلغ روشن ہوگا دن بگل آگیا چونکہ یہ عبادت خانہ ہجر کی عبادت کی وجہ سے  
 شیشے کی طرح صاف تھا جب حضورؐ کے چہرہ کا چاند و ان پونچا نور عبادت خانہ روشن ہوا  
 شعلہ ہٹ کر اوٹھا کعبہ اس وقت میں بیت خانہ تھا اس کی مثال ایسی تھی جیسے کالا تپھر پس اگر  
 سیاہ تپھر پر چاند کا نور اثر نہ کرے تو تپھر کا قصور ہے نہ چاند کا اس نور کو دیکھ کر کہا والدیر  
 لڑکا سارے جہان کے لئے اکیلا نبی بنا کر بھیجا گیا اے ابوطالب تہے قسم ہے ملک شام  
 کی طرف اس فرزند کو نہ لیجاؤ یہودی نصرانی ان کے دشمن ہیں متواتر قسمیں دیکر حضورؐ کو مکہ معظمہ  
 واپس کیا دوسرے دن ایک جماعت نصرانیوں کی تلواریں لئے آئی ہجر سے پہلے کہ فلاں  
 فلاں لڑکا یہاں آیا تھا ہجر لے گیا کہ تم اوہ نہیں کیوں تلاش کرتے ہو دیکھو وہ سچا نبی ہے



تم کیا سارا جہان اذکار کچھ نہ کر سکے گاجب اونکی صداقت یہاں تک پوری ہوئی کہ جو اگلی کتاب میں  
 افکے یہاں تشریف لانے کا وقت لکھا تھا وہ حرف بحرف سچا ہوا وہ ٹھیک وقت پر یہاں  
 آئے اور یہ واپس مکہ گئے اب خیال کرو کہ موسیٰ کی پیشین گوئی انہی کی شان میں ہو کر مسیح علیہ السلام  
 کی نجات انہی کے متعلق ہے پہر سچے نبی کو تسلیم کرنے میں تمہے کیا عذر ہے یہ باتیں سن کر وہ  
 ساری جماعت حضور پر ایمان لائی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا سبحان اللہ یتیم کہنا کر وہ  
 قرآن درست کتب خانہ چند ملت لبست وہ یتیم خیر قرآن ہی نازل نہیں ہوا بہت سی  
 اگلی مذہبوں کی کتابیں شمع کر دین جب حضور کا سن مبارک بیس سال کا ہوا حجاب کو تواتر  
 خواب میں فرشتے نظر آنے لگے ایک دن اپنے اپنے چچا ابی طالب سے فرمایا کہ اکثر وقت مجھے  
 کچھ لوگ نظر آتے ہیں وہ مجھے دیکھ کر آپس میں کھتے ہیں ہو ہو یہ وہی نبی ہیں مگر ابھی وقت نبوت  
 کا نہیں آیا حضور نے فرمایا کہ ایک دن مجھے ایک شخص نے پکڑ کر میرے سینے کے اندر ہاتھ ڈال کر  
 میرا دل نکال کر دیکھا اور یہ کہا قلب طیب فی جسد طیب سینا بھی مبارک دل بھی مبارک ہو  
 حضور نے فرمایا کہ ایک رات میں نے دیکھا کہ میرے مکان کی چھت پہاڑ کر دو شخص زینہ لگا کر  
 اترے میرے کندھوں کی طرف سے میرے سینے میں ہاتھ پہنچا کر دل نکالا اور یہ کہا اچھا  
 دل اور اچھے شخص کا دل ہے جو نبی ہونے والا ہے یہ کہہ کر غائب ہوئے مکان کی چھت بدستور سالم  
 ہوئی ابوطالب یہ سب واقعات سن کر حضور کو ایک عالم اہل کتاب کے پاس لیگے جب اس نے حضور  
 کو بہت غور سے دیکھا تعجب سے کہا کہ ابوطالب تم انکو بوجہ جانتے ہو بذا لطیف الخیر جان بہر کی  
 بہلائی پہیلانے والا لطیف ہے انہیں جو نظر آتا ہے وہ شیطان نہیں ہے بلکہ وہ فرشتے ہیں جو

حضور کے قلب میں نبوت کی قابلیت معائنہ کرتے اور دیکھتے ہیں جاؤ انہیں لیجاؤ یہود انکے بہت دشمن ہیں اگر وہ موقعہ پائیں گے انکو انیت پہنچا سینگے ابوطالب انکو لیکر واپس آئے پہر کبھی کسی طبیب حکیم کے پاس نہ لیگئے تشریح نبوت سے پہلے جلدہ جلدہ ملائک کے آئے اور حضور کے قلب کو دیکھنے کی وجہ یہ تھی کہ جہان کفر سے بھر گیا تھا دروازے جنت کے بند تھے دوزخ کے دروازے کھلے تھے ملائک نہایت تمنا رکھتے تھے کہ جلد وہ وقت آئے کہ حضور نبی ہو کر جنت کا دروازہ کھلوائیں دنیا میں ایمان اسلام پیلائیں جس طرح عاشق کو چینی ہوتی ہے یہو کا کچے پہلو کو دیکھتا ہے یہی طرح ملائک جوش شوق میں جلد جلد آتے اور حضور کو دیکھتے تھے کہ اب کتنا عرصہ رہا ہے اور اب کس قدر زمانہ باقی ہے حضور فرماتے ہیں کہ ایک دن فرشتے کے لوگ نیچے پکڑ کر اپنی عید میں لے گئے وہ دن بت رکھے ہوئے تھے مشرکین اور کفار طواف کرتے سجد کرتے تھے جب میں بت کے قریب پہنچا مجھے ایک بزرگ دراز قہ نظر آئے اور اشارے سے فرمایا کہ آپ یہاں سے جائیں میں یہ اشارہ پا کر فوراً واپس آیا تب ہی ہوا اور حضور وہاں سے چلے آؤ ورنہ وہاں جس قدر بت رکھے تھے اور مشرکین انہیں سجدے کرتے تھے وہ سارے حضور کے قدموں میں گر کر حضور کو سجدہ کرتے معبود عابد ہوتے مشرکین کو بجائے خوشی کے غم بجائے عید کے ماتم ہوتا جب بن مبارک حضور کا ۲۵ سال کا ہوا نبی بنی خدیجہ نے قافلہ تجارت کے لئے شام کے ملک میں روانہ کرنا چاہا قافلہ طیار تھا مگر سالار قافلہ کی تلاش تھی تاکہ کسی امین شخص کی سپرگی میں قافلہ روانہ کیا جاسے اور خدیجہ کو امین کی تلاش اور ابوطالب کو حضور کے لئے وجہ معاش کی تلاش خبر لگی کہ خدیجہ کو ایک امین کی ضرورت ہے فوراً نبی بنی خدیجہ کے

پاس گئے اور یہ کہا کہ محمدؐ سے بہتر کوئی ہیں نہ ملیگا لیکن فلان شخص کیلئے اپنے دواؤں  
 مختصانہ تجویز کیا ہے مگر محمدؐ بن عبد اللہ کے لئے چار اونٹ آپکو دینے ہونگے یہ دو گنی  
 اجرت حضرت خدیجہ نے نہایت خوشی خاطر منظور کی اور حضور کو میر قافلہ بنا کر سیر  
 نامی غلام خدمت میں دیکر شام کی طرف روانہ کیا تیسری منزل میں دواؤں جنہر  
 تجارت کا سبب لدا ہوا تھا بیمار ہو کر گر گئے اور مرنے کے قریب ہوئے میر غلام حضور  
 کی خدمت میں حاضر عرض کیا کہ دواؤں مرنے والے ہیں حضور میر غلام کے ساتھ تشریف  
 لائے اور مرنے والے اونٹوں کے ماتھے اور کمر پر مات لگایا اور کچھ پڑھ کر دم کیا فوراً مردہ  
 اونٹ زندہ ہو کر قافلے کے ساتھ دوڑنے لگے قافلے والے جناب کا یہ معجزہ دیکھ کر  
 حیرت میں تھے جب قافلہ ملک شام کے قریب پہونچا ایک پُرانی عبادت خانے کے  
 قریب ٹھہرا اس عبادت خانہ کے متولی اور عابد کا نام نسطور راہب تھا اس عبادت خانہ  
 کے متصل کچھ درخت تھے ہر ایک شخص سایہ دار جگہ دیکھ کر ٹھہر گیا مگر جناب رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرانے سوکھے خشک ٹھنڈے درخت کو نیچے فروکش ہوئے جناب دہان  
 تشریف لانا اور سوکھے درخت کا از سر نو ہر اہو جان پتے پھوٹنے پھول انا پختہ پہلوں کا  
 زمین پر گرنا ان کی ان میں سب کے سامنے ہوا ٹھنڈیاں درخت کی حضور کے سر پر جھوم جھوم کر  
 آتی ہیں درخت کے پھل پتی حضور کے چاروں طرف پنچھا در ہر ہرین نکتہ یہ درخت پر کا تھا  
 اسکے نیچے حضرت یسح علیہ السلام ٹھہرے تھے آپ کے بعد یہ درخت خشک ہو گیا تھا آج  
 پانسو سال کے بعد نبی اخر الزمان اسکے نیچے مہمان ہوئے انکی برکت سے خشک درخت ہل

ہی نہیں ہوا بلکہ پھل دکر لوگوں کو نفع پہونچانے لگا اسی طرح جو کافر مرد اور حنفیہ کے  
 مات پر شرف باسلام ہونگے خود ہی ہرے ہونگے بلکہ دنیا بہر کو اپنے عملوں کے شیریں پہلو  
 سے مالا مال کریں گے اس لئے حدیث میں ارشاد ہے میری صحابی تاروں کی مانند ہیں  
 جسکی اتنا کر کے بابت پاؤ گے منزل مقصود تک پہونچ گئے اگر سب یہ واقعہ دیکھ کر فوراً  
 عبادت خانہ سے باہر آیا اور جناب کو پہچان کر ایک پُرانا صحیفہ نکال کر لایا اور تحریر سے  
 جناب کے حلیہ شریف کو ملا کر کہا کہ قسم ہے انجیل نازل فرمانے والے کی یہ وہی نبی انوار الزمان  
 بین جنکی بشارت حضرت یحییٰ و یسے اور یہ فرما گئے تھے کہ میرے بعد اس درخت کے نیچے  
 بنی خوار زمان فروکش ہونگے خدا کی قسم یہ رسول بین جہان کے لئے یہ امان ہیں زمین آسمان  
 کے لئے جسے اپنی اطاعت کی نجات پائی جسے نافرمانی کی فارت ہوا انکا نشان خلیق پس  
 نہ آئیگا جہان جائینگے فتح ہوگی یہ سب کچھ حضور کے فضائل بیان کرنے کے بعد عرض کیا  
 کہ آپ واپس تشریف لیجائیں یہود آپ کے دشمن ہیں حضور بہت جلد تجارت کا مال فروخت  
 کر لے چار گونہ نفع حاصل کر لینے کے بعد مکہ کی جانب واپس ہوئے ہمیشہ وہ وہاں کیوقت حضور  
 کے سر پر دو فرشتے اپنے پروں سے سایہ کرتے تھے اس واقعہ کو دیکھ کر حضرت خدیجہ اندر خاہ حضور  
 پر ایمان لائیں اور ابی طالب کی درخواست کرنے کے بعد جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 نکاح کر کے قطعی جنت کی وارث ہوئیں از الہ انخفا حضور کی موت کچھ ہی پہلے جناب صلیق  
 اکبر ایک درخت کے نیچے مکہ معظمہ میں بیٹھی تھی ایک بیک درخت کی شاخیں جھگڑ جناب  
 صدیق اکبر کے منہ سے آگ لگیں فرمایا کہ درخت آج کیا خاص بات ہے جو یہ بیٹھ چاہے

درخت سے آواز آئی کہ غفریب بنی آخر الزمان بنی ہونے والے ہیں بہتر یہ ہے کہ تم  
 سب سے پہلے اون پر ایمان لانا فرمایا کہ صاف صاف بتاؤ کون شخص بنی ہونے والے  
 ہیں آپکا نام کیا ہے خاندان کیا ہے جواب دیا کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب غفریب  
 تاج نبوت پہننے والے ہیں یہ بشارت سنکر ابوبکر نے فرمایا کہ درخت تجھے جسے زبان عطا کی  
 ہے اوسکی قسم ہے جسوقت حضور کو نبوت ملے فوراً مجھے اطلاع کرنا اس انتظار میں ابوبکر  
 روز درخت کے نیچے جاتے اور نبوت کی خبر کا انتظار کرتے جسدن آپ بنی ہوئے ادھر  
 جناب پر وحی نازل ہوئی ادھر درخت نے ابوبکر صدیق کو پکارا خیر وار ہو جاؤ ویکھو وہ  
 محمد بن عبد اللہ پر وحی نازل ہوئی موسیٰ کو رب کی قسم تم سے پہلے کوئی ایمان نہ لائے  
 اس خبر کے سنتے ہی ابوبکر صدیق حضور اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا کہ اے  
 ابوبکر میں تمہیں ایمان کی طرف بلاتا ہوں عرض کیا کہ حضور میں ل و جان سے قبول کرتا ہوں  
 اشھدان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کلمہ پڑھ کر مشرف باسلام ہو کر صدیق اکبر کا لقب پایا  
 دلائل النبوت ابونہیم شاہ فارس اپنے محل میں بیٹھا تھا ایک بیک محل کی دیوار شق ہو کر  
 دیوار کے اندر سے نہایت نورانی چمک دار بات برآمد ہو اسکے نور سے سارا محل روشن ہوا  
 شاہ فارس گہرا آیا آواز آئی گہرا و نہین حق تبارک و تعالیٰ ایک بنی بھیجنے والا ہوا پھر  
 کتاب نازل ہوگی تو ضرور انکی پیروی اور اتباع کرنا تیری دین دنیا سلامت رہے گی  
 شاہ فارس نے کہا کہ میں اس معاملہ میں فکر کروں گا۔ مگر افسوس وہ سوچتا ہی رہا کہ اوسکی موت  
 آئی اور ایمان سے محروم رہا لاجول ولاقوہ الا باللہ العلی العظیم۔

## دوسرا وعظ نبوت کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۚ وَادْعِ إِلَىٰ آلِ اللَّهِ بِأَزْنِهِ وَسِرًّا جَامِعًا مُبِيرًا ۚ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ۚ

ترجمہ اسے نبی مبعوث ہوتا ہے سب کو گواہ بنا کر جنت کی بشارت سنانے والا جہنم سے ڈرانے والا اللہ کی طرف بلانے والا چراغ روشن خوشی سنا دینا مسلمانوں کو کہ خدا کی طرف سے ان کے لئے بڑا مرتبہ ہے حق تبارک و تعالیٰ شانہ نے اس مقدس آیت میں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھ وصف بیان فرمائے پہلا وصف یا ایہا النبی یعنی اسے صاحبِ حی دوستِ سرا و صف انا ارسلناک یعنی اے رسول صاحب کتاب اور صاحب شریعت تیسرا وصف شاہد یعنی گواہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن سارے نبیوں کی نبوت رسول کی رسالت امت کے سامنے خدا کا پیغام پہنچا دینے پر گواہی دیں گے تب سارے انبیاء اپنی اپنی امت سے مقدمہ لینگے اپنی شہادت سے انبیاء کی فتح ہوگی یا آئیں گے گواہ کے یہ ہیں کہ دنیا میں آخرت کی باتوں کے گواہ جنت و دوزخ کے موجود ہونے آسمان کے وجود عرش کرسی کے نبوت کے حضور گواہ ہیں آپ اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ ملاحظہ فرما کر سچی گواہی دینے آئے تھے اور آخرت میں مسلمانوں کے ایمان کے گواہ ہونگے حضور اکرم کو رب العالمین قیامت کے دن ایک خاص نور عطا کریگا جسکی وجہ سے آپ ہر ایک مسلمان کے ایمان کو دیکھ سکیں گے یہ

اذکے ایمان کی گواہی دینگے چوتھا وصف مبشر یعنی اہل ایمان کو جنت کی بشارت سنانے اور جنت کا دروازہ  
 کھلوانے والے پانچواں وصف نذیر انکوں کا فو کو اللہ کے عذاب کے غصے سے ڈرانے والے چہارم وصف  
 داعی الی اللہ یعنی پھیر کر بندہ کو خدا سے ملانے پہلو نکورہ بتانے کا فو نکودین سکھانے والے ستاواں وصف  
 سر حامی یعنی روشن چراغ یہاں چراغ سو سوچ مراد ہے کہ چونکہ قرآن مجید میں سورج کو چراغ کہا گیا ہے علمائے  
 مفسرین فرماتے ہیں کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے حضور کو سورج کے لقب سے یاد فرمایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 ذات یا برکات کو موجودہ سورج کی چند باتوں میں شبہت ہے پہلی نسبت سورج کیلا اس زمین کی روشنی  
 دینے والا ہے اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھا اس جہان میں ہدایت پھیلانے والے جہان پر کیلئے کیلو  
 بنی میں دوسری نسبت سورج اپنی روشنی میں کسی اور چیز کا سوا اللہ کے قتلج نہیں ہے اسی طرح جناب اکرم  
 اپنی نبوت رسالت شفاعت میں سوائے خدا کے دوسرے قتلج نہیں ہیں تیسری نسبت یہ ہے کہ راز کو  
 آسمان پر تار و چاند روشن ہو تو زمین پر جب سورج نکلتا تو تار و چاند غیب وغیرہ قسم کی روشن چیزیں اور  
 نورانی کمر و زنجے نور ہو جاتے ہیں اسی طرح دنیا میں ہر اہل نبی بہت سے رسول تشریف لائے اور جہان میں  
 بہت سا ہدایت کا نور پھیلایا مگر حقیقت حضور کا اقیاب نبوت چمکے سب کے چراغ بے نور ہو تو صاف ارشاد ہو  
 اگر آج مٹوئی تھی تشریف لائیں وہ ہی حضور کے متبع ہو کر رہیں چوتھی نسبت موجودہ سورج کی شان ہے کہ اپنی چمک  
 والے اور نچوچے والے کو برابر کیساں نور پہونچاتا ہے دوست دشمن کو برابر نفع و تباہی اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی ذات عالی صفات و دوست دشمن کو برابر نفع پہونچایا آج آپ کی طفیل کفار سے عذاب ڈھک گیا  
 کوئی کتنا ہی کفر کرے گناہ کرے مگر دنیا میں کسی پر کوئی عذاب اگلی اتوں کی طرح نہ آئے گا بسکواں دیا  
 سب کے لئے ان کے باعث آپ ہو کر قیامت کے دن حضور کا فرسلمان سب کو لئے شفاعت کرے فرمائیے

چند باتیں ہیں جنکے سبب حضور کو جو کہا گیا اور نہ آپکا منہ سوج سے بھی زیادہ ہے۔

## نبوت کی ابتدا

جب حضور کا سن مبارک چالیس برس کا ہوا نبوت کے آثار شروع ہوئے شب کو حضور کو کچھ خواب میں دیکھتے اور سورج نکلنا اور خواب کا ظہور اسکی تعبیر ظاہر ہوتی تھی چھ ماہ تک برابر یہی حال رہا شب کو کچھ خواب میں نظر آتا صبح کو خواب کا واقعہ من و عن سامنے موجود ہوتا وحی کے نازل ہونے سے تین رات پہلے حضور نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے آنکرا کچھ جگایا صفاموہ کے قریب لیجا کر ایک پیٹ چاک کیا قلب کو دھویا کچھ انوار برکات دل میں بہر کر ٹانگے لگائے حضور نے ملاحظہ کیا کہ ایک شخص ایسا ہے جسکے پسیر میں اور سر آسمان پر ہے دو اسکے پر میں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں پسیر زعفرانی میں پسیر زرد کے ہیں یا قوت سرخ کا قدرتی طوق گلے میں پڑا ہے ماتھا چاند کی طرح روشن پیشانی پر نورانی قلم سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہے حضور اس عظیم الشان قدر و قامت کو دیکھ کر خوف سے کانپنے لگے فرمایا کہ آپ کون ہیں میں نے آپ سے زیادہ بڑا قدر و قامت میں آپ سے اچھا حسن و جمال میں کیسکو نہیں دیکھا عرض کیا کہ انا الروح الامین الی النبیین وانت سید المرسلین میں جبریل میں ہوں جو تمام انبیاء کے پاس بھیجا جاتا ہوں اور آپ یا حضرت سید المرسلین میں یہ کھسکر حضور کی نظروں سے غائب ہوا حضور نے یہ واقعہ بی بی خدیجہ سے بیان فرمایا اور اپنے خوف و ہمت کا بھی ذکر کیا اس مبارک بیوی نے عرض کیا کہ ضرور حق تعالیٰ

ناراض ہو گا کہ اس نے



کوئی بڑا مرتبہ آپ کو عطا کرنے والا ہے آپ کسی طرح کا خوف دل میں نہ لائیں اور بہت دور  
 غار میں تشریف لیجائیں جب اس واقعے کو تین روز گزرے حضور غار حرا میں مختلف  
 تھکے یک بیک آواز آئی یا محمد حضور نے نظر اٹھا کر دیکھا کہ معلق آسمان زمین کے  
 درمیان ہونے کی کرسی پر ایک عظیم الشان شخص بیٹھا ہے حضور دیکھ کر ڈر سے فوراً ہی  
 وہ شخص شکل انسانی میں غار کے اندر آیا اور حضور سے فرمایا کہ اقرأ احضرت پڑھئے  
 جناب نے کہا مانا بقاری میں پڑھا ہوا نہیں ہوں جب حضور نے پڑھنے سے عذر کیا  
 تب اس نے جناب کو نہایت زور سے گلے لگا کر دو چار پہر چھوڑ کر فرمایا کہ اقرأ یعنی پڑھو  
 جناب نے پہر وہی عذر کیا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا پھر دوبارہ پہلی دفعہ سے زیادہ دہرایا  
 پہر فرمایا کہ پڑھو تب بھی حضور نے عذر کیا پہر تیسری مرتبہ سب دفعہ سے زیادہ ہنچ کر  
 فرمایا کہ اقرأ اچھا اب پڑھو تیسری دفعہ جناب نے فرمایا کہ بتاؤ کیا پڑھوں جو تم پڑھاؤ وہ  
 میں پڑھوں فرمایا بسم اللہ الرحمن الرحیم اقرأ بسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق  
 اقرأ وربک الاکرم شروع کرو اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحمت والا ہے پڑھو  
 رب کے نام سے جس نے جہان کو پیدا کیا اور پیدا کیا انسان کو جسے ہوسے خون سے پڑھو  
 رب تمہارا بڑا کرم فرمانے والا ہے یہ آیتیں پڑھا کر حضرت جبریل غار سے نکلے اور یہ فرما گئے  
 کہ میں جبریل فرشتہ ہوں اور آپ رسول ہیں سارے جہان کے لئے مکتبہ دوم چلے پہلے  
 اور تین سو پانچ مقامات طے کرنے کے بعد حضور کو رسالت ملی یعنی دوم مرتبہ نبوت سے  
 پہلے شوق صدر ہوا یعنی سینہ مبارک چیر گیا دل کو دہلایا ایک بی بی حلیمہ کے مکان میں

دوسرے مرتبہ وحی نازل ہونے سے تین روز پہلے پہر تین مرتبہ حضرت جبرئیل نے اپنے سینے سے لگا کر بہت شدت سے حضور کو پھینچا جسکے سبب حضور کو سخت اذیت ہوئی یہ پانچ مقامات طے کرنے کے بعد آپ کو نبوت ملی امت آپکی نہایت کمزور تھی وہ ایسے سخت مقامات طے نہیں کر سکتی تھی حضور کے طفیل سے خدا کے فضل سے آپکی امت کو پانچ نازین ان مشکلات کے قائم مقام ملین جسکے پڑھنے سے آپکی امت کو خدا کی حضور می ملی پڑھنے میں آسان اجر میں ثواب میں مرتبے میں بڑے بڑے پہاڑوں سے زیادہ وزنی حضور تحت نبوت پر جلوہ فرما ہو کر تاج نبوت سر مبارک پر رکھ کر مسند رسالت کو عزت دیکر فرمان شاہی یعنی سورت اقرآ کی چند آیات زبانی یاد فرما کر در دولت کی طرف چلے غار سے باہر نکلے سب سے پہلے پہاڑ نے جس میں تقریباً چھ ماہ سے آپ مستحکم تھے جناب کو سلام کیا پہاڑ سے آواز آئی اسلام علیک یا رسول اللہ آپ پر سلام ہے لے اللہ کے مبارک رسول جب پہاڑ سے نیچے اترے درختوں نے جناب کو سلام کیا اور پتھروں نے ادھر مٹی کے ٹیلوں نے چاروں طرف سے سلامی کا شور مچایا اسلام علیک یا نبی اللہ اسلام علیک یا رسول اللہ کی صدائیں بلند ہوئیں اسی مبارک سلامتی کے ساتھ حضور گھر پہنچے دروازہ کھلوا یا آج حضور کی آواز عجیب غریب لہجہ میں تھی بیوی خدیجہ دور کر دروازہ پر آئیں جلد دروازہ کھولا عجائب طرح کے انوار برکات چہرہ مبارک پر پائے بہت تغلیم سے حضور کو مسند پر بیٹھایا اور عرض کیا میرے مان باپ آپ پر سے قربان ہوں آج آپکی صورت نرالی خوش بوزالی بات کلام کا ہجا نرالا ہے لہجہ چہرہ

مبارک کالور نہایت زیادہ ہے جو پہلے کہی نہ تھا آج تن مجھ سے ایسی تیر خوشبو اور  
 مہک آتی ہے جو اتنا کہ کہی نہ آئی تھی اللہ مجھے بھی آجکے واقعات سے مطلع فرمائے  
 یہ سچ ہے دلی راوی میثناسد شل مشہور ہے کہ ولی کو ولی پہا تھا ہے مگر یہاں زیادہ بات  
 یہ ہوئی کہ نبی کو ولی نے پہچان لیا جو کیفیت حضور کی ذات پر گزری تھی وہ سب کچھ  
 ایک ہی نظر میں خدیجہ کے قلب میں نقش ہوئی الغرض خدیجہ رضی اللہ عنہا آج متوجہ ہیں کہ  
 یہ نور یہ خوشبو یہ مہک یہ چمک یہ دمک اور یہی کچھ ہے وجہ آج کی چمک آج کالور آج کا  
 سرور آج کی خوشبو یوں زیادہ تھی ایک تو خود حضور کی ذات پاک منور و مغربہ پر روح الامین  
 سردار ایک مقررین جبریل امین کی ملاقات حضور سے معاف کہ نہ تیسرے رابع المین  
 کا کلام آپ پر نازل ہوا اور جناب کا او سے اپنے سینہ میں رکھنا اللہ بر نور علی نور آج کے  
 نور سرور کا کوئی ہیکانانہ تھا حضرت خدیجہ آپ کو ساتھ لیکر اپنے چچا زاد بہائی ورقہ بن نوفل  
 کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ سو سال سے زیادہ عمر کے بزرگ توریت انجیل کے عالم  
 اگلے پھل کتابوں کے ماہر تھے حضرت خدیجہ نے ورقہ کو سلام کیا اور یہ کہا یہ محمد مجیب اللہ  
 فرماتے ہیں کہ میرے پاس جبریل امین تشریف لاتے ہیں ورقہ حضرت جبریل کا نام  
 سن کر کھڑے ہو گئے اور حیرت سے یہ فرمایا کہ وہ مبارک ذات اس ناپاک بت پرستی کے  
 گہروں میں کس طرح آسکتی ہے اگر فی الواقع اس زمین پر جبریل کا گزر ہوا تو بڑی  
 خوش نصیبی جو اس زمین کی حضرت خدیجہ نے فرمایا کہ آپ نے توریت ہی پڑھی انجیل ہی  
 دیکھی ہے ہمدان میں کسی نبی کے تشریف لانے کی بشارت یا خبر ہے ورقہ نے فرمایا کہ ان

مفور ایک نبی یتیم پیدا ہون کے جنگی کھالت خود رب العالمین فرمائے گا وہ نبی فقیر ہوئے  
 ایک قریش کی عورت آپ پر اپنا مال قربان کر گئی اسے خدیجہ وہ علامتیں تیرے اندر پائی  
 جاتی ہیں حضرت خدیجہ نے کہا کہ اسکے سوا اور بھی کچھ علامات لکھی ہیں فرمایا کہ ہاں اسے  
 جنگل کے درخت پہاڑوں کے پتھر سلام کر نیگے جانور اسکا کلمہ پھرنیگے وہ فردوں کو جلا گیا  
 جس طرح ابن مریم نے جلا یا وہ پانی پر بغیر کشتی چلیگا جس طرح ابن مریم چلے یہ باتیں سنکر  
 حضرت خدیجہ عدا س نامی راہب کی خدمت میں آئیں اور اونسے ہی سارا واقعہ بیان  
 کیا عدا س نے کہا میں ضعیف البصر ہوں حضور کو میرے سامنے لاؤ مجھے لا کر دکھاؤ عدا س  
 نے جب حضور کو دیکھا کرنا اوٹھا کر جناب کی مہربنوت پر نظر ڈالی مہربنوت سے لوز کا چمکا رہا  
 نکلا عدا س سجدے میں گرا قدوش قدوش کا غرہ مار کر بولا بیشک آپ وہی نبی ہیں  
 جنگی بشارت اگلے نبی دیکھے حضرت موسیٰ نے آپکا ذکر کیا حضرت عیسیٰ نے آپ کی نبوت  
 کی مسنادی فرمائی یا محمد آپ بڑے مرتبے والے ہیں اور بڑی رحمت ساتھ لائے ہیں ایک بن  
 آپکی قوم آپکو مکہ سے نکالے گی مگر اللہ آپکا مددگار ہو گا ملائیک آپ کے ساتھ ہونگے مسلمانوں  
 اور ہر وحی کا نازل ہونا اور ہر تنون کا اور مدھے مونہہ گزرا جنات شیطا میں پرانگارے برسنے  
 کا حضور کا عیب کی خبریں بتانا موقوف ہونا شاہ فارس کے محل میں زلزلوں کا آنا ہونا ک  
 آواز میں ستانی دنیا میں صولوں کا نظر آنا پیدا ہوا شاہ فارس کو نہایت خوف اور غم ہوا  
 سارے کاھن غیب کی باتیں بتانے والوں کو بلا کر حکم دیا کہ بہت جلد خبر دو کہ یہ جاوٹے  
 کیوں پیدا ہوئے .... کاھن جو جنات کے ذریعہ سے غیب کی باتیں بتا یا کرتے تھے ان کا یہ کہ

جمع ہوئے اپنے اپنے تالچ جنات کو بلا کر کہا کہ تم ان واقعات کا سبب بیان کرو جنات نے جواب دیا کہ اب آسمان پر سخت سنگین پہرے ہیں نہ ہم وہاں تک جاسکتے نہ تمہیں کوئی خبر بتا سکتے ہیں جب کاہنوں کے ذریعہ کوئی عقدہ نہ کہلا اور شاہ فارس کی پریشانی روز بروز بڑھتی رہی تب ایک دن شاہ فارس نے خواب میں دیکھا کہ گویا مجھے آسمان پر رب العالمین کی حضوری میں حاضر کر دیا رب العزت کی سرکار میں ایک شخص عمامہ باندھے چادر اوڑھے کھڑے نظر آئے ارشاد ہوا کہ اے کسرے اپنا ملک اور خزانہ ان کے سپرد کر دے بادشاہ اس خواب کو دیکھ کر حیران ہوا شیرج یہ صاحب عمامہ چادرہ اوڑھے خباب علیہ السلام ہیں تھے جنکو فارس کا ملک عطا کیا جائیگا چند روز کے بعد بادشاہ نے یہ خواب کیا کہ ایک بیڑی میں سو آسمان تک قائم ہے لوگ اس بیڑی کے چاروں طرف جمع ہیں ایک بیک ایک شخص عمامہ باندھے چادرہ اوڑھے تشریف لائے اور بیڑی پر چڑھ کر آسمان پر پہنچے آواز آئی کہان ہے فارس کا ملک فارس کے خزانے فارس کی رعیت عورتیں مرد آقا اور نوکر اس آواز کو سن کر تمام مخلوق حاضر ہوئی پہر کسی شخص نے فارس کے ملک کو ایک چھینکے میں رکھ کر حاضر کیا حکم ہوا کہ یہ ملک یہ خزانہ یہ رعیت سب کچھ صاحب عمامہ کو عطا کر دو یہ سنتے ہی وہ ملک جو ایک چھینکے میں رکھا ہوا تھا حضور کے حوالہ کیا گیا اسی لئے حضور ابتدا سے آخر تک فرمایا کرتے اعطیت کنزین احمد و ابیض مجھے دو ملک عطا ہوئے ہیں ایک ہر قل شاہ روم کا ملک دوسرا کسرے شاہ فارس کا ملک چند روز کے بعد ایک دن شاہ فارس دو پہر کو وقت محل میں سوتا تھا محل کے چاروں

طرف نگیں پر اتھا ایک بیک ایک اجنبی شخص محل کے اندر بادشاہ کے سر ہانے برابر ہوا اور یہ  
 کہا کہ اے بادشاہ بنی غری مبعوث ہوئے مسلمان ہو جا ورنہ میں تیرے ہاتھ کا عصا  
 توڑتا ہوں کسرے نے کہا کہ آپ میرا عصا نہ توڑیں مجھے اس کام میں سوچنے کی ہمت دین  
 یہ سنکر وہ شخص غائب ہوا بادشاہ نے پہرے دارون کو بلا کر سخت غصہ کیا کہ اس طرح ایک اجنبی  
 شخص نے میرے خلوت خانہ میں پہنچ کر مجھے سوتے کو جگا کر دیکھا یا پہرے دارون نے  
 عرض کیا کہ اس طرف سے ہرگز بھی کوئی نہیں گیا آپ نے کوئی خواب دیکھا ہے پوچھا ایک  
 سال کے بعد اسی وقت اسی مکان میں پہرہ ہی فرشتہ شکل انسانی برابر ہو کر بولنا بنی عربی  
 مبعوث ہوئے اگر انہی اور اپنے ملک کی سلامتی چاہتا ہے تو مسلمان ہو جا ورنہ میں تیرے  
 عصا کو توڑتا ہوں یہ سنکر بادشاہ نے کہا کہ آپ مجھے ہمت دین میں اس معاملہ میں فکر کر رہا  
 وہ فرشتہ پہر غائب ہوا بادشاہ نے پہرے دارون کو دہمکایا اور پھر خفا ہو کر بول کیا وجہ  
 ہے آج دوسری مرتبہ ایک اجنبی شخص میرے محل میں آیا تم روکتے کیوں نہیں ہو  
 پہرے دار بولے کہ ہمارے سامنے سو کوئی نہیں گیا اور نہ جاسکتا ہے شاید آپ کو اور کوئی  
 خواب نظر آیا ہے تیسرے سال پہر اسی مکان میں اسی جگہ وہی شخص محل کے اندر بادشاہ  
 کے سر ہانے نظر آیا بولا کہ کسرے تو مسلمان نہیں ہوتا دیکھ ہلاک ہو جا بیگا اور میں آج ضرور  
 تیرا عصا توڑوں گا کسرے نے عذر کیا ہمت مانگی مگر آج ہمت نہ ملی بادشاہی عصا کو وہ  
 فرشتہ توڑ کر چلا گیا آج ہی رات کو اس بادشاہ کے بیٹے نے اہل کاروں سے سازش کر کے  
 باپ کو قتل کر دیا حصہ کو کلام الہی کے نازل ہونے اور جبریل امین سے ملنے کا عشق ہوا

نبوت کے بعد چند روز کے لئے وحی بند ہوئی حضورؐ ٹکسین ہوئے چند مرتبے چاکا کہ پہاڑ سے گر کر  
جان دین مگر حضورؐ جب پہاڑ پر چڑھتے فوراً حضرت جبریلؑ سامنے نظر آتے اور فرماتے کہ آپؐ اپنی  
ہین آپؐ ایسا کام نہ کریں لاکھوں آپؐ کی ذات کی طفیل کفر سے نجات پانینگے جبریلؑ امین کی  
صورت دیکھ کر حضورؐ پہاڑ سے اتر جاتے اسکے بعد متواتر وحی نازل ہونے لگی خصائص مہر و اس بن  
عقیس انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتے اور کہتے تھے کہ ہمارے گانوں میں خالص  
نام کی ایک عورت تھی جس پر جن عاشق تھا اوس جن سے خالص کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا  
تھا وہ بچہ ہمیں غیب کی باتیں بتایا کرتا پھر چودہ کہتا تھا وہی ہوتا تھا جب سے آپؐ پر وحی  
نازل ہوئی شروع ہوئی جو بات وہ کاہن بتلاتا وہ غلط ہوتی لوگوں نے کہا کہ اسے نجات  
بخجئے کیا ہوا اب کوئی بات تیری سچی نہیں ہوتی بولا کہ میں کیا کروں جو جن پہلے مجھے سچ بولا  
کرتا تھا اب وہی جھوٹ بولتا ہے خلا جانے جنات پر کیا غضب آیا ہے اچھا تم مجھے ایک مکان  
میں تین روز تک برابر نذر رکھو چوتھے دن مکان کہو لکر میرے پاس آنا میں تمہے اصلی واقعہ بتاؤنگا  
لوگوں نے اوس کاہن کو ایک تنہا مکان میں قید کیا چوتھے دن کوٹھری کہو لکر یہ دیکھا کہ وہ  
کاہن کو ملک کی طرح جل رہا ہے اور انگارے کی طرح سُرخ ہو رہا ہے ہمیں دیکھ کر بولا کہ لوگوں بات  
یہ ہے کہ آسمان کی حفاظت ہوئی اور سردار انبیاءؑ مبعوث ہوئے ہنسنے پونچھا کہ وہ بنی کہاں ہوا  
میرا کہا کہ میں پہر کہا کہ میں آج مرنے والا ہوں یہ کہہ کر غروبِ شمس ہو کر حل گیا یا حضرتؐ ہنسنے آپؐ کی  
نبوت کی خبر اس طرح سنی تھی تشریحِ بیخوف کاہن جو جنات کی اولاد تھا کسی طرح یہ خود آسمان تک  
پہنچا وہاں اسے ملائیک نے آگ کے شعلے مارے جسکے سبب یہ کاہن انگارے کی طرح

جلنے لگا اور تین دن میں جب کمر گیا تو ابدالنبوت عمرو جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایام  
 جاہلیت میں حج کے لئے مکہ معظمہ گیا ایک رات مکہ میں سوتا تھا خواب دیکھا کہ ایک نور عظیم شان  
 کعبہ سے چمکا جسکی روشنی میں مدینہ کے پہاڑ نظر آنے لگے اوس نور میں سے آواز آئی انکشف  
 الظلمار و سطع الضیاء و بعث خاتم الانبیاء کفر کی ظلمت گئی اسلام کا نور چمکا خاتم الانبیاء  
 مبعوث ہوئے اسکے بعد دوسرا نور چمکا جو پہلے نور سے زیادہ روشن تھا اس نور کی چمک سے  
 ملک شام کھل نظر آنے لگے یک بیک اوس نور سے آواز آئی ظہر الاسلام و ملکات الاحسان  
 و وصلت الارحام اسلام ایسا بت ہلاک ہو قتل قتال بند ہوا عمرو جہنی فرماتے ہیں کہ میں  
 یہ خواب دیکھ کر ڈرا اور جی میں کہا کہ ضرور مکہ میں کوئی واقعہ ہو رہی ہو پڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ  
 ایک نبی قریش میں مبعوث ہو کر اسلام کی دعوت کرتے ہیں یہ سن کر میں حضور کے پاس حاضر ہوا  
 اور آپ کے ہات پر شرف باسلام ہوا سفیان ہمدانی فرماتے ہیں کہ میں ملک شام کی طرف سفر کرنا  
 گیا رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک گھوڑا سوار زمین آسمان کے درمیان معلق ہوا میں کھڑا اور باؤزار  
 بلند بکارتا ہوا سے سونے والوں اٹھوا ب سونے کا وقت نہیں رہا اچھنبی مبعوث ہوئے جنات  
 اور شیاطین مودود ہوئے مجھے یہ خواب دیکھ کر حیرت ہوئی خیال پیدا ہوا جب میں سفر سے اپنے  
 گھر آیا معلوم ہوا کہ مکہ میں انقلاب عظیم پیدا ہوا نبی ہاشم سے ایک شخص اچھ نامی نبوت کا دعوے  
 کرتے ہیں اور لوگ انکی مخالفت میں ان سے عداوت کرتے ہیں تو ابدالنبوت اُمّیہ نامی شخص ملک شام  
 کا رہنے والا ایک دن حضور کی خدمت میں مکہ معظمہ حاضر ہوا جناب نے اسے قرآن مجید کی آیتیں  
 پڑھ کر سنائیں اُمّیہ یا ایل باسلام ہو کر کہنے لگا کہ میں ایک برحق جانتا ہوں مگر اسلام لائے میں



اپنے بھائیوں سے مشورہ کرکون حضور نے فرمایا دیکھہ راہ راست جلد قبول کرے یہ کام مشورہ کا نہیں ہے عرض کیا کہ میں ابھی حاضر ہو کر اسلام لاتا ہوں بہت جلد اپنے اونٹ پر سوار ہو کر ملک شام پہونچا چہاں ایک مجمع راہبوں کا رہتا تھا وہاں پہونچکر نبی آخر الزمان کے مبعوث ہونیکا خبر کیا یہ سکر ایک راہب بولا کہ اے اُمّیہ اگر تو یہاں نبی آخر الزمان کو دیکھے تو اپکو پہونچان لیگا کہا ہاں میں نے اونمن دیکھا ہے ضرور پہونچان لون گا راہب اپنے ساتھ اُمّیہ کو عبادت خانہ کے اندر لے گیا جس میں بہت سی تصویریں لگی تھیں سب سے آخر کی تصویر کو دیکھ کر کہا کہ یہ تصویر کسی ہے اُمّیہ نے کہا یہ تصویر نبی عربی سے ملتی ہے راہب نے کہا کہ یہ تصویر نبی عربی کی خاتم الانبیاء کی ہے تو ضرور جا کر ایمان لا دیر نہ کر یہ سکر اُمّیہ کھدایا مگر قیمت کی بد نصیبی سے مشرف باسلام نہوا مکہ سے طائف میں جا رہا رات کو خواب میں دیکھا کہ مکان کی چھت پر ہندو دروغ سفید رنگ کے اوپر سے نیچے اترے ایک نے پاس آکر اُمّیہ کا کپڑا سینے سے ہٹایا اور اپنی چونچ سینے پر مار کر بولا لا وعدہ العدا کو خدائے اپنی رحمت سے دور کر دیا یہ شخص رائدہ درگاہ ہوا یہ اکہر دو دروغ اُڑ گئے مکان کی چھت درست ہو گئی اس خواب کے بعد اُمّیہ ایک دن شراب خوری کے جلسے میں بیٹھا شراب پیتا تھا ایک بیک ایک کو ایسا اور کچھ بولی بولکر اُڑ گیا اُمّیہ نے کہا کہ اگر نیکو اسچا ہے تو میری موت بہت ہی قریب ہے یہ کہتے کہتے اُمّیہ کی جان نکل گئی چونکہ حضور کا کہنا نہانا اسلام قبول نہ کیا کارخیرین جلدی نہ کی خدائے اوسے ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا لغو ذبا بعد من ذلک تشریح ملک شام کے راہبوں کے پاس سارے رسولوں کی تصویریں اونکے عبادت خانوں میں نقش تھیں اوسوقت تصویر کھنی جائز تھی مگر اب خاتم النبیین کی شریعت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر

امام آخر الزمان امام مہدی تک اور شیطان سے لیکر دجال تک بلکہ انسان سے لیکر حیوان تک جاندار کی تصویر کا بنانا یا پاس رکھنا حرام اور منع ہے یہ دونوں مروجہ اُممہ کے مکان کی چھت پہاڑ کرائے تھے یہ فرشتے تھے جو اُممہ کے سینے میں ایمان کا نشان تلاش کرتے تھے جب کوئی نشان ایمان کا نہ ملا معلوم ہوا کہ یہ شخص خدا کی رحمت اسلام کی دولت سے محروم ہے یہ کالا کوا جو اُممہ کی موت کی خبر لایا تھا یہ موت کا فرشتہ تھا جو مرنے والے کو طرح طرح سے موت کی خبر دیتا ہے شواہد البتوت ذیرہ رضی اللہ عنہما حضور کی نبوت کی خبر سکر شرف باسلام ہو میں خدا کی قدرت اسلام لاتے ہی انہیں جاتی رہیں ابو جہل ملعون نے طعنہ دیا اور یہ کہا کہ تیرے اوپر لات اور غرے کی مار پڑے تو نے او کی پرستش چھوڑی اسوجہ سے تیری انہیں جاتی رہیں بی بی دنیو نے فرمایا کہ تمہارا قول غلط ہو لات غرے کو اپنے پوجنے والوں کی اطلاع نہیں ہے وہ پتھر میں نے ان کی پوجا چھوڑا ایک زبردست خدا کی عبادت شروع کی ہے جو ہر چیز پر قادر ہے اویسکے حکم سے انہیں جاتی رہی ہیں وہ اگر چاہے ابھی میری انہیں روشن کر دے خدا کی قدرت یہ کہتے کہتے ذیرہ کی انہیں روشن ہو میں یہ عجیب واقعہ دیکھ کر کافر بولے کہ یہ محمد کے جادو کا اثر ہے معاذ اللہ ایک دن ابو جہل نے سنا کہ محمد بن عبداللہ کعبہ کے پاس نماز پڑھتے ہیں قسم کہانی اگر میں نماز پڑھتے دیکھ لیا تو ضرور محمد کو سزا دوں گا دو سکر دن پہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کعبہ کے قریب تشریف لے گئے ادھر آپ نے غازی نیت پانڈھی اُدھر ابو جہل کو خبر ہوئی کہ حضور ہوقت نماز پڑھتے ہیں یہ سکر لعین نے بڑا زنی پتھر بات میں اڑھا کر حضور کو مارنے چلا جب حضور کے نزدیک پہونچا مودو کا چہرہ زرد ہوا تن بدن میں رعش پیدا ہوا خوف زدہ

ہو کر واپس پہاگا لوگوں نے کہا کہ اے سردار قریش کیا ہے گہیر کر لو لاکھ محمد بن عبداللہ کے دیکھ  
درمیان آگ کی خندق حائل ہے پہر حضور کے قریب ایک اونٹ کھڑا ہے جسکا کوبان آسمان سے  
باتیں کرنا ہے جسکے دانت تلواروں کی مانند ہیں وہ اونٹ میرے کہانے کے لئے دوڑا سو جو سے میری یہ  
حالت ہوئی نتیجہ یہ خندق جہنم کی خندق تھی یہ اونٹ کی صورت جہنم کا سانپ تھا جو کافروں بندگان  
نماز سے منع کرنے والوں کے لئے طیار ہوئے ہیں یہ عذاب اس لعین نے دیکھا جسکے خوف سے پہاگا  
اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی اريت الذی نہی عبدا اذا صلی اے نبی تم نے اوشخص کو نہیں دیکھا  
جو تمہے نماز پڑھنے سے روکنا چاہتا تھا شواہد نبوت حضرت ماذن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے  
محلے میں ہماری قوم کا ایک بت تھا جسکی پرستش کرتے تھے اوسکے سامنے قربانیا کرتے چڑھاوے  
پڑھتے تھے ایک دن ہمارا جمع بت کے پاس جمع تھا ایک بیک بت میں سے آواز آئی یا ماذن  
سبح تمحمد خیر دین الشریعت بنی من مضر بن ابراہیم علیہ السلام الخجرجن اجابہ بن جاسم بن سقر  
اے ماذن تیں خوشی کی بات ظاہر ہوئی خیر یعنی اسلام اور غارت ہوا شریعہ کفر مبعوث ہو کر  
بنی خرا زمان جو ساتھ لائے ہیں اللہ کا دین جو سب دینوں سے بڑا دین ہے سلام کرتے ہیں  
اوس نبی کو درخت اور پہرہ قبول کرے گا اپکا فرمان نجات پائے گا ناسقر سے ماذن یہ کلام  
بت کے مہنہ سے سنکر حیران ہوئے اور یہ خیال کیا کہ غصہ یہ کوئی حادثہ عظیم ہونے والا ہے  
چند روز کے بعد ہر میت کے پیٹ سے آواز آئی یا ماذن قبل الی قبل تسع ولا تجمل بنا نبی مرسل  
بوجہ منزل فامن کی تعدل عن حشر قبل اے ماذن اوہر آدمیری طرف توجہ کرو بات سن اور پہتا  
پیرنہ اڑو یہ نبی صحیحہ گئے ساتھ وحی آسمانی کے پس ایمان لا اور چجہ جہنم کی شدید آگ سے

چند روز کے بعد ایک شخص کہ معظمہ سے آیا اوس کی زبانی معلوم ہوا کہ مکہ میں ایک شخص قریشی پیدا  
 ہوئے جبکہ نام احمد ہے اور باقومنا حبیبو اداعی الدارے میرے قوم خد کے رسول کی اطاعت  
 کرو یہ انکا قول ہے بھی انکا دعوے ہے ماذن نے کہا کہ والدہ بت جو کہتا تھا اوسکا بھی طلب  
 تھا ماذن نے پہلے بت کو توڑا پھر مکہ معظمہ کی طرف موڑا مگر یہ بچہ مشرف بہ اسلام ہوئے  
 ماذن کہتے ہیں کہ اسلام لانے سے پہلے میری حالت یہ تھی کہ گانے بجانے کا شوق راگ باجسک  
 نہایت ذوق کثرت سے شربین پینا بدکاری کرنا بدکاروں سے میل رکھنا بت پستی خواہش  
 پرستی جیکرنا ان بد اعمالوں سے اپنی حالت خراب ملک کی تحط سالی سے حالت تباہ مشرف  
 بہ اسلام ہونے کے بعد سارا حال پر بدل حضور اکرم سے عرض کیا جناب نے میرے لئے دعا فرمائی  
 اللهم بدلہ یا طرب قراۃ القرآن یا الدماذن کو گانے کے شوق کی جگہ تلاوت قرآن اور سماعت  
 قرآن کا ذوق عطا کر الہی حرم کے بدلے حلال پر قناعت کرنا عطا کر الہی شراب کی جگہ پانی پر کفایت  
 اور قناعت نصیب کر بھیجائی کی جگہ حیاد بدکاری کی جگہ نیک کرداری مرحمت فرما حضور کی ساری  
 دعائیں میرے حق میں قبول ہوئیں اب ماذن کی یہ حالت ہوئی کہ اپنے وطن میں عبادت کے لئے ایک  
 مسجد بنائی ساری عمر اوس میں عبادت کرتے رہو حق تعالیٰ نے اوس مسجد کو قبول فرمایا اور نہایت بابرکت  
 کیا جو کوئی مظلوم اس مسجد میں روز تک عبادت کرنا پھر تیرے ظلم کرنے والے پر بدعادت کرنا اوس ظالم کو حیا اندھا  
 یا جلدی ہونا خصائص حضرت خالد بن سعید فرماتے ہیں کہ میں غریبوں میں دیکھا کہ ایک گلی انہیری گھاٹ مکہ پر چلائی  
 ہوئی ہیں جسکو سب رستہ نظر آتا ہے نہ کوئی بہار یک بیک ایک نورچاہہ زفر منو نکلا جو زمین و آسمان تک پہنچ  
 گیا پہلے کعبہ کو روشن کیا پھر زمین آسمان شرق و مغرب جنوب و شمال تک روشن ہوا ہر اوس نور جو آوازائی

سبحانہ سبحانہ ثمت الکلمۃ وسعدت هذه الامۃ جازئی الامیین الدیاک الدیاک حکم الہی اور اسوۃ الخیر  
 بین اہل امت کے حق میں نبی امی تشریف لائے خالد فرمایا کہ کیا بڑا گہرا کنواں آگ کا ہے حضرت خالد کا  
 باپ خالد کو اس کو یومین کرتا ہے اور محمد رسول اللہ کریمؐ پر کرا کر کنوین سے ہاتے بین خالد بن سعید نے  
 یہ جواب اپنے بڑے بھائی عمرو بن سعید سے بیان کیا عمرو نے کہا کہ بھائی خواب عجیب ہے ضرور  
 کوئی نبی مکہ میں مبعوث ہو کر کچھ عرصے بعد خالد بن سعید نے مشرف باسلام ہو کر اپنا خواب حضور کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضور نے فرمایا کہ قسم جو اللہ کی اور خالد وہ نوین ہی تھا اور وہ بین ہی اللہ کا  
 رسول ہوں انھیں اے کاتب کفار مکہ نے بجا علیہ سلام کو سخت اذیت پہنچائی حضور بخیرہ ہو کر کے پیغمبر گل  
 بین اہل امت میں جا بٹھیکے کہ غون اچھو جسم مبارک ہو چکا تھا اور جبکہ جگہ درد ہوتا تھا مگر خدا کے پیارے رسول  
 کو نہ کرنے خاموش بیٹھتے تھے نہیں حضرت جبریل تشریف لائے اور یہ عرض کیا کہ حضور آج عجیب کیوں بین فرمایا کہ  
 میری قوم نے میری بقدری کی عرض کیا کہ قوم کی پرواہ کچھ اکی قدر حضور رالہ بین بہت کچھ ہر ایک  
 چیز کو حکم کی فرمانبرداری چاہتا ہے کچھ یا حضرت کیلک کا درخت جو حیا کے سامنے اٹھ اٹھ سکو مایا حضور نے درخت  
 بلانے کا اشارہ دیا فوراً درخت اپنی جگہ سے چل کر حضور کے سامنے حاضر ہوا حیا نے اپنے ہونیکا اشارہ کیا معاً  
 درخت اولٹا اپنی جگہ چلا گیا حیا حضور نے اپنا یہ عالی مرتبہ ملاحظہ فرمایا آپ کے دل میں ہر درت مقامت  
 زیادہ ہوئی دلائل النبوت الوہیم حضور ایک دن کعبہ کے پاس نماز پڑھتے ہوئے قبیلہ خزوم کا ایک شخص ایک بڑے پتھر  
 اڑھا کر حضور کا مبارک زخمی کرنے کے ارادے سے حضور کے قریب آیا حضور سجدے میں پڑے انھوں نے مناجات  
 کر رہے تھے کافرنے پہ اڑھا کر حضور مبارک پر بارنا چانا مگر طاقم کلمات میں تہرچک کر رہ گیا اور اونگھیاں  
 خشک ہو کر جی ہوئی گئیں مگر وہ درجہ حصول ملاوٹ کو گواہ بین اٹھیا اور بڑے علاج معالجہ میں اونگھیاں تہرچک اٹھ گئیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِلَى الْمُسْتَعِدِّ الْوَأَمِّ إِلَى الْمُسْتَعِدِّ الْوَأَمِّ  
 الَّذِي بَوَّكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ  
 خلاصہ پاک ہے وہ ذات جس نے ایک ہی رات میں مکہ منورہ کی مسجد سے بیت المقدس کی  
 مبارک مسجد تک اپنے بندے کو سیر کر لیا نشانہ قدرت کی نشان دہانی دیکھنا تھا بیشک  
 اللہ نے والا دیکھنے والا ہے یہ مبارک آیتیں اس کلام مقدس کی بین جسکی برکتیں  
 جسکے ثواب جسکے انعام کہیں کم نہیں ہوتے ترجمہ خمیس ہے انوار الہی کا جو مخزن ہے اسرار  
 نامتناہی کا روایت حضرت معاذ بن جبل ارشاد فرماتے ہیں کہ جس گھر میں ہمیشہ قرآن مجید  
 کی تلاوت ہوتی ہے اس گھر کی چھت پر نور کا خیمہ قائم ہوتا ہے اس خیمہ کو چنان کر ملائکہ  
 نازل ہوتے اور قرآن مجید سنتے ہیں زندگی بہر ایسا ہی ہوتا ہے قضا عند اللہ جب وہ پڑھنے والا  
 مہربان ہے تب وہ خیمہ اٹھ جاتا اور ملائکہ کا آنا بند ہوتا ہے اور انہوں نے فرشتے جمع ہو کر نے والے  
 کے لئے سعادت اور بخشش کی دعا بھی کرتے ہیں قرآن مجید روحانی صورت کیسا تہ  
 اپنے پڑھنے والے کے سینے کے اوپر فاضل کے اندر ہو کر قبر میں جاتا ہے جب تکیرین سوال کے لئے زندہ  
 کرتے اور اپنی ڈرائی صورت دکھاتے شعل سی نگہیں چمکا تو ادا کے گرجنے کی سی آواز سنا تو میں  
 قرآن مجید مرنے والے کے مونہ کے سامنے کھڑا ہو کر تکیرین کی مہیب صورتوں کے دیکھنے سے  
 بچتا ہے تکیرین کہتے ہیں اے قرآن دربارٹ جاؤ ہم سوال کر لیں قرآن فرماتا ہے میرے ایمان  
 بٹانا ممکن ہو جب اسے مجھے عمر پہنچو اس میں سے ایسے وقت میں کس طرح چھوڑ سکتا ہوں میں نے

رفیق کو تمہاری ڈرائی صورت نہ دیکھاؤں گا تمہے جو حکم ہے وہ پورا کرو کیسے پس پشت سے دل  
 کراچ میں اسے جنت میں پہنچائے بغیر نہ جاؤں گا جب تک کہ میں اس پشت کھڑے ہو کر  
 سوال کرتے ہیں قرآن پاک مردے سے فرماتا ہے کہ بس یہ خبری سختی ہے جو تجھے پیش لائی اسکے  
 بعد اگر کسی طرح کا رنج غم نہ ہو گا جب تک کہ یہ سوال کر چکے اور قبر سے رخصت ہوئے تب  
 قرآن مجید کہتا ہے میرے دوست مجھے اجازت دے کہ حضور رب العزت میں جا کر تیرے لئے  
 نرم کچھو نالاؤں تاکہ تو آرام سے سوئے تو نے بہت دن تاک اپنے بدن کو میری سبب تکلیف  
 میں رکھا ہے مجھے اجازت دے کہ جنت کا ریشمین حلیہ تیرے لئے لاؤں تو موٹا کفن پہنے خاک  
 پر پڑا ہے یہ ہنکراؤ سیوق قرآن قبر سے نکلا کہ آسمان پر پہنچ کر حضور رب العزت میں درخواست  
 دیتا ہے اور جو کچھ مرنے والے سے وعدہ کر جاتا ہے اُن کی اُن میں لیکر آتا ہے فرماتے ہیں کہ ہر وقت  
 دس لاکھ مقرب فرشتے خلعت لیکر قرآن کے ساتھ قبر میں آتے اور مرنے والے کو نہایت بہتیم  
 نرمی سے اٹھا کر جنت کا نرم کچھو نا جس کا اندر خالص مشک سرسہ سا باریک بہار ہوا ہوتا ہے چھما  
 جنت کا لباس پہناتے ہیں پہر ایک تکبہ ریشمی سرانے دوسرا ریشمی تکبہ سیروں کے نیچے  
 رکھ کر قبیلے کی طرف کروٹ دیتے ہیں اور جنت کے نور کے دو چراغ ایک سرانے دوسرا بیرونی  
 طرف روشن کرتے اور گلہ شتہ جنت کے پھولوں کا ناک کے پاس رکھ کر رخصت ہوتے ہیں فرشتوں  
 کے جانے کے بعد چار سو سال کے رستے تک قبر فراخ ہو جاتی ہے اور قرآن مجید مرنے والے  
 سے کہتا ہے کہ یہ جنت کی کنجی جو عرض معروض کر کے حضور رب العزت کی سرکار سے تیرے  
 لئے لایا ہوں یہ اپنے پاس رکھو اور نہایت آرام سے سو ہو فرماتے ہیں کہ نہایت آرام سے سلا کر

قرآن مجید حضرت ہوتا ہوا اور پھر ہمیشہ صبح اور شام تشریف لاکر طرح خبر گیری کرتا ہے جس طرح  
 ماں بچے کی راتوں کو خبر داری اوسکے آرام کے سامان جمع کرتی ہے اگر مرنے والی کسی اولاد  
 سے کوئی نیک اوٹھا اوس کی خبر اور بشارت مرنے والے کو سناتا ہے اور اگر بچہ  
 لوگ بد ہوئے تو کچھ خبر نہیں دیتا بلکہ مرنے والے کی بد اولاد کے لئے دعا کرتا ہے یہ  
 مبارک آیت اسرارِ اعلیٰ کا ناپید اکنا سمندر ہے اس گہرے سمندر سے درِ یتیم  
 نکالنا کس کا حوصلہ اور کس کی مجال ہے لیکن جو کچھ ممکن ہو بیان کر دینا ہی اچھا خیال  
 ہے اس آیت میں بیشمار نکتے ہیں پہلا نکتہ حق تبارک و تعالیٰ شانہ نے لفظ سبحان  
 سے جسکے معنی پاک کے ہیں اپنی ذات کے برتریت ہر ایک قسم کے نقصان سے  
 عاجز ہونے کا ضروریہ قدرت ہونے سے یہاں کیوں ظاہر فرمائی وہ علیم خیر  
 پہلے سے جانتا تھا کہ معراج کے عجیب اور غریب واقعے کا جاہل نادان کمزور  
 عقل والے روحانیت سے دور رہتے والے ضرور انکار کریں گے کوئی کہیگا کہ  
 مکہ سے بیت المقدس تک کئی سو میل کا فاصلہ ہے جو مہینوں میں طے ہوتا تھا  
 ایک ہی رات میں حضور کس طرح گئے اور پھر واپس ہی آئے کوئی کہیگا کہ انسان  
 اس قدر جلد سفر کرنے کے بعد زندہ نہیں رہ سکتا آپ کس طرح زندہ رہے ایسے  
 بہت سے شبہ ہوتے تھے اور یہ شبہ دراصل معراج پر نہیں ہوتے بلکہ شان  
 محبوبی تک پہنچتے تھے کہ گویا وہ قادر مطلق ہی اس قدر جلد سیر کرنے پر قادر  
 نہیں ہے حق تبارک و تعالیٰ شانہ نے ان شبہوں کے رفع کرنے کے لئے سب



اول اپنی ذات پاک کو ہر ایک طرح کی عاجزی کمزوری سے پاک بیان کر کے قدرت  
 بالغہ کا اظہار فرمایا اور حضور کا ایک ہی رات میں بیت المقدس تک لانا لیجا با بیان  
 کر کے اشارۃً کہمدا کہ یہ سب کچھ ہماری قدرت میں ہے ہم قادر ہیں عاجز نہیں اسلئے  
 آیت میں اول لفظ سبحان کا ذکر کیا نکتہ آیت میں سیر کا لفظ ارشاد فرمایا اگرچہ  
 لفظ اذھب و غیرہ یعنی لے گیا بھی کافی ہو سکتا تھا مگر لفظ اسری سیر اور تفسیر  
 اور سرت پر دلالت کرتا ہے لیجانا غوثی میں بھی ہوتا ہے مگر میر میں سر و غوثی میں  
 ہوتی ہے اس میں اشارہ ہے کہ جناب کا معراج ترقی مراتب دارین کے لئے  
 تھا اور حضرت یونس کا دریا کی تین لیجانا وہ دوسرے میں تھا جو سرور نہ تھا  
 بلکہ غم تھا نکتہ تفسیر کہہ رہے ہیں ہے کہ شب معراج میں حضور سے ارشاد ہوا تھا کہ اے  
 نبی تم کو کیا لقب اور کونسا خطاب دیا جائے حضور نے عرض کیا کہ ابھی مجھے آپ کی  
 سرکار سے عہد کا خطاب ملنا چاہئے پس موجب آپ کی درخواست کے آپ کو  
 عہد کا لقب دیا گیا اور عہد کے مرتبہ کے بعد معبود کا مرتبہ ہے باقی تمام کمالات بشری  
 لفظ عہد کے اندر موجود ہیں اس میں اسطے سورت اسرائیل و رد انجمن جہان معراج کا  
 ذکر ہے وہاں جناب کو عہد کے خطاب سے یاد فرمایا گیا نکتہ رات کو معراج  
 کیوں ہوئی رات اور اسرار کے لئے رات موزون تھی کیونکہ ایمان بالغیب بڑی مرتبہ کا ایمان  
 اگر کوئی واقعہ ثابت ہوتا ہے کہ جیسے ایمان الہی ایمان بالغیب کے ثواب سے محروم رہتا ہے حضرت جبریل نے معراج  
 کا وقت نہایت ہی کمال والا مہینہ ذکر کیا تو فرمایا اگر ایمان میں جو عہد کی کیا فرماتے ہیں میرا ایمان جبریل  
 امین کے ایمان کی مانند ہے سچ ہے اہل اللہ کے ایمان بالغیب ایسے ہی کامل ہوتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسرا وعظ معراج شریف کا بیان

## معراج شریف کا عقلی ثبوت

خدا کے فضل سے سوا تیرہ سو سال سے اجتماع اسلامی دنیا معراج شریف کے مان لینے اور تسلیم کرنے میں صرف مستقل اور مضبوط ہی نہیں بلکہ زوردار دلیلوں کے موجود ہونے کی وجہ سے ایسی مجبور اور لاچار ہے جیسے ٹھیک دوپہر کے وقت سوچ کے تسلیم کرنے میں ہاں جو لوگ اسلام کی روشنی سے دور یا غیر مذہب والوں کی خام خیالی باتوں کے نزدیک ہیں وہ کسی قدر دینی زبان سے اس سچے معجزہ کا انکار کرتے نظر آتے ہیں کہ یہی کوئی بچا یا سائنس کا کوئی لچر یا قاعدہ پیش کرتا ہے کہ یہی کوئی فلسفہ جدید کا مرید کہتا ہے کہ جب آسمان ہی موجود نہیں ہے تو آسمان پر جانے کے کیا معنی زمانے کی رفتار کے موافق عقل کے نام سے بے عقلی زیادہ پہنچتی رہی علم کے بھانے سے جھل ترقی کرتا رہا ہوتے ہوئے یہاں تک نوبت پہنچی کہ بچا یا سید ہے سادے مسلمان بھی اسلامی اصول کو چھوڑ کر سائنس و فلسفہ کے دلائل سننے کے شائق بنے خدا بے برحق اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو دلیل کا قتل خیال کرنے لگے اسی بنا پر زمانے حال کے مولفین کو طرز تالیف بدلنا و اغطوں کو دغط میں دوسری رنگت دینی پڑی اس وجہ سے اس حقیر نے بھی اول معراج شریف کو عقلی دلائل سے شروع کیا کچھ عقلی دلائل سے کام لیا اپنے اصلی مقصود

یعنی قرآن مجید اور حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ کیا مسلمانوں نے معراج شریف سے بعضے سادہ لوح صرف ان پانچ وجہ سے انکار کرتے ہیں اول آسمان کا انکار جب آسمان ہی موجود نہ ہیں تو پھر آسمان پر جانا جسمانی معراج کا ہونا کس طرح ہو سکتا ہے دوسرے جسم خاکی اگ کے کرہ سے جو زمین سے بلند اوپر کی جانب موجود ہے کسی طرح سالم بے چلے نہیں جاسکتا تیسرے انسان ہوا کے کرہ سے گزر جائیگا بعد بغیر سانس لئے کس طرح زندہ رہ سکتا ہو چوتھے جسم ثقیل ہوتا ہے باوجود ثقالت کے اتنا بلند کس طرح اڑ سکتا ہے پانچویں ایک رات کے عرصہ میں مکہ سے بیت المقدس تک جانا اور پھر واپس آنا کس طرح ہو سکتا ہے چھٹے خدا کو کیا مزدورت تھی جو حضور کو آسمان پر بلاتا وہ اگر چاہتا تو زمین ہی پر سب کچھ آپ کے لئے روشن کرنا پس بلا وجہ کیوں معراج جسمانی کو تسلیم کیا جائے صرف روحانی معراج کے مان لینے سے عقیدہ صحیح ہو سکتا ہے آپ حضرات نے ان سوالات کو سنا اب انکا جواب بھی سنئے آسمان کا وجود ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جسکو صد سال نہیں بلکہ ہزاروں برس تک صرف علوم ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے علما ہی نہیں بلکہ جھان بہر کے حکما اور عقلا فلسفے کے موجد یونان کے دانا ایک ایک فرد بشر مشرق سے مغرب تک آسمان کو موجود نہ مانتا رہا اسکے بعد ایک سو چار آسمانی کتابیں جو انبیاء علیہم السلام پر وقتاً فوقتاً نازل ہوئیں وہ بھی بڑے بڑے زور سے آسمانوں کا وجود ثابت کرتی رہیں پس جھان بھر کی مخلوق جس میں تمام حکیم عاقل عالم جاہل ارضی سماوی کلام شامل ہیں جب وہ سب کے سب ملکر ایک چیز ثابت تسلیم کریں تب کس طرح ایسی ثابت شدہ کو بلا دلیل رد کر دیا جائے نہیں

صد افسوس تھوڑا ہی زمانہ ہوا کہ ایک صاحب قطب شمالی کی سیر کو تشریف لے گئے پہر وہاں  
 انکرو کچھ انھوں نے خیرین دین اوسکو بڑے بڑے عقلمانی منظور کیا اور مان لیا ابھی تھوڑا  
 عرصہ ہوا کہ ایک صاحب قطب جنوبی کی سیر کو گئے اور ناکام رہے لیکن انکے بیان پر سبکو  
 اعتبار ہے گو بعض بعض باتیں خلاف عقل بھی بیان کی گئیں مگر چونکہ ہمارے پاس کوئی  
 انکار کی وجہ موجود نہ تھی اسلئے مان لینا یا سکوت کرنا پڑا پھر جس چیز کو سارا جہان نبی ولی  
 کا فرسلمان دانا اور نادان ملکر ثابت کریں یا تسلیم کریں اوسکا انکار کرنا اور پہر بلا ثبوت  
 انکار کرنا عقل کے خلاف ہے ہزار ہا سال تک یہ سلسلہ متفقہ اور ایسا متفقہ رہا کہ اسکا خلاف  
 کسی کے تصور میں بھی نہ آسکتا تھا مگر تھوڑے عرصہ سے فتنہ غوث نے اس سلسلہ میں انقلاب  
 کیا اور زمانے حال کے مادہ پرست لوگ جو عموماً روحانی یا نظریہ آنے والی چیزوں سے سخت  
 انکار کرتے تھے آسمان کے وجود سے انکار کیا لیکن اس انکار کی وجہ سوائے اسکے اور کچھ نہیں  
 ہے کہ آسمان نظر نہیں آتا اگر آسمان ہے تب ضرور نظر آنا چاہیے اگر انکھوں سے نظر نہ  
 آئے بذریعہ دوربین وغیرہ آلات کے نظر آئے خلاصہ یہ ہے کہ اگر آسمان موجود ہے تو نظر  
 کیوں نہیں آتا باریک سے باریک چیزیں جیسے حرارت اور ہوا دوربینوں سے معلوم  
 ہجاتی ہیں مگر آسمان کا کہیں پتہ نہ لگے اسلئے مان لینا پڑے گا کہ آسمان نہیں ہے اگر یہی  
 دلیل ہے تو نہایت ہی کچی ہے اسلئے کہ ابھی انسانی معلومات کا خاتمہ نہیں ہو چکا بلکہ آثار  
 کے خبر پونچانے کا ذریعہ موجود ہونے سے پہلے اسکا تصور کرنا جنوں سے کم نہ تھا ہوائی جہازوں  
 کے ذریعہ سمندر کا سفر کرنا خطا مرتبہ رکھتا تھا مگر دیر آید درست آید یہ سب چیزیں انسانی

استعمال میں آئیں اور آتی جاتی ہیں ہم آپ کو سنائے دیتے ہیں کہ عنقریب وہ دور نہیں آئے گا  
انسان کو عطا فرمانے والا ہے جسکی وجہ سے آسمان کا جرم بخوبی ہر ایک شخص کو نظر آئیگا اور قوت  
لوگ فیتنا غورث کی روح پر ہزار ہزار خستین کرتے نظر آئینگے لوگو اگر کسی چیز کا نظر نہ آنا اسکے  
محدود ہونے کی دلیل ہے تو ہزاروں اشیاء جز میں یا سمندر کی تہ میں یا پھاڑوں کے اندر  
مخفی ہیں اور انکا بھی انکار کرنا لازم ہوگا نیز اگر شیشے کا گلوب کسی روشن چراغ پر بہت  
دور کے فاصلہ پر رکھا جائے اب جو کوئی شخص دور سے دیکھیگا اسے صرف چراغ ہی جلنا  
نظر آئیگا گلوب کا شیشہ ہر کسی طرح نظر نہ آئیگا حالانکہ موجود ہے پس نظر نہ آنا انکار کی  
دلیل نہیں ہو سکتا وجہ یہ ہے کہ کسی چیز کے نظر آنیکے دو سبب ہوتے ہیں یا اس چیز کا  
جسکے شیف ہو کر حد نگاہ سے قریب ہو یا بذریعہ دور بین قریب کر لیا جائے یا وہ چیز بذاتہ  
حد نظر سے دور ہو کر بوجہ اپنی ذاتی روشنی کے حد نظر میں چلی آئے پس اگر کوئی چیز روشن ہی  
ہو اور نگاہ کی حد سے ہی منزلوں دور ہو انسانی قدرتی آنکھ وہاں تک جاسکے نہ بذریعہ  
کسی آلہ کے نگاہ وہاں تک پہنچ سکے ایسی چیز کس طرح نظر آسکتی ہے ابھی ہم نے شیشہ کے  
اندز چراغ مثال میں پیش کیا ہے کہ اگر شیشہ حد نظر سے دور ہو گا ہرگز رات کو نظر نہ آئیگا۔  
چراغ بوجہ اپنی روشنی کے دور ہونے کے بعد بھی نگاہ سے قریب ہو کر نظر آئیگا اسی طرح آسمان  
نگاہ سے دور بھی ہے کوئی آنکھ یا دور بین وہاں تک کام نہیں دیکھتی اور نہ آسمان بذاتہ  
سورج چاند کی طرح روشن ہے جولاکھوں میل دور ہونے کے بعد بھی سب کو نظر آئے آسمان ایک  
شیشے کی طرح صاف ہے اور نگاہ کی حد سے دور ہے اسلئے نظر نہیں آسکتا اگر نظر نہ آنا محدود

بنونے کی دلیل نہیں ہو سکتا پس فیتا غورث سے پہلے عقل اور نقل کا اجتماع بدستور قائم رہا  
 اور آسمان کا وجود عقل اور نقل سے ثابت ہوا دوسرا سوال کہ جسم آگ کے کرہ سے کس طرح سالم  
 گزرا اور اسکا جواب بیشک خالی جسم کا آگ کے کرے سے سالم گزرناناظر ہر نظر میں شکل نظر آتا ہے  
 لیکن گہری نظر میں یہ اشکال بالکل لاشے اور کالعدم ہے کیونکہ آگ کا خواص اور اثر جلانے  
 اور بعضی دوسری چیزوں کا آگ میں جا کر جلنے کا خاصہ ہے جسکو فعل انفعال یا تاثیر اور  
 اثر کہتے ہیں ہمیں اس میں کلام ہے کہ کسی چیز کے خواص اس چیز سے جدا ہو سکتے ہیں یا نہیں  
 ہماری رائے میں ہو سکتے ہیں آگ کے دو خاصہ میں ایک جلانا دوسرا روشن کرنا دوسری  
 اشیاء میں جلنا اور روشن ہو جانا رکھا گیا ہے ممکن ہے کہ آگ ایک خاص کے ساتھ پائی  
 جائے یعنی صرف روشنی باقی رہے مگر دوسرا خواص نثار ہو جائے جیسے ولایتی یا جاپانی  
 پھول جڑی یا دوسری تشبازیان کہ ان میں آگ روشن ہو مگر صلا کسی چیز کو جلا نہیں سکتی  
 یا روس وغیرہ کا ایجاد کردہ وہ کرتا یا ذرعہ جسکے پہن لینے سے ہندو کی گولی ذرا ہی اثر نہیں  
 کر سکتی اسی طرح بہت سے انسانی ایجاد ایسے ہیں کہ جسکے ذریعہ سے آگ میں جلانے کی  
 قوت نہیں رہتی بعضی چیزوں میں سے جلنے کی طاقت یا اثر جاتا رہتا ہے مثلاً سمندل  
 کیڑا آگ میں پیدا ہو کر آگ کو آبجیات جانتا ہے نہ جلتا ہے نہ آگ سے مڑتا ہے بلکہ آگ سے  
 جدا ہونا اسکے لئے موت ہے یا گیس کے مہڈوں کی وہ ایک جالی دار سوئی کیڑا جسکا نام  
 انگریزی میں شاید مینٹیل ہے جسپر ولایتی کہاںس کا روضن سہا ہے اوسکو بھلی یا گیس کے  
 روشن لیمپوں میں لگایا جاتا ہے وہ کسی قدر تغیر کے بعد اس تیز آگ میں قائم رہ کر آگ کی روشنی

میں زیادہ ترقی بخشتا ہے روشنی کو زیادہ صاف اور روشن کرتا ہے پہر کیا یہ ناممکن ہے  
 کہ بحر الجود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسد اطہر سے ایک پسینہ نکلے جو آپ کو جلنے  
 سے باز رکھے اور حضور کی ذات سے کرہ نار میں آگ زیادہ روشن اور صاف ہو جائے  
 اور ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض شعبہ سے باز آگ کے اندر گہس جاتے آگ اپنے اوپر ڈالتے  
 ہیں ہر ایک صورت سے آگ کا استعمال کرتے ہیں مگر نہ خود جلتے اور نہ اوکا کہ پڑا جلتا ہے  
 نہ معلوم کہ انکے شعبہ سے آگ میں قوت اور تاثیر نہ ہی یا اس شخص میں اثر قبول  
 کرنے کا مادہ زائل ہوا جو کچھ بھی ہو غرض آگ سے مس ہوا اور جسم خاکی نہ جلا پس بعض  
 بے عقلوں کے نزدیک نبوت کا مرتبہ ایسا کم تر ہے کہ وہ نورانی تن کے گرے ناری تک  
 جانے سے انکار کر بیٹھے معاذ اللہ معاذ اللہ بعض محققین اہل یورپ کی باتیں  
 کہ سورج میں مخلوق آباد ہے مگر منور یہ نہیں ثابت ہوا کہ وہ مخلوق کس عنصر سے پیدا کی گئی  
 ہے خالص آگ سے پیدا ہونا محض ایک وہم ہے پس ایسی سخت روشن اور گرم کرے  
 میں مخلوق کا زندہ رہنا عسر بسر کرنا خالق اکبر کے قدرت کا یقین دلاتا ہے کہ اگر وہ چاہے  
 جس کسی بندہ یا مخلوق کو آگ کے کرہ سے سالم رکھے اور رکھ سکتا ہے ہماری آنکھوں نے  
 بعض نباتات گہانس پھوس کو دیکھا ہے کہ عین جون اور حبیبہ کے مھینہ کی سخت لو  
 اور گرمی اور تیز دھوپ اور خشکی میں وہ گہانس نہایت سرسبز ہوتی ہے اور جب قدر قہار  
 کی تیزی زیادہ ہوگی وہ درخت زیادہ سرسبز ہوتے جائینگے مگر جوق بارش شروع ہوگی  
 ایک سخت وہ درخت جھکے سوکھ جائیں گے مثلاً اجواس تیاناسی وغیرہ وغیرہ گہانس اس

خاصہ کی موجودگی ہے بعضے دزخون کو ہم نے سرکاری باغ میں خود دیکھا ہے کہ ادا میں بجا پانی اکثر ان کے نیچے آگ روشن کی جاتی ہے وہ آگ کی گرمی سے ہرے رہتے ہیں اگر ذرا آگ کی حرارت کم ہو جائے فوراً خشک ہو جاتے ہیں پس کیون ناممکن ہے کہ جس طرح بعض درخت سارے جہان کے دزخون کے خلاف عقل کے خلاف سخت گرمی اود ہو پ کی تیزی بہر کئی آگ میں زندہ اور ہرے رہیں اسی طرح تمام اجسام کے خلاف جسم اطر سید المرسلین قدرت اعلیٰ سے اوس ناری گریے میں بجائے سوختہ ہو جانے کے حضور کی صحت زیادہ اچھی ہو گئی ہو اکیلا اور اجسام پر کیون قیاس کیا جائے کارپا کا قیاس از خود مگر گرچہ ماند در نوشتن شیر شیر بعض معدنی اشیا آگ میں مطلق نہیں جلتیں ہرک وغیرہ حالانکہ وہ باقاعدہ ان ہی عناصر سے مرکب ہیں لیکن راز انکے نہ جلنے کا یہ ہے کہ جس کسی چیز میں باختر ارضیہ غالب ہو گئے وہ شے کبھی سوختہ ہوگی پس ہو سکتا ہے کہ قدرت نے توڑی ہی دیر کے لئے حضور کے جسم اطر میں کچھ ایسی ہی تاثیر غالب الاثر کر دی ہو جسکی وجہ سے آپ گریے ناری سے سالم گزر گئے ہوں یہ سب کچھ عقلاً ممکن ہے بعید نہیں ہے تیسری وجہ انکار کی کہ زندہ انسان ہوا کے گریے سے گزر جانے کے بعد بغیر سانس لئے کس طرح زندہ رہا اور اسکا جواب اگرچہ انسان کی ظاہری زندگی سانس پر مبنی ہے اور بغیر سانس لئے زندہ رہنا کس قدر دشوار ہے اس بنا پر حیب کوئی انسان اتنا بلند پرواز کرے کہ ہوا کا گڑھ ختم ہو جائے تب کسی قدر زندگانی میں ضرور فرق آئیگا لیکن سانس لینا زندگانی کے لئے شرط نہیں ہے بہت سی نظریں موجود ہیں کہ انسان



زندہ ہے اور سانس نہیں لیتا بہت سے باخدا صوفی چکھ کشی کے ایام میں جس دم کرتے  
ہیں اور چھٹیل گھنٹہ تک بلکہ اس سے بہت زیادہ قطعاً سانس نہیں لیتے اور یہ مشق  
بعض مند و فیرون جو گیون میں بھی دیکھی ہے پس وہ لوگ زندہ ہیں اور سانس نہیں لیتے  
اور اگر اور زیادہ تشریح مطلوب ہے تو لیجئے بقاعدہ حکمت اور طب بھی سمجھ لیجئے بچہ  
کئی ماہ تک ماں کے پیٹ میں زندہ رہتا ہے مگر سانس نہیں لیتا اور کئی مہینے تک بچے  
کی زندگی بے سانس گزرتی ہے اگر خدا نے حضور کو ایک رات ہوا کے گرے سے اوپر لیجا کر بلایا  
سانس لئے زندہ رکھا اور حضور زندہ رہے تو کیا شکل اور کونسا عقل کا خلاف لازم آیا  
بعض مشائخ سمندر کی تہ میں موتی نکالنے کیلئے کئی گھنٹے کا غوطہ لگاتے ہیں اور وہ پانی  
میں سانس نہیں لیتے پھر وہ کس طرح زندہ رہتے ہیں گو پانی میں ہوا موجود ہے مگر پانی  
اس قدر ہوا کے ساتھ ملا ہوا ہے جس کی وجہ سے انسان پانی میں سانس نہیں لے سکتا  
پس جب غوطے خور صدف کی تلاش میں چند گھنٹے سانس نہ لے اور زندہ رہے اگر  
جناب سید المرسلین کو ہر معرفت الہی کی تلاش میں چند گھنٹے سانس نہ لیں اور حضور زندہ  
رہیں تو کیا محال اور کونسا نکال ہے پس یہ وجہ بھی معراج جمالی کے انکار کے لئے ہٹیک  
نہیں ہو سکتی چوتھی وجہ انکار کی کہ جسم اطہر حضور کا اس قدر بلند سطح اڑا یہ مسئلہ اگر رائے پیہورا  
کے وقت میں پیش ہوتا تب البتہ کچھ باعث غور و تامل تھا مگر آج یورپ کی علمی ترقی تجربوں  
کی کثرت نے اس اعتراض کو محض لاشے ثابت کر دیا شروع شروع میں بیلون بخارون  
وغیرہ کے فریب پر داز کرنا انہی پر لگا کر تھوڑا تھوڑا سا اڑنا تھا جو کس قدر وقت والا نہ سمجھا

جاتا تھا مگر یورپ کے ہوائی جہازوں نے خوب ہوا میں سفر کر کے قدرت الہی اور تعلیم انسانی  
 کا مشاہدہ کر دیا اب تجویزین پیش ہیں کہ سمندر کے سفر ان ہی ہوائی جہازوں سے کئے جائیں  
 ہوائی اسٹیشن تیار ہوں کیا آج ان طاقتوں کا خالق ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے وقت یہ طاقت والا خالق نہ تھا جو اسکی قدرت کاملہ میں نال کر کے جسمانی معراج کا  
 انکار کیا گیا جو طاقت اور تدریج کی سہولت کے وزن کو حسب نشا انسانی اطمینان کے  
 قابل سیکڑوں فٹ بلند اڑاتی اور لیجاتی ہے کیا وہ قدرت اور طاقت پہلے سے خالق  
 اکبر میں نہ تھی ہاں تھی اور ضرور تھی لیکن انسان کو جس چیز کا علم نہ ہو گا جہاں تک اس کی  
 فہم رسانی نہ کرے گی وہ بیچارہ انکار کے سوا کچھ نہیں کرتا اب آپ اطمینان کو بین آسمان کے  
 قریب تک بچھنے کی صورتیں ہی پیدا ہوئی جاتی ہیں وقت کے منتظر ہو فانتظر والی  
 محکم من المنتظرین معراج شریف سے انکار کی پانچویں وجہ کہ اتنے عرصہ قلیل میں اتنے  
 دور کی سیر کو نہ کر سکتی ہے پس یہ بھی کوئی وجہ انکار کی درست نہیں ہے ہندوستان  
 میں پہلے سواری پہلی گاڑی تھی آج ریل گاڑیاں اور پھر ٹرین گاڑی ہمارے سامنے  
 کیسی جلد جلد سفر طے کرنے والی موجود ہیں اگر مگر نائنس میں بجلی کی گاڑی نے چند منٹوں میں  
 سو میل طے کئے وغیرہ وغیرہ مشاہدے پہر ان آلات کا اور بھی ترقی کا کرنا ممکن ہو نہیں  
 بلکہ موجود ہو نا صاف یہ بتلانا ہے کہ ایک رات کے عرصہ میں ہزاروں میل کا سفر کرنا ممکن  
 ہے عقلاً دشوار نہیں ہے زمانہ سابق سے آج تک کچھ صدیوں کے عرصہ میں کس قدر ترقی  
 ہو چھ کھینچنے والی انسان کو معلوم ہوئیں پہلے صرف گدھے اونٹ سیلون سے کام لیا جاتا

تہا پہر پانی کے طاقت سے اُپسیا گیا اسکے بعد بہا پ کی سٹیم معلوم ہوئی پہر بجلی کی قوت  
کا پتہ لگا عرض زمانہ ابھی ترقی پر ہے انسانی معلومات آگے چلی جاتی ہے زمین کے اجزات  
کے طاقت جو جہاں بہر کے بہاری وزنی پہاڑوں قلعوں کو جنبش دیتی ہوئی کس قدر جلد سفر  
طے کرتی ہے ہو سکتا ہے کہ کسی زمانے میں خالق کائنات ایسی اور اسکی مثل اور طاقتیں بڑبڑ  
ہمیں معلوم کرائے اور ہماری محکوم بنا کر ہماری خدمت کے لئے مہیا کر دے پس ایسی ترقی  
کے زمانے میں ایسے تجربات کا مشاہدہ کرتے ہوئے اس بات کا انکار کرنا کہ حضور ایک رات میں  
کس طرح اس قدر دور دراز تشریف لے گئے حقیقت دو پہر کی وقت اپنی انجمن بند کر کے سورج  
کے انکار کرنے سے کم نہیں ہے معراج سے انکار کی چھٹی وجہ کہ خدا کو کیا ضرورت تھی جو حضور  
کو آسمان پر بلایا یہ ایک ایسی لغو اور بیکار وجہ ہے اس لئے کہ اگر کہا جائے کہ خدا کو اس مخلوق کے  
پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی خدا ضرورت سے پاک ہے ہاں خدا کی کاموں میں حکمت ضرور  
ہوتی ہے اگر کوئی کہے کہ اس منکر معراج کے پیدا کرنے کی خدا کو کیا ضرورت ہے یا برطانیہ  
کے بادشاہ کو ہندوستان میں دربار کرنے کی کیا ضرورت تھے جو کام بادشاہ کرتے وہی کام  
وہی سر کر سکتا تھا مگر بادشاہوں کو ضرورت نہیں ہوتی ان کے کاموں میں حکمت ہوتی ہے  
اسی طرح اس عالم الغیب کے کاموں میں ضرورت کا سوال کرنا غلط درغلط سلسلہ ہے مسلمانوں  
معراج جسمانی کسی طرح ہی ناممکن نہیں ہے مگر جسکو عقل سلیم ہی نہ ملی ہو وہ انکار کرے تو یہ  
انکار قابل توجہ نہ ہو گا باقی معراج شریف کی حکمتیں آئینہ معلوم ہونگی جو اہل فہم کے لئے کافی  
ہیں اور جسکو خدا نے فہم و فراست عطا نہیں فرمایا اور جسے شکایت نہیں

## معراج شریف کے راز اور نکتے

حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ معراج کا سال بارہواں سال تھا حضورؐ کی نبوت کا سوال معراج بڑی سلطنت لازوال تھی جناب رسالتؐ کے لئے اور بڑی دولت تھی حضورؐ کی امت کے لئے نماز کی نعمت اس میں ملی جنت کی کنجی حضورؐ کو اس میں عطا ہوئی اسی طرح ایسی ایسی ہزار نعمتیں آپؐ کو ملیں پھر کس وجہ سے ہفت روزہ مانے لگا اور کیوں اس نعمت کے ملنے میں اتنی دیر ہوئی جو اب معراج کے واقعہ کے بعد مکہ کے کافرا سے سخت عداوت اور دشمنی رکھنے لگے تھے اور اب کوئی دقیقہ حضورؐ کے جہوٹا بنانے اور ستانے میں باقی نہ چھوڑا تھا معراج کے بعد سے ہجرت تک صرف ایک ہی سال کا زمانہ تھا مگر اذیت کے لحاظ سے ایک سال بارہ سال سے زیادہ سخت تھا خداے کریمؐ عظیم ذخیرے نے چاہا کہ اپنے رسولؐ کریمؐ کو زیادہ زمانے تک ایسی سخت بلا میں مبتلا رکھے اس لئے مکہ معظمہ کے قیام کی آخری حصے میں نعمت عطا ہوئی اور عقلاً بھی تاخیر ہوئی مناسب تھی کیونکہ نفع رسانی کی نسبت تکلیف اور ضرر کو مٹانے کا زیادہ بہتر ہے تاریخ انجیل میں ہے کہ معراج کی تاریخ سنائیس جب پیر کا دن تھا جب کاہینا اسلئے خاص ہوا کہ سال کا شروع یعنی ماہ محرم شریف اس امتؐ مرحومہ کے لئے شروع اسلام سے متبرک ہو چکا تھا اسکے بعد ذالحجہ کا مہینہ بھی نہایت مبارک تھا ہیک وسط سال میں کوئی مہینہ ایسا متبرک نہ تھا اسلئے رب العزت نے درمیان سال یعنی ماہ رجب میں حضورؐ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کا مرتبہ عطا فرما کر یہ سارا مہینہ جناب کی امت کے لئے مبارک بنایا اب یوں خیال فرمائیے کہ قدرت الہی اور رحمت نامتناہی نے سال کے دوران کو تین

ہر دست مہینوں پر تقسیم کیا اول سال میں ماہ محرم الحرام کا مہینہ متبرک درمیان میں المرجب  
 اخیر میں حج کا مہینہ پھر ہر ایک حصے کے درمیان جو کچھ خالی رہا تھا اسکو بڑے بڑے رحمتوں کے مہینوں  
 سے مالا مال فرمایا ماہ محرم اور رجب شریف کے درمیان بیس الاوّل شریف کا مہینہ داخل  
 کیا جو حضور والا سرور انبیاء جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک کا  
 مہینہ تھا ماہ رجب سے ذالحجہ کے حصے میں شعبان المعظم اسکے بعد رمضان المبارک کو داخل  
 فرما کر سارے برس کو حضور کی امت کے لئے ہر روز روزِ عید ہر رات کو شبِ برات بنایا سبحان  
 وحمد سبحان اللہ العظیم سوال معراج شریف کے لئے رات کیون خاص ہوئی جو آپ کیونکہ  
 معراج کی رات عطاے اسرار اعلیٰ کی رات تھی جو حضور اکرم کو عطا ہوئی اور پوشیدہ  
 اسرار اور چھپے ہوئے راز عقل و نقل کے اعتبار سے چھپا کر رکھے جانے مناسب نہیں  
 بلکہ فرض تھے اس لئے رات کو معراج ہوئی دوسری بات یہ ہے کہ اس مرحلہ امت کیلئے  
 سال بہترین دو دن متبرک عطا ہو چکے تھے ایک جمعہ دوسرا ولادت باسعادت پر کا دن  
 انکرامات صرف ایک ہی مبارک تھی فقط شب قدر رب العزت نے اس امت کے لئے ایک  
 اور کالی رات کو انتہا درجے نورانی فرما کر اس امت کو دی تاکہ وہ بڑے عظیم الشان  
 نشانِ رحمت الہی کے دن کو اور دورات کو دیکھ کر انکے ذرا ذرا سے اعمال کو نیکیوں کا پہاڑ  
 بنا کر غیروں کے سامنے لیجائے شاید اس لئے حضور کا ارشاد ہے لیلۃ اکہار ثامیری شریعت  
 کی رات دن کی برابر روشن اور متبرک ہے نکتہ وہ رات جس میں حضور لامع النور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو معراج ہوئی وہ پیر کی رات تھی وجہ اسکی یہ ہے کہ مولے کو پیر کے دن کو جمعہ

کے دن کے ہم پلہ کرنا منظور تھا اور پیر کا دن نہایت کمزور دن تھا اس لئے قدرت  
 آطی نے پیر کے دن کو اتنی اتنی بزرگیاں عطا فرمائیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی ولادت مبارک پیر کے دن حضور کو نبوت عطا ہوئی پیر کے دن ہجرت کا حکم ہوا  
 پیر کے دن وفات شریف جو دراصل آپ کی امت کے لئے بڑے مرتبہ کا دن تھا وہ واقعہ  
 ہوا پیر کے دن جس دن کی رات معراج کے لئے مقرر فرمائی وہ پیر کا دن پس پیر کے دن  
 کو ایسی ایسی بزرگیاں دیکر جمعہ کے قریب قریب پہنچا کہ ایک ہفتہ میں پورے دو دن  
 بزرگ جناب کی امت کو مرحمت فرمائے تاکہ دو شفیع دن کے دو شفیع رات کے دو شفیع  
 چھینے ہر سال میں اس امت کے کالے اعمال کو نورانی فرما کر قیامت کے دن امت  
 کو نور علی نور بنا کر اغیار کے سامنے لائیں لکھتے قیامت کا دن ہی جمعہ کا دن ہو گا جو بطویل  
 جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اس امت کو ایک شفیع مل چکا ہے پس جمعہ تو  
 انکا ہی دن ہے جب انکے ہی دن میں قیامت آئی تب کیا غم ہے پس جمعہ کا دن اس  
 امت کا گواہ تھا مگر گواہ دو ہونے لازم ہیں اس لئے گواہوں کے نصاب پوری فرمانے  
 کے لئے دوسرا دن پیر کا بزرگ گواہ اس امت کو دیکر نجات اور مغفرت کا پورا سامان  
 کر دیا کیونکہ نئے نئے ذری ذری سے نیک عمل ان دنوں کے برکت سے نیکوں کے پہاڑ  
 ہو جاتے ہیں یہ اسکا فضل ہے جسکو چاہے عطا کرے سوال معراج شریف کا واقعہ  
 مکہ معظمہ میں ہوا مدینہ طیبہ میں کیوں نہ ہو اجواب اگر مدینہ طیبہ میں ہوتا تو بارہ منزل  
 کی زمین جو درمیان مکہ اور مدینہ کے ہے وہ حضور کے قدموں کے برکتوں اور حضور کے

نور کی شعاؤں سے محروم رہتی حضور کا فیض عام ہونے کے لئے کہ سے معراج ہوئی دوسری  
 بات مدینہ طیبہ میں حضور پر ایمان لانے والے جناب کی باتوں کو تسلیم کرنے والے لوگ بہت  
 آباد تھے اعتراض ہو سکتا تھا کہ اپنی جماعت میں جو چاہا کہہ دیا حضور کی جماعت نے تسلیم کر لیا  
 کوئی مخالف تسلیم کرتا تب بات تھی اس لئے حضور کے جہان شمن اور مقابل کثرت سے  
 تھی وہیں یہ واقعہ پیش آیا تاکہ دشمن اعتراض کریں اور پھر روشن نشان صداقت کے  
 دیکھ کر عاجز اور ناچار ہوویں و بفضل باقرت بہ الاعدا ربات تو وہی ہے جسکو دشمن ہی  
 تسلیم کرے پہر ایسا ہی ہوا کہ جب جناب نے شب معراج کی صبح کو واقعہ معراج کا ذکر والوں  
 کے سامنے بیان کیا تو ایک ایک قریشی کافر آپ کو جھوٹا کہتا حضور پر تعجبہ لگاتا اور  
 یہ کہتا تھا کہ آج تو محمد بن عبداللہ نے ایسا جھوٹ بولا ہے کہ جو بچے بچے کے نزدیک ثابت ہو  
 غرض بہت سے انکار اور مذاق کے بعد فیصلہ یہ ٹھہرا کہ اچھا اگر آپ بیت المقدس تک  
 پہنچے ہیں تب اسکی عمارت کے نشانات مسجد کی ترکیب اور بیت مینارے اور برجوں  
 کی تعداد بتاؤ وہاں واقعہ سچا تھا فر فرسب کچھ بتایا گیا حضور کی زبانی بیت المقدس کے  
 سچے نشانات منکر کافر خاموش اور ناچار ہوئے پس اس عجیب غیبی واقعہ کو مکہ کے کافر  
 منکر نے بھی تسلیم کر لیا جو بات کہ مکہ میں حاصل ہوئی یہ بات مدینہ طیبہ میں حاصل نہوتی  
 رسول معراج شریف میں اول مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک حضور کی سیر واقع ہوئی  
 پہر بیت المقدس سے آسمانوں تک خاص مکہ ہی سے حضور کو آسمان پر کیوں نہ بلایا آسمان  
 کیا حکمت تھی جواب خدا کے کام حکمت کے ساتھ ہوتے ہیں آسمانوں پر حضور کا تشریف

ایسا نا بہت سے تعلیم یافتہ لوگوں کے سمجھ میں نہ آیا پہلا مکہ کے جاہل قریش کے ان پڑے  
 کس طرح سچ سمجھ سکتے تھے لیکن جب پہلا حصہ معراج شریف کا زمین اور موجودہ دنیا  
 میں واقع ہوا اور اس واقعہ کی تصدیق قریش کے جاہلون نے حضور سے بیت المقدس  
 کی مسجد کے نشانات علامات برج اور کنکرے سیڑھیان اور صحن ساری مسجد کی صورت  
 پوچھ کر اپنا اطمینان کر لیا اور جان لیا کہ بیشک حضور آج رات کو بیت المقدس تک  
 ضرور گئے ہیں جب موجودہ زمین کا معراج کامل طور سے ثابت ہو گیا پہر آسمانی معراج کے  
 انکار کی کوئی وجہ باقی نہ رہی اس لئے کہ جو مشکلیں سادی عقلوں کو کسی نبی کے زمین سے  
 آسمان پر چلے جانے کے تسلیم کرنے میں پیش آتی ہیں اویسکے قریب قریب ایسے زمانہ میں کہ  
 جہان ریل ہونہ موٹر گاڑ کوئی طاقت بجلی کی ہونہ کوئی تیز رفتار ہوائی جہاز ایک ہی رات  
 میں تغیر کیا ہزار میل جانا پہر واپس چلا آنا موجودہ زمین کی معراج تسلیم کرنے میں قہقین  
 سامنے آتی ہیں مگر ایک محال یا مشکل کا حل یقین دلاتا ہے کہ اگر دوسری مشکل بات ہی  
 واقع ہو جائے تو کچھ بعید نہ ہو گا چونکہ مکہ معظمہ کے اکثر لوگ بیت المقدس کے سفر کو بار بار طے  
 کر چکے تھے اس لئے اونہیں جلد سہ بات پر یقین ہوا کہ حضور ضرور ایک ہی رات میں بیت المقدس  
 کی سیر کر آئے کیونکہ جناب نے کبھی بیت المقدس نہ دیکھا تھا بے دیکھے جو ساری باتیں ٹھیک  
 ٹھیک بتائی گئیں یہ معراج کے واقعہ کے لئے پوری صداقت ہے لائق لوگوں نے حضور کی  
 صداقت اور حقانیت کے نشان معلوم کئے نا لائقوں نے جادو بتایا اور یہ کہا کہ محمد سحر کے  
 زور سے بیت المقدس تک پہنچے بہر صورت وہاں تک جانا چاروں چار سبکو تسلیم کرنا پڑا



پہرہ دوسرے یعنی آسمانی معراج کا انکار ضرور جہالت یا اعتاد پر مبنی ہونا چاہیے رسول  
 آسمانی معراج میں کیا حکمت تھی جواب آسمان پر کروڑ ہا ملائک ایسے ہیں جو کسی طرح زمین  
 پر نہیں آ سکتے تھے اور جناب سید المرسلین کی زیارت کے بے حد شائق تھے ہر روز حق تعالیٰ  
 کی جناب میں دعا کرتے تھے کہ اے نبی ہمیں بھی انہی کے زیارت سے مشرف فرماوے  
 حق تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرما کر حضور کو ساتوں آسمان تک بلایا اور ملائک کو آپ کی  
 زیارت سے مشرف فرمایا اب جو شرف صدیق اکبر کو صحابہ کا حاصل ہے وہی ساتوں  
 آسمان کی فرشتوں کو حاصل ہے نیز جس طرح حضور کے قدموں سے زمین کو مشرف فرمایا تھا  
 اسی طرح آسمانوں کو آپ کی قدموں سے مشرف فرمایا میسر والد ماجد قدس سرہ الغیر نے  
 اس موقع پر کیا اچھا فرمایا ہے ۵

المدرسے ایسے رتبہ عالی کو دیکھنا	جب سارے آسمان ہوتے زمین رسول کا
----------------------------------	---------------------------------

## معراج شریف کا واقعہ

بخاری شریف خصائص کبریٰ امام سیوطیؒ مرواہب لدنیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے  
 شمالی جانب حطیم حکہ میں اس طرح لیٹے تھے کہ حضور کا قلب مبارک جاگتا اور انہیں جناب  
 کی سوتی تہین مع حضرت جبریل علیہ السلام پچاس ہزار ملائک کے ساتھ تشریف لائے ملائک  
 کی تسبیح سے حرم گونج گیا جبریلؑ ان نے آپ کو جگایا سینہ مبارک کو جناب سید المرسلین علیہم السلام  
 کے چاک فرمایا قلب مطہر کو حضور کے تین مرتبہ آب زمزم سے دھو کر لاکھوں قسم کے انوار سے  
 جو حضور رب الغرّت کی سرکار سے جناب کے لئے تحفے میں لائے تھے پھر فرمایا جبکی وجہ سے قلب

مبارک نہایت روشن ہو کر آفتاب سے زیادہ چمکنے لگا نکتہ مسلمانوں جب معصوم نبی کو خدا  
نے اپنی جناب میں بلاتے وقت تین بار قلب کو مکرر دہونے کی تکلیف دی جو قلب ازل  
سے ابد تک پاک اور مطہر اور منور تھا پہلا یہ گم گنہگاروں ناپاکوں کی غاڑیوں کو  
غیر اللہ کے تصور سے پاک کئے بغیر کس طرح قبیل فرمائے گا نکتہ جس طرح حضور کا قلب تین  
مرتبہ آب زہرہ سے دہویا گیا اس طرح آپ کی امت پر غار کے وقت تین تین مرتبہ وضو میں  
اعضا کا دہونا فرض اور مستحب ہوا قلب مبارک کو دہو کر سینے مبارک میں حضور کے  
ٹانکے لگا کر فوراً ہی ایک تیز رفتار جالو جس کا نام بُراق تھا سواری کے لئے حاضر کیا اور  
خود اس پکار جبریل امین نے فرمایا حضرت اس بُراق کو اپنی سواری میں قبول اور شرف  
فرمائیے یسکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ سوار ہونے کا کیا کہ بُراق نے کیسقد تیزی  
اور شونہ کی فوراً ہی حضرت جبریل نے بُراق کی گردن پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ بُراق تجھے شرم  
نہیں آتی آج تو کس عالیشان پیغمبر کی سواری میں شونہ کرتا ہے تجھے خبر نہیں کہ آج جناب  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزمان تجھے اپنی سواری میں شرف بخشینا عزم فرماتے  
ہیں بُراق حضور کا نام نامی یسکر اپنی شونہ پر نادم ہو کر غیرت سے پشینے میں ڈوب گیا۔  
نصیحت ایک بے زبان جانور نے اپنی لاعلمی میں ذرا سی دیر کے لئے حضور کی اطاعت  
نہ کرنے سے کقدر شرمندہ شرم سے بیہوش ہو افسوس ہمارے حال پر کہ ہم انسان پہر  
مسلمان پہر حضور کی امت میں شامل جناب کے شفاعت کی امیدوار بن کر کقدر رات دل جیبا

لکرم سے بیختم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے موہ نہ مڑتے ہیں اور پہر کبھی بغیرت جو نہ شرم  
 نہ حیا کبھی خوف سے آنسو نکلتے ہیں نہ شرم سے پسینا آتا ہے مسلمانوں جانور سے جیسا شرم  
 بغیرت کا سبق حاصل کر و جب براق کے کان میں حضور کا نام پہونچا فوراً ہی گردن جھکا دی  
 اور کان ڈال کر کھڑا ہوا حضور اوپر سوار ہو کر چلے تھوڑی دور جا کر جناب نے ملاحظہ فرمایا  
 کہ ایک قوم کی قوم کہیتی کرتی ہے لیکن عجیب قسم کی وہ کہیتی ہے ادھر بٹل چلا یا ادھر سے  
 کھیت نچتے ہو کرتا رہو فوراً ہی کٹ کر غلہ کا ڈیسر ہوا یہ عجیب واقعہ ملاحظہ فرما کر حضور اکرم  
 صلے اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین سے فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں یہ کھیتی کیسی ہے حضرت  
 جبریل نے فرمایا کہ یہ لوگ خدا کے رستہ میں جی جان مال اسباب روپیہ پیسہ خرچ کرنے والے  
 ہیں انہیں ثواب اور نیک عملوں کی ترقی کی صورت اور مثال آپ کو دکھائی گئی ہے جو کچھ انہوں  
 نے خدا کے راستہ میں دیا تھا وہ سچ اور نفع نکر آخرت کی زمین میں بویا گیا جب قبولیت  
 اور رحمت اٹھی کا پانی اس سے پھونچا فوراً ہی کھیتی کی طرح پیدا ہو کر خوب پھل لاکر اپنے مالکوں  
 کو نفع پہونچایا اور آئندہ ہمیشہ یہی طرح ہوتا رہے گا کبھی انکے کھیت ختم نہ ہوں گے کیونکہ عمر  
 بہران لوگوں کا ایسے ہی نیک عمل برابر جاری رہے تھے اور ہمیشہ باقی رہنے والے کام دنیا  
 میں یہ لوگ کرتے تھے یہ عجیب واقعہ حضور ملاحظہ فرماتے ہوئے آگے چلے کچھ دور جا کر ملاحظہ کیا  
 کہ ایک بدنصیب قوم سخت تکلیف میں مبتلا ہے انہیں زمین پر چت لٹا رکھا ہے اور انکے  
 سروں کو بڑے بڑے وزنی پتھروں سے کچلا جاتا ہے ادھر سر کا کچلا ہوا ادھر ہڈیاں ہی پہر  
 سالم ہو گیا پہر کچل دیا گیا بس تو یہی حالت چلی جاتی ہے اس حادثہ کو دیکھ کر نہایت افسوس

کے ساتھ حضور نے فرمایا کہ جبریل یہ کون بے نصیب لوگ ہیں انہیں بے سزا کیوں دیجاتی ہے  
 جبریل نے عرض کیا کہ جناب یہ وہ لوگ ہیں جو نماز کے وقت سوتے رہتے تھے نمازون کے  
 لئے سر تکبیر سے نہیں اٹھاتے تھے نکتہ نیند باعث تھی نماز کے لئے نہ اٹھنے کی اور  
 نیند کا باعث دماغ تھا پس صل میں اس جرم کا مرتکب دماغ تھا اس لئے آیہ شریف کے  
 حکم کی مطابقت میں اس وقت غلبہ خطا وارہی بکڑا جائیگا جو کرے گا وہی بہرہ گار اس لئے  
 بے نماز کے سر کو عذاب کیا گیا لغو ذباہد من ذلک انجناب یہ واقعہ خوفناک دیکھتے ہوئے  
 اُنکے تشریف لیچے کچھ پٹوری دور چلکر ملاحظہ کیا کہ کچھ لوگ ننگے ننگے کھڑے ہیں صرف انکے  
 ستر اور شرمگاہ پر کچھ دھنچیان سی پڑی نظر آتی ہیں اس حالت پر انکی کیفیت یہ ہے  
 کہ جب گل کی گھاس کا ٹوٹہ ہر انگارے سب کچھ کھائے جاتے ہیں مگر پیٹ نہیں بہتا اس  
 حالت کو ملاحظہ فرما کر حضور نے فرمایا کہ جبریل یہ کون ہیں اور کس بد عملی کی انکو یہ سزا  
 دی گئی ہے عرض کیا کہ حضور یہ لوگ وہ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیا کرتے تھے زکوٰۃ ہی آپ ہی  
 کھا لیتے تھے نکتہ زکوٰۃ کا مال ویدنیکی چیز تھی انکے کھالینے کی نہ تھی دنیا میں ان لوگوں  
 نے نہ کھانے کی چیز کو کھایا نہ خدائے اوسکی سزا میں کنکر تہہ انگارے جو انکے کھانے کی چیز  
 نہ تھی انہیں کھلائے سچ ہے جیسی کرنی ویسی بہر فی حضور یہ غمناک حادثہ دیکھتے ہوئے  
 آگے چلے تب ایک اور عجیب واقعہ ملاحظہ کیا کہ ایک جگہ کچھ عورتیں مرد جمع ہیں انکے  
 سامنے اچھا نفیس نہایت عمدہ پکا ہوا کھانا اور کھانے میں گوشت رکھا ہوا ہے دوسری طرف  
 کچا بدبودار گوشت ایک طرف پڑا ہے انہیں حکم ہوتا ہے کہ یہ نفیس گوشت حلال طیب

کھانے کھاؤ مگر اوس بد فیض گروہ نے وہ عمدہ کھانا چھوڑ کر اوس کچے مٹھے ہوئے مٹھے  
 گوشت کو کھانا شروع کیا حضور کرم فیہ حالت دیکھ کر نہایت ان نالائقوں کے ناجائز فعل پر  
 نفرت کرتے ہوئے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں اور یہ کیوں ایسا کرتے ہیں عرض کیا کہ حضرت یہ  
 لوگ وہ ہیں جنکے پاس نکاح کے علاقے موجود تھے ان مردوں کے پاس حلال جائز بیویاں اور  
 ان عورتوں کے پاس شرعی خاوند مگر ان خیشوں نے حلال کو چھوڑ کر حرام کی طرف خیال کیا ان  
 مردوں نے رات بھر نکاحی عورتوں کو ترستا چھوڑ کر ناجائز عورتوں کے پاس راتیں گزاریں  
 اسی طرح ان ناپاک عورتوں نے اپنی خاوند سے بے رغبت ہو کر غیر دین سے رغبت رکھی  
 حق تعالیٰ نے انکے عمل کی یہ صورت جناب کو دکھائی حضور حیب آگے چلے تب آپ کو کہ ایک  
 بڑا گڑھا فناک بھڑکتی ہوئی آگ پہرا ہوا کنواں نظر آیا جس وقت آگ کی ٹوہین کنوے سے  
 باہر نکلتی ہیں تب ننگے مرد عورت چلتے ہوئے اوس لوکے ساتھ باہر آتے پہرا اسی کنوے میں وہیں  
 گر جاتے ہیں جناب نے فرمایا کہ یہ لوگ کون ہیں عرض کیا گیا کہ حضور یہ وہی زانی بدکار مرد  
 عورتیں ہیں جنکو آپ نے ابھی ملاحظہ کیا تھا وہ ان کے ناپاک خیال کی مثال جناب نے ملاحظہ  
 فرمائی تھی اور یہ انکے عذاب کی کیفیت آپ دیکھ رہے ہیں اغوذ باللہ ارجاء وہ ان سے استغفار  
 پڑھتے ہوئے آگے چلے تھوڑے عرصہ کے بعد دیکھا کہ سہراہ ایک جھاڑ جنکا ٹرکانٹوں دار دخت  
 کہڑا ہے جو کوئی شخص اوسکے پاس سے گزرتا ہے فوراً ہی وہ دخت اوس گزرنے والے کے کپڑے  
 اور سر کے بال نوچتا ہے حضور نے فرمایا کہ جبریل یہ دخت کیسے ہے عرض کیا کہ جناب رہ زن  
 رہستہ لوٹنے والوں کی روح دخت کی صورت میں آپکے سامنے آئی ہے اسکے بعد کچھ دور

جاکر حضور نے ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمایا کہ ایک شخص نہایت کمزور ناتوان ہے اوسنے ایک بار گٹھا لکڑیوں کا باندہ کر چاہتا ہے کہ اوس بہاری گٹھے کو سپرد اوٹھائے مگر گٹھا وزن فی ہونے کے سبب اوٹھ نہیں سکتا جب اوس شخص سے وہ گٹھا نہ اوٹھا تو بجائے لکڑیوں کے کم کرنے کے لکڑیاں زیادہ کرتا اور پھر اوٹھانا چاہتا ہے اور اسی طرح ہر دفعہ وزن زیادہ ہی کرتا ہے جناب نے پوچھا کہ اسے جبرئیل یہ کون بے عقل شخص ہے عرض کیا کہ حضور یہ وہ خائن شخص ہے کہ جو تھوڑی سی امانتوں کا بوجہ اوٹھانہ سکتا تھا مگر پھر بھی امانتوں کے زیادہ کرنے کی کوشش کرتا تھا اخیر اسی حالت میں ہلاک ہوا اور یہی اسکی ہلاکت اور تباہی کا باعث ہوا یہ واقعہ ملاحظہ فرماتے ہوئے حضور آگے چلے تب ایک واقعہ عجیب اور نظر آیا کہ بعض لوگوں کے حلق چیرے جاتے اور انکے مونہ میں چھریان ماری جاتی ہیں فرمایا کہ ان لوگوں نے کیا قصور کیا ہے عرض کیا گیا کہ حضور یہ فتنہ پرواز اور جھوٹے وعظ میں جنکے وعظ سے مخلوق ابلیس اختلاف اور فساد پیدا ہوا تھا قیامت تک اسی طرح انکے مونہ چیرے جائینگے نکتہ جس مونہ سے فساد پڑا کیا مسلمانوں کے اتفاق کو تو را مخلوق میں نفاق ڈالا اسلام کے اتفاقی مسائل میں انقطاع پیدا کیا وہ مونہ اوس طرح چیرا گیا نکتے نکتے ہوا جزئیتہ سینتہ شلہا جیسا گناہ ایسی ہی سزا ہونی مناسب گناہ ہی تفرقہ ڈالنے کا تھا سزا میں ہی ویسا ہی ثابت مونہ کا چیرا جانا مقرر ہوا اس واقعہ کے بعد حضور نے یہ دیکھا کہ ایک میدان میں نہایت چوٹا سورخ ہے مگر اوس نئے سورخ سے بڑے موٹے بل باہر نکل کر پھر واپس سورخ میں جانا چاہتے ہیں لیکن جانہیں سکتے فرمایا کہ جبرئیل یہ کیا واقعہ ہے عرض کیا کہ حضور یہ مثال اوس شخص کی کہ چوٹے مونہ

سے بڑی بات نکالتا ہے ایک کلمہ جو ظاہر میں چھوٹا سا نظر آتا ہے مگر فساد اور سکا زیادہ ہوتا ہے  
فساد کے خوف سے شخص اس کلمہ کے کہنے سے ناوم ہو کر واپس لینا چاہتا ہے مگر واپس نہیں  
لے سکتا سچ ہے ہڈیوں نکلی کوٹھنوں چڑھی تشریح انسان کو اپنا پیٹ حکمت اور فضیلت سے  
بہرنا مناسب تھا مگر افسوس بدخبر سے اور چھوٹے لوگوں نے اپنا پیٹ مر کہنے بیلوں سے لہریز  
کر لیا جس طرح زمین سے بیلوں کا پیدا ہونا محال اور مشکل کام ہے ایسا عقل کے نزدیک  
انسان کے مونہ سے ایسی خراب فتنہ انگیز باتوں کا نکلنا محال ہونا چاہیے لیکن یہ لوگ  
سمجھتے نہیں کہ ذرا ذرا سی باتوں سے کیا فساد برپا ہوتا ہے اور چھوٹی سی بات مر کہنے  
بیل کی طرح مخلوق کو مارتی اور اذیت دیتی ہے جب حضور کی سواری آگے چلی تب آپ کو ایک  
گروہ نظر آیا جنکے پیٹ برج کی طرح پتھر اور شیشے کی طرح صاف پیٹ کے اندر سانپ بچھو پرتے  
دکھائی دیتے جو جب کوئی ان میں سے اٹھنا چاہتا ہے پیٹ کے بوجھ کے سبب فوراً گر پڑتا ہے  
تھوڑی دیر میں ایک مہیث شکل کا گھوڑا انکے پیٹوں کو کھلتا ہے جسکی وجہ سے یہ لوگ بہت  
غل مچا کر روتے ہیں فرمایا کہ جبرئیل یہ لوگ کون ہیں عرض کیا کہ جناب یہ سود خوار ہیں جو کھیت  
ایک ہی غلاب میں مبتلا کر قیامت میں اسی صورت سے اٹھیں گے تشریح سود خوار  
شخص کی جس قدر سود لینے کے خیالات وسیع ہوتے ہیں خدا نے انکی نیرت کے اندازے پر  
انکے پیٹ برج کی برابر بڑا کر دیا اور سود کا پیسہ جو اون سے کہا یا وہ سانپ بچھو بنا کر اوسکے پیٹ  
میں بہر الغرض بائید یہ واقعہ دیکھ کر جناب افسوس کرتے ہوئے آگے تشریف لے گئے تھوڑی سی  
دور جا کر ملاحظہ کیا کہ ایک گروہ انسانی ہے مگر مونہ انکے اونٹوں کے سے ہیں اور ملائک

اُنکے مونہ پر حیر کر پڑے بڑے انگارے اُنکے مونہ میں ڈالتے ہیں وہ انگارے اُنکے حلق  
 سے اوتر کر فوراً پاخانے کے راستے سے باہر نکلتے ہیں انگاروں کے حلق سے اترتے اوپر پٹ  
 سے باہر نکلتے وقت نہایت درد ہوتا ہے جسکی وجہ سے یہ لوگ جھک روتے ہیں حضور نے  
 پوچھا کہ یہ کون ہیں عرض کیا کہ یہ یتیموں کا مال کھانے والے ہیں یا حضرت جو لوگ یتیموں کا  
 مال کھاتے ہیں وہ انگارے کہاتے ہیں یہ لوگ قیامت تک سیطرح عذاب الہی میں مبتلا  
 رہینگے ارشاد ہے کہ جب میں آگے چلا تب دیکھا کہ عورتوں کا ایک گروہ ہے جسکو چھاپتوں کچ  
 بل اور پیروں کے بل اولٹا لٹا کر آگ کے کورے مارے جاتے ہیں حضور نے فرمایا کہ یہ کون  
 عورتیں ہیں عرض کیا کہ یا حضرت یہ وہ بدکار عورتیں ہیں جو حرام کے بچے جنگر اور نہین قتل  
 کرتی تھیں یہ جہنم تک واقعہ ملاحظہ فرما کہ حضور کی سواری آگے چلی کچ دور چلکر ملاحظہ کیا  
 کہ چند آدمی ایک جگہ جمع ہیں اور ایک شخص کو پکڑ رکھا ہے اور اس کے پھلو کا گوشت کاٹ کر  
 اسے دیتے اور یہ کہتے ہیں کہ اسے کہا لے جس طرح تو دنیا میں اپنے بہائیوں کا گوشت  
 کھاتا تھا آج اسکی سزا میں تجھے اپنا گوشت کھانا پڑے گا جناب نے فرمایا کہ جبریل شخص  
 کون ہے عرض کیا کہ یہ غیبت کرنے والا ہے جو قیامت تک سیطرح کا عذاب ہوتا رہیگا ائمہ  
 من ذلک مسلمانوں ہمارے آقا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ان تمام واقعات کو  
 ملاحظہ فرماتے ہوئے بیت المقدس کی جانب تشریف لے چلے یکا یک ایک عورت لباس  
 فاخر پہنے ہوئے طلانی زیور سے آراستہ آپ کے سامنے آئی اور عرض کیا کہ مجھے حضور سے  
 کچھ عرض کرنا ہے مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے اسلئے غیر عورت کی جانب



اصلاً توجہ نفرمائی جب سواری جناب کی آگے نکلی تب حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ جناب ایک  
 معلوم ہے کہ یہ عورت کون تھی یا حضرت یہ دنیا تھی بڑی عزت اور اہتمام سے آج جناب کے  
 سامنے حاضر ہوئی تھی اگر آج حضور سے کلام فرماتے یا کچھ بھی اسکی طرف التفات کرتے  
 جناب کی ساری امت دنیا کے بندے ہو کر آخرت کو قطعاً چھوڑتے حضرت جبرئیل ابھی یہ کلام  
 نہ کر چکے تھے کہ آنحضرت کے سامنے ایک بڑبڑاگری پوچھا کہ جبرئیل یہ بڑبڑا کون تھی عرض کیا  
 کہ جناب یہ یہی دنیا تھی مگر پہلی صورت دیکھا کا دینے کی تھی جب حضور نے التفات نفرمایا تب  
 اپنی اصلی شکل سے آپ کے سامنے آئی یا حضرت دنیا کی صورت یہ ہے تشریح جس طرح پہلے  
 مرتبہ میں جناب کے سامنے مصنوعی شکل بنا کر حاضر ہوئی اس طرح خاصان خدا کے سامنے آتی ہے  
 جب وہ اسکی طرف التفات نہیں کرتے تب ناچار اپنی اصلی شکل دکھا کر انکی نفرت زیادہ کرتی  
 ہے اور جو کم ہمت پست حوصلہ اسکی مصنوعی شکل پر فرقتہ ہوا وہ قطعاً لعنت میں گرفتار ہوا جیسا  
 ایک روایت میں ہے کہ جناب یسوع علیہ السلام نے دنیا کو اس صورت میں دیکھا کہ مونہہ کی طرف  
 نہایت عمدہ اور فرین لباس پہنے ہوئے ہے مگر پشت کی جانب پیٹھے پڑنے کیڑے ہیں ایک  
 مانتی جو ظاہر کہلا نظر آتا ہے وہ نہایت خوش رنگ خناسے رنگین ہے اور جو ماتھے کیڑوں کے  
 اندر چھپا رکھا ہے وہ خون میں رنگین ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا یہ دورنگی کسی  
 عرض کیا کہ جسے میرا مونہہ دیکھا پشت نہیں دیکھی وہ ہمیشہ میرا عاشق اور طالب رہتا ہے  
 اور جس بندے کو میری پشت نظر آئی وہ مجھ پر لعنت کرتا ہوا ہوا گتا ہے لیکن میں اپنے عاشق کو

شروع میں ظاہری زینت اور رنگین خانی ہاتھ دکھا کر بہوش کرتی ہوں اسکے بعد اونکا گلہ  
 کاٹ کر دوسرا ہاتھ اُنکے خون سے رنگتی ہوں ہمیشہ سے میرا یہی طرز عمل ہے جب اس غیبی موقع  
 کے ملاحظہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے چلے تب آپکے سامنے ایک بڑا آیا  
 اور جناب کو اپنی بائیں جانب سے پکارا کہ یا محمد ذرا میری بات سُن لیجئے آنجناب نے اسکی طرف  
 بھی کچھ التفات فرمایا تب دہنی طرف سے حضور کے کان میں آواز آئی کہ یا حضرت کچھ میری  
 سُن لیجئے آنحضرت نے اب بھی توجہ فرمائی اور سیدھے چلے گئے کچھ دور جا کر حضرت جبریل  
 نے عرض کیا کہ جناب جس بڑھے نے جناب کو پہلے پکارا تھا وہ یہود کے دین کی روح تھی اور  
 دوسرا پکارنے والا نصرانی دین تھا اگر آج جناب کچھ بھی انکی طرف توجہ فرماتے تو اکثر حصہ  
 آپکی امت کا یہودی نصرانی ہو جاتا مگر الحمد للہ خدا نے حضور کو محفوظ رکھا جو حقیقت میں جناب  
 کی امت کی سلامتی کا باعث ہوا اس غیبی معانہ کے بعد جب جناب کی سواری آگے چلی تب  
 ایک زبردست شخص کو دیکھا کہ جناب کی طرف آگ کے شعلے پھینکتا ہوا چلا آتا ہے حضرت  
 جبریل نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ اعود پڑھ کر اسکی طرف پھینک دیجئے آپ کے پہونکے ہی  
 وہ شعلے بجھ گئے اور وہ لعین غایب ہوا جبریل نے عرض کیا کہ حضرت یہ شیطان لعین تھا  
 آپکے خیال کو پریشان کرنا چاہتا تھا اُن واقعات کے ملاحظہ کے بعد جناب کی سواری ایک  
 کجورون والے میدان میں پہونچی حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا حضور یہاں آپ  
 اتر کر دو رکعتیں پڑھیں جب آنحضرت نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تب جبریل امین نے کہا کہ آپ کو  
 معلوم ہے کہ کیا مقام ہے یہ شیر ہے جو جناب کی ہجرت کی جگہ ہے جب مدینہ طیبہ سے چلکر

جناب مصر کی سرزمین پر پہونچے تو ایک جگہ سے نہایت خوشبو آئی فرمایا کہ یہ خوشبو کسی  
 ہے عرض کیا گیا کہ حضرت فرعون کی دختر کی ایک مسلمان خادمہ تھی یہ اوسکی قبر سے خوشبو  
 آتی ہے پہر لگے جا کر چند مقام پر آپکو نمازین پڑھوائیں اور عرض کیا کہ یہ شہر مدین حضرت  
 شعیب کا شہر ہے شجرہ موسیٰ علیہ السلام یہ کوہ طور یہ حضرت یسح کی پیدائش کی جگہ ہے حضور  
 ان واقعات کو دیکھتے جگہ جگہ متبرک مقامات میں نمازین پڑھتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ  
 ایک ایک حضور کے کان میں ایک آواز آئی اے اللہ جو تولنے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے وہ جلدی  
 عطا فرما دے کیونکہ اب میرے اندر سامان عیش و آرام کا بہت کثرت سے موجود ہو چکا ہے اب  
 انکے برتنے والے یہی میرے ارشاد ہو ا کہ خوش ہو جا ایک ایک مسلمان مرد و مسلمان عورت  
 تیرے لئے ہے فرمایا کہ جبریل یہ کون بولتا ہے اور کون جواب دیتا ہے عرض کیا کہ حضور یہ  
 جنت ہے جو خدا کی جناب اپنی اندر آئینوالے مسلمانوں کو طلب کرتی ہے اور حضور رب العزت  
 وعدہ کرتا ہے کہ بہت جلد تجھے سارے مسلمان دے جائینگے ساتھ ہی اسکے ایک بدبو آئی  
 اور آواز آئی الہی میرے اندر عذاب کے سامان بہت کچھ جمع ہو چکے ہیں اب وہ کافر کہاں ہیں  
 جلد مجھے عطا کئے جائیں ارشاد ہوا کہ جلدی نکرا ایک ایک کافر مرد و عورت تجھے دیا جائے گا  
 فرمایا کہ جبریل یہ کون ہے عرض کیا حضور یہ دوزخ کی آواز ہے جو خدا سے دشمنوں کو  
 طلب کرتی ہے وہاں سے حکم ہوتا ہے کہ غریب وہ وقت آئینا لا ہے کہ ایک ایک کافر  
 تیرے اندر داخل کیا جائیگا حضور جنت دوزخ کا کلام انکا سوال و جواب سن کر آگے چلتے تھے ملاحظہ

کیا کیا ایک گروہ ہے جنکے مونہہ زبان اور ہونٹ لوہے کی قینچوں سے کاٹے جاتے ہیں حضور نے  
 پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں عرض کیا کہ یہ لوگ بادشاہوں امیروں کے مخبر ہیں جو رعایا کی طرف سے  
 جھوٹی خبریں پہنچا کر لوگوں پر ظلم کرتے تھے حضور افسوس کرتے ہوئے آگے چلے تہوڑی دور جا کر  
 ملاحظہ کیا کہ کچھ لوگ گرفتار ہیں اور ملائیکہ انکے جسم سے گوشت کے ٹکڑے کاٹتے اور انہیں  
 کہاتے کو دیتے ہیں حضرت جبریل نے عرض کیا کہ جناب یہ لوگ غیبت کرنے والے ہیں اب  
 قیامت تک یہ اپنا گوشت آپ کہاتے رہیں گے فرماتے ہیں کہ میں نے اور ایک گروہ کو دیکھا  
 جنکا مونہہ سیاہ ہے انکھیں نیلی نیچے کا ہونٹ اوکا زمین پر پڑا گھسٹا ہے اوپر کا ہونٹ سر پر  
 رکھا ہے پرپ لہو انکے مونہہ سے جاری جسکی بوسے میدان سڑا جاتا ہے فرمایا کہ جبریل  
 یہ کون لوگ ہیں عرض کیا کہ جناب یہ شراب خوار نابکار ہیں فرماتے ہیں کہ میرا گزرا ایک اور  
 گروہ پر ہوا جنکے مونہہ سور کے سے تھے انکی زبانیں پشت کی جانب سے کھینچی گئی تھیں اور  
 وہ سخت عذاب میں مبتلا تھے حضرت جبریل نے کہا کہ یا حضرت یہ جھوٹی گواہی دینوالی قوم ہے  
 حضور نے فرمایا کہ پھر میرا گزرا عورتوں کے ایک گروہ پر ہوا جنکو آگ کے کپڑے پہنا کر آتشیں  
 کوڑے مارے جاتے تھے ان کوڑوں کی تکلیف سے یہ عورتیں کنوئیں کی طرح روتی اور غل  
 جاتی تھیں پوچھا کہ جبریل یہ عورتیں کون ہیں عرض کیا کہ میت پر بیان کرنے والیاں  
 خاوند کو ستانے والیاں عورتیں ہیں حضور فرماتے ہیں کہ میرا گزرا ایک اور قوم پر ہوا جنکے  
 مونہہ کالے تھے انکے سینے پر آگ طبق رکھے تھے رال کے کپڑے پہنے ہوئے تھے جس میں  
 آگ بھرتی تھی ملائیکہ انکو آگ کے گزرا رہتے تھے حضرت جبریل نے عرض کیا کہ حضور یہ

گائے بجانے والے لوگ ہیں جو بے توبہ مر گئے تھے حضور فرماتے ہیں کہ ایک گروہ مجھے نظر آیا  
 جو آگ میں جلا یا جاتا تھا اور ہر جل چکا اور پھر زندہ ہو پوچھا کہ جبریل یہ کون ہیں عرض کیا کہ حضور  
 یہ والدین کے نافرمان ہیں جس طرح انہوں نے ماں باپ کو نافرمانی کر کے جلا یا تھا اُن کے عذاب  
 میں قیامت تک جلتے رہیں گے حضور فرماتے ہیں کہ ایک جماعت کو میں نے دیکھا کہ ملائکہ  
 انہیں چھریوں سے ذبح کر رہے ہیں اُن کے حلقوں سے سیاہ نہایت بدبودار خون نکلتا ہے  
 سیلوگ مکر پر اور بیوقت زندہ ہوتے اور پھر ذبح کئے جاتے ہیں اسے جبریل یہ کون ہیں عرض  
 کیا کہ جناب یہ قاتل خونی لوگ ہیں جنہوں نے ناحق خون کئے تھے اب اوسکی سزا میں یہ ہمیشہ  
 ذبح ہوتے رہیں گے حضور ارشاد کرتے ہیں کہ میں نے ایک گروہ کو بڑے پہاڑ کی برابر دو  
 پہاڑوں کے نیچے پستے دیکھا فرمایا کہ یہ کون ہیں عرض کیا کہ حضور یہ مغرور متکبر لوگ ہیں انکا غرور  
 قیامت تک اسی طرح توڑا جائیگا یہ سب واقعات ملاحظہ فرماتے ہوئے آگے چلے کہ سامنے سے  
 بیت المقدس کا دروازہ نظر آیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ کے دروازے پر  
 براق سے اترے جبریل میں نے براق کو ایک پہرے سے باندھا اور جناب کو اپنا ساتھ مسجد اقصیٰ میں  
 لے گئے حضور فرماتے ہیں کہ مسجد میں تمام لوگ پہلے سے جمع نہیں سب سے اول جناب کی نظر  
 ایک دروازہ خوبصورت بزرگ پر پڑی پوچھا کہ اسے جبریل یہ بزرگ کون ہیں عرض کیا کہ  
 حضور یہ آپ کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں آپ انکو سلام کیجئے جناب نے حضرت  
 آدم کو سلام کیا حضرت آدم نے سلام کا جواب دیا پہر ایک اور بزرگ جسکا سر سفید چہرہ  
 نورانی اوکی صورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک سے بہت ملتے تھے فرمایا

کہ جبریل یہ کون ہیں عرض کیا کہ یہ جناب کے دادا حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں ان کے  
 بعد آپ نے ایک شخص دراز قد کو ملاحظہ کیا سوال کیا کہ یہ کون ہیں عرض کیا گیا کہ حضرت  
 موسیٰ کلیم اللہ ہیں ان کے بعد حضرت عیسیٰ روح اللہ اور دیگر انبیاء کو ملاحظہ فرمایا اور ان سے  
 ملاقات کی اتنے میں حضرت جبریل امین نے صفحہ بریت المقدس پر کھڑے ہو کر اذان کہی  
 آپ کی اذان سے دروازے آسمان کے کھلے اور ملائک نازل ہونے لگے یہاں تک کہ  
 ساری مسجد سارا جنگل زمین سے آسمان تک بھر گیا اور حضرت جبریل نے تکبیر فرمائی  
 اور ہر صفین درست ہوئیں انبیاء اور فرشتے صفین باندھ کر کھڑے ہوئے مگر اس وقت  
 تک امام کی جگہ مصلے خالی تھا کسی کی یہ عہمت نہ تھی کہ مصلے پر چلا جائے ہر ایک پختہ کو  
 اس وقت نماز پڑھانے کی تمنا تھی لیکن ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء جبکہ حصہ ہے  
 اوسکو ملے گا نہ آدم صفی اللہ کو یہ مرتبہ ملا نہ ابراہیم خلیل اللہ کو نہ موسیٰ کلیم اللہ کو نہ عیسیٰ روح  
 اللہ کو اتنے میں حضرت جبریل صفوں سے باہر آئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر  
 فرمایا کہ اے امام الاولین والآخرین مصلے پر تشریف لیچئے آپ کا انتظار کرتے ہیں کیا  
 آپ سے زیادہ افضل کوئی اور آئے گا مجھے قسم ہے رب العزت کی میں مشرق و مغرب تک  
 جنوب سے شمال تک زمین سے آسمان تک اڑا ہوں مگر آپ سے زیادہ افضل کسی کو  
 نہیں پایا آجکی امامت کے قابل صرف آپ ہیں یہ کہہ کر جناب کا ہاتھ پکڑ کر مصلے پر کھڑا کر دیا  
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گانہ پڑھایا جب جناب نے سلام پیرایا تب حضرت جبریل  
 نے غصہ کیا کہ یا سید المرسلین آپ کو جب ہے کہ اس وقت آپ کے پیچھے کون کون ہے فرمایا کہ مجھے

معلوم نہیں عرض کیا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار بنی اور سارے رسول اور ساتون آسمان کے  
 ملائک اس نماز میں آپ کے پیچھے موجود ہیں اسکے بعد تمام انبیاء آپ کو حلقے میں لیکر کھڑے ہوئے  
 پہر سب اول حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خطبہ کے طور پر کچھ فرمایا جسکے الفاظ یہ تھے کہ خدا کا  
 شکر ہے جسے تجھے خلقت کا مرتبہ عطا کیا اور خود کی اگ کو مجھ پر گلاز کیا میری نسل میں بکثرت  
 انبیاء پیدا کئے انکے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے اور یہ فرمایا اچھ لہو حق تعالیٰ نے  
 مجھے بمطالعی کا مرتبہ عطا فرمایا فرعون کو میرے ہاتھ سے غارت بنی اسرائیل کو مصر میں آباد  
 کیا اور بہت سے معجزے میرے ہاتھ سے دکھائے انکے بعد حضرت داود کھڑے ہوئے اور  
 فرمایا کہ اچھ لہو خدا نے مجھے بادشاہت دی مجھ پر زبور نازل کئے لوھے کو میرے ہاتھ میں نرم  
 کیا پہاڑ اور جنگل میرے لئے مسخر کئے اور مجھے حکمت کے فیصلے ناطق عطا کئے انکے بعد حضرت  
 سلیمان علیہ السلام اٹھے اور فرمایا کہ اچھ لہو خدا نے ہوا کو میرے لئے مسخر کیا انسان اور جنات  
 اور چوپائے میرے تدبیر کے مجھے جانوروں کی بولیاں تعلیم فرمائیں اور بڑا ملک مجھے عطا کیا  
 انکے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھے اور فرمایا کہ خدا نے مجھے اپنے حکم سے پیدا کیا اور مجھے  
 سکھا دی تو رات اور نخل بنمیر استاد کے میں مٹی کا جانور بنا کر اپنی پہونک سے زندہ بنا کر  
 اڑاتا ہوں اندھے مادر زاد کو چمکا کوڑھی کو اچھا مروے کو جلاتا ہوں خدا کے حکم سے شیطان  
 مجھ سے دور رہتا ہے خدا نے مجھے آسمان پر زندہ اٹھایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جب  
 محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء والمرسلین اٹھے اور یہ فرمایا کہ ہر ایک پیغمبر نے خدا کی تعریف بیان کی  
 اب میں بھی بیان کروں گا اچھ لہو رب العالمین سب تعریف اس خدا کی جس نے مجھے سارے

جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجا سارے عالم کے لئے مجھ کیلئے کو رسول اور ہادی بنایا میرے اوپر  
وہ قرآن مجید جو حق اور باطل میں پورے طور سے فرق کرتا ہے نازل کیا پہر اس قرآن میں  
ہر ایک ہول کو بیان فرمایا اور سنئے میرا سینہ کھول دیا میری ساری بھول معاف کر دی میرے  
ذکر کو اپنے ذکر کے ساتھ ملایا کوئی جگہ میرے ذکر سے خالی نہ چھوڑی مجھ کو سب سے اول بنوت عطا  
کی جسکے بعد خاتم الانبیاء بنا کر بھیجا مجھے روف الرحیم کا خطاب عطا کیا میری امت کو  
ساری امتوں پر بزرگی دی میری ساری امت کو منصب بنوت یعنی مرتبہ امر بالمعروف و نہی  
دیا انہیں دنیا میں سب سے پیچھے پیدا کیا آخرت میں سب سے اول بخشید کتاب  
حضور نے اپنا خطبہ ختم کیا تب جد الانبیاء حضرت خلیل اللہ نے فیصلے کے طور پر یہ فرمایا کہ  
اے گروہ انبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وہ وہ فضائل بیان کئے کہ بلا شک وہ  
تم پر سب پر فضیلت لے گئے اور سب پر بڑھ گئے وہ فیصلے کی یہ ہے کہ اکثر اگلے پیغمبروں کے  
بیان میں وہ باتیں مذکور ہیں جو جلد فنا ہونے والی یا صرف جسم پر اثر ڈالنے والی تھیں  
جیسے حضرت سلیمانؑ اور داؤد کا بادشاہ ہونا جنات کا مستحق ہونا یا حضرت یحییٰ کا مرنے کو  
جلانا انہوں کو اچھا کرنا وغیرہ یہ سب فانی چیزیں ہیں مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے سارے تجزیے اور فضائل روحانی اور باقی رہنے والے ہیں نیز جناب نے اپنے  
ساتھ میں اپنی ساری امت کو بزرگی دلوائی دیگر انبیاء میں ایسا کوئی وصف نہیں ہے  
پس نفع عام نفع خاص پر ضرور مقدم ہوتا ہے اسلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے



صاف طور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فیصلہ دیا اور جناب کا سارے انبیاء پر فضل ہونا اعلان کے ساتھ بیان کر دیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس معرکہ سے فارغ ہوئے فوراً آنحضرت کے سامنے دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ دوسرے میں شراب تھی ہم آنجناب نے شراب سے نفرت فرمائی اور دودھ کا برتن لیکر نوش کیا حضرت جبریل نے عرض کیا کہ کج آپ کی نفرت سے شراب آپ کی امت پر حرام کی جائیگی اور جناب نے جو دودھ کو پسند اور شراب کو ناپسند کیا پس آپ نے ہدایت اور سلام کو اپنی امت کے لئے اختیار کیا اور اگر کبھی اور غیبات سے امت کو بچانے کے کوشش کی جب حضور یہاں سے فارغ ہو کر چلے ایک گروہ حوران جنت کا آپ کو ایک جگہ بیٹھا نظر آیا فرمایا کہ تم کون ہو عرض کیا کہ حورانِ جنت ہیں بیویاں پاک لوگوں کی جنکے ایمان شرک سے محفوظ ہیں جنکے عمل گناہوں کے میل سے صاف ہیں یہ سنکر حضور آگے چلے مسجد کے دروازے پر ایک زمینہ جناب کو نظر آیا جسکے دونوں طرف ملائیک زمین سے آسمان تک صف بستہ موجود تھے ایک پٹری سونے کی دوسری سفید چاندی کی سپر چاہرات کی مرصع کاری حضرت جبریل آپ کو اوس سیڑھی سے لیکر اوپر چڑھے اور آسمان دنیا تک پہنچے پہلے آسمان کا دروازہ کھلوا یا اُس دروازے کا نام باب الحفظہ ہے اس دروازہ کا دروغہ امثال نامی فرشتہ ہے جو ستر ہزار ملائیک پرافسے اور ان ستر ہزار میں سے ہر ایک فرشتہ کے ماتحت تتر تتر ہزار ملائیک اور میں یہ فرشتہ آنحضرت کی ابتداء سے پیدائش سے اُجک اپنی زیارت کا اشتاق تھا جب حضرت جبریل نے دروازہ کھلوا یا تو جواب آیا کہ کون دروازہ کھلواتا ہے فرمایا کہ میں ہوں جبریل پوچھا کہ یہ

آپ کے ساتھ کون ہیں حضرت جبریل نے کہا کہ یہ جناب محمد رسول اللہ نبی آخر الزمان ہیں  
 آج حضور رب العزت میں آپ کو بلایا ہے حضور معراج کے لئے جاتے ہیں فوراً دروغہ نے  
 دروازہ کھولا اور مرحامہ جا کہہ کر آپ سے نہایت ادب سے سارے آسمان کے فرشتوں نے  
 مذاقات کی اور اس قدر خوش ہوئے کہ ایک ہر حضور فرماتے ہیں کہ جب میں پہلے آسمان  
 پر پہنچا تب وہاں ایک بزرگ دروازہ بیٹھے ہوئے ملے انکی داہنی طرف ایک دروازہ  
 تھا جس میں سے نہایت خوشبو آتی تھی بائیں جانب دوسرا دروازہ تھا جس میں سے  
 بدبو آتی تھی اور کچھ باریک باریک سفید رنگ کے کپڑے اپنی داہنی طرف تھے اور سیاہ کچھ  
 چھوٹے سے ہتکے اپنی بائیں طرف تھے صبرت یہ بزرگ اپنی داہنی طرف دیکھتے خوش ہوئے  
 جب بائیں جانب ملاحظہ فرماتے روتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 جبریل یہ کون بزرگ ہیں یہ دروازے کیسے ہیں یہ کیوں منستے اور کیوں روتے ہیں یہ  
 باریک سفید اور سیاہ جانور کیسے ہیں عرض کیا کہ حضرت یہ بزرگ حضرت آدم علیہ السلام  
 ہیں سفید سے جانور جو انکی داہنی طرف ہیں یہ مسلمانوں کی روحیں ہیں بائیں جانب  
 سیاہ جانور کافروں کی روحیں ہیں اور داہنی طرف کا خوش بودار دروازہ جنت کا دروازہ  
 ہے بائیں جانب کا بدبودار دروازہ جہنم کا دروازہ ہے یہ دونوں طرف اپنی اولاد کی  
 روحیں ہیں جب آپ اہل جنت کی طرف دیکھتے ہیں خوش ہو کر منستے ہیں جب دوزخی  
 لوگوں کی طرف دیکھتے ہیں تب غمگین ہو کر روتے ہیں آپ انکے پاس جا کر سلام علیک  
 کریں یہ سن کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور حضرت آدم کو سلام کیا

آدم علیہ السلام نے آپ کے سلام کا جواب اس طور سے دیا علیک اسلام مرحبا بالبنی الصالح  
والابن الصالح فرزند صالح اور بنی صالح کو مرحبا ہے اور آپ پر سلام ہے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم آسمان دنیا کے عجائبات ملاحظہ کرتے ہوئے دو سکر آسمان پر پہنچے حضرت  
جبریل نے دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کہ تم کون ہو فرمایا کہ میں جبرئیل ہوں یہ آپ کے ساتھ  
کون ہیں فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا کہ یہ کیوں آتے ہیں کیا انکو بلایا  
گیا کہ ان آج حضور کو خداوند تبارک و تعالیٰ نے مقام عالی میں طلب فرمایا ہے  
ملائیے یہ سنکر بہت جلد دروازہ آسمان کا کھولا اور چاروں طرف سے مرحبا کا غل غلا  
ارشاد ہے کہ میں نے دو سکر آسمان پر حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کو دیکھا  
آنجناب نے دونوں پیغمبروں سے ملاقات فرمائی دونوں پیغمبروں نے مرحبا بالبنی الصالح  
والابن الصالح کی مبارک الفاظ سے آپ کا خیر مقدم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو سکر  
کی سیر فرماتے ہوئے تیسرے آسمان پر تشریف لے گئے ارشاد ہے کہ وہاں پہنچکر حضرت  
یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی فرمایا کہ میرے بھائی یوسف کی ایسی شکل ہے کہ جیسے  
چودھویں رات کا چاند یوسف ایسے ہیں جیسے چاند اور آپ کے مقابلہ میں جہاں بہر کے  
حسین ایسے ہیں جیسے سنا کر حضرت یوسف علیہ السلام نے آپ کا خیر مقدم کیا اور مرحبا مرحبا  
کا غل غلا اسکے بعد آپ تیسرے آسمان سے گزر کر چوتھے آسمان پر پہنچے یہاں آپ نے  
حضرت ادیس سے ملاقات فرمائی سلام علیک کے بعد فرمایا کہ ادیس مبارک ہو خدا نے  
آسمان پر زندہ بلایا اور جیتے ہی جنبت میں پہنچا یا عرض کیا کہ حضور میں ابھی جنت دیکھی ہی

نہیں کیونکہ آج تک میں جس محل کے قریب جاتا ہوں آواز آتی ہے کہ اے ادیس یہ محل  
 تیرا نہیں ہے یہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک مسلمان شخص کا  
 محل ہے اے ادیس ان مخلوق میں کوئی شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے  
 نہیں آسکتا یا حضرت کاش میں ہی آپ کی ہی امت میں ہوتا تو میرے لئے نہایت بہتر ہوتا۔  
 یہ شکر آپ دہان سے چل کر یا بخون آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوا یا اوپر پہنچ کر دیکھا کہ ایک  
 بزرگ بیٹھے کچھ غلط نصیحت فرما رہے ہیں پوچھا کہ اے جبریل یہ کون بزرگ ہیں عرض کیا  
 کہ یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں اور ان کے گرد اگر دینی اسرائیل کے بزرگ لوگ بیٹھے ہیں  
 آپ ان کو کچھ نصائح بتاتے ہیں حضور ہارون علیہ السلام سے ملاقات فرماتے ہوئے چھٹے  
 آسمان پر تشریف لے گئے دروازہ کھلو اگر اوپر گئے دہان ایک بزرگ کو بیٹھے دیکھا جب  
 حضور سلام کرتے ہوئے سامنے سے گزرے تب وہ بزرگ رونے لگے کہ بنی اسرائیل گمان  
 کرتے تھے کہ موسیٰ پیغمبر تمام جہان سے زیادہ بزرگ ہیں مگر آج ان کا خیال غلط ثابت ہوا  
 لو دیکھو ایک فرزند میرے بعد نبی ہو کر کس عالی مقام تک پہنچا یا گیا پھر اگر وہ تھا عالی  
 مقام تک تشریف لیا میں تو خیر انکی ساری امت بھی میری امت سے پہلے جنت میں  
 جائیگی یہ فرما کر وہ بزرگ روئے آنحضرت علیہ السلام نے پوچھا کہ جبریل یہ کون ہیں عرض  
 کیا کہ یہ حضرت موسیٰ ہیں جبریل یہ کیوں روتے ہیں عرض کیا کہ صرف اس غم میں کہ آپ کی  
 امت انکی امت سے زیادہ جنت میں جائیگی انکی دعا تھی کہ میری امت جنت میں زیادہ  
 جائے مگر اب وہ خیال ان کا غلط ہوا اسلئے روتے ہیں غایت فوج علیہا السلام کے سارے

نویس برس کی کوشش موسیٰ علیہ السلام کی ساہا سال کی کوشش الغرض ایک لاکھ چوبیس  
ہزار انبیاء کی سبکی مجموعی کوشش اور جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی چند روزہ  
کوشش لاکھوں مرتبہ زیادہ مقبول بارگاہ خداوندی ہے جسکی طرف قرآن مجید ہی اشارہ  
کرتا ہے وکان فضل اللہ علیک کبیرا اے پیغمبر خدا کا بہت ہی بڑا فضل ہے حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم چھٹے آسمان سے سیر کرتے ہوئے ساتویں آسمان پر پہنچے حضور فرماتے  
ہیں کہ ساتواں آسمان اسقدر نورانی نور علی نور ہے کہ جسکو آنکھ دیکھ نہیں سکتے وہاں پہنچکر  
ملاحظہ کیا کہ ایک بزرگ طلانی کرسی پر ایک مکان کی دیوار سے مکر لگائے بیٹھے ہیں قریب  
انکے ایک قوم نہایت گورے رنگ کی سفید لباس پہنے دوسری قوم آدھ جٹکے موہ نہ سفید اور  
ادھے سیاہ آپ کے پاس بیٹھی ہے حضور اکرم کی صورت دیکھ کر وہ میلے موہنے والے لوگ اٹھ اے اور  
تین مرتبہ تین نہروں میں غسل کیا ہر دفعہ کے غسل میں اونکی سیاہی کم ہوتی جاتی تھی تیسری  
نہر میں نہانے سے بالکل اونکے چہرے صاف اور روشن ہوئے آنحضرت نے پوچھا کہ جبریل یہ  
کیا مکان ہے یہ بزرگ جو کرسی پر بیٹھے ہیں کون ہیں یہ سفید رنگ والے کون یہ ادھے سفید  
آدھے سیاہ موہنے والے کون ہیں یہ نہر میں کسی ہیں غرض کیا کہ یہ مکان بریتا المعمور آسمانی  
کعبہ ہے یہ بزرگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں یہ سفید رنگ لوگ آپکی امت کے دیندار کامل  
ایمان والے لوگ ہیں اور یہ دوسرے وہ لوگ ہیں جو اچھے اور بُرے عمل کرتے ہیں نیکوں کی وجہ  
سے آدھا موہ نہاں کا سفید گناہوں کی وجہ سے آدھا موہ نہاں سیاہ ہے جن نہروں میں انہوں نے غسل  
کیا پہلی نہر کا نام رحمت الہی دوسری کا نام مغفرت الہی تیسری کا نام نہر ظہور ہے گنہگار لوگ

ان نہروں میں غسل کرنے کے بعد گناہوں سے پاک ہوتے اور پرہیز کچھ ایسا کٹھن ہے یا  
 حضرت یہ بیت المعمور آسمانوں کے فرشتوں کا کعبہ ہے ستر ہزار روزے فرشتے اس کی زیارت کو  
 آتے ہیں یہ قیامت تک ان فرشتوں کو انا فیض ہنوگا حضور اکرم یہ یائین سنتے ہوتے  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں تشریف لائے اور آپ کو سلام کیا حضرت ابراہیم نے  
 آپ کو سلام کا جواب اور بہت سی مبارکیاں دیکر رخصت کیا حضور اکرم وہاں سے رخصت ہو کر بیت المعمور  
 میں داخل ہوئے حق تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا جس نے آسمانوں پر ایسے مقام عالی پر کھڑے  
 ہو کر آذان کہی جہاں آج تک کوئی مقرب سے مقرب فرشتہ نہ پہنچ سکتا تھا حضور کے طفیل  
 سے آپ کے موزن فرشتے کو خدا نے یہ مقام عالی مرحمت فرمایا نکتہ حضور کا موزن آسمانوں پر  
 نور سے بنا ہوا فرشتہ تھا دنیا میں سیاہ رنگ کا بلال حبشی تھے انکے سر میں روحانی اور  
 نورانی قوت اور فیض کو حضور اکرم کے ملاحظہ کیا جائے کہ دنیا کے کالے موزن کو آسمانوں کے  
 نور علی نور فرشتے کے پاس کھینچ کر لے گئے کیونکہ بلال شب معراج میں حضور کے ساتھ آسمانوں پر  
 موجود تھے سبحان اللہ کیا اجتماع صدیقین ہوا ہے اوس فرشتے نے آذان شروع کی اللہ  
 اللہ حق تبارک و تعالیٰ نے جواب میں فرمایا صدق عبدی انا اللہ الا کبر موزن سچا ہے  
 میں اللہ سب بڑوں سے بڑا ہوں پہر موزن فرشتے نے کہا اشہدان لا الہ الا اللہ فرمایا  
 رب العالمین نے سچا ہے موزن میرے سوا کوئی معبود نہیں موزن نے کہا اشہدان محمد رسول اللہ  
 حق تعالیٰ نے فرمایا بیشک میں نے اونہیں رسول بنا کر بھیجا ہے میں نے ہی اونکو اپنا امین  
 بنایا میں نے اونکو سب پر برگزیدہ کیا شرافت اہل ایمان غور کریں کہ یہ کیا مبارک وقت ہو

بیت المعمور آسمانی کعبہ ہے موزن خدا کا مقرب فرشتہ اذان دیتا اور کہتا ہے کہ شہدان محمد رسول اللہ یعنی جناب محمد رسول اللہ خدا کے سچے رسول تین پرہیزگار جناب محمد رسول اللہ بھی بذات خاص تشریف رکھتے ہیں آپ کے سامنے موزن کے جواب میں حق تعالیٰ آنحضرت کی رسالت امانت دیانت کی تصدیق فرماتا ہے شاہد اور شہود دونوں ایک ہی جگہ جمع ہیں سبحان اللہ سبحان اللہ ہر موزن فرشتے نے کہا اسی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح چلو نماز کی طرف چلو پہلوانی کی طرف اور ب العزت نے جواب دیا سچا ہے موزن میں نے ہی فرض کیا ہے نماز کو جو شخص اسکو ادا کرے گا وہ سارے گناہوں سے پاک ہوگا پھر ارشاد ہوا کہ اے بنی چلے نماز پڑھو یہ حضور بیت المعمور میں داخل ہوتے سارے آسمان کے فرشتوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور تمام ملائکہ کو اپنی اقتداء اتباع کا شرف حاصل ہوا بشارت مسلمانوں خوش ہو جاؤ اگر ہمارا خاتمہ ایمان پر خدائے کر دیا تو ایک دن انشاء اللہ ہمارے لیے بھی ایسا ہی آئیگا جب ہم قرون میں پڑے ہونگے اور نکرین فرشتے ہمارے سامنے ہونگے اور ہم اپنی زبان سے ربی اللہ ربی محمد رسول اللہ کہتے ہوں گے تب حق تعالیٰ بذات خاص فرمایگا صدق عجبی صدق عجبی میرا بندہ سچا ہے قرین پڑھو اسح بول رہا ہے خداوند کریم یہ کلیبی مرتبہ ہر ایک مسلمان کو اور خاص اس عاجز محمد ابراہیم کو نصیب کرے آمین ثم آمین ثم آمین جب حضور بیت المعمور سے نماز پڑھا کر ہا ہر تشریف لائے حق تبارک و تعالیٰ شانہ نے بیکوتین خطاب امامت کے صلے میں عطا فرمائے یا محمد انک سید المرسلین الامم المقین وقایہ العز الحجلین اے بنی تم سارے بنیو اور رسولوں کے سردار ہو اے بنی تم جہاں جہر

مشتقی پر پیغمبر کا رون کے نام ہوا ہے نبی تم لوگوں کو جنت کی طرف لیکر چلنے والے ہو مڑاتے  
ہیں حضور کو وہاں میرے سامنے سارے بنی پیش ہوئے کسی نبی کے ساتھ بیانیس آدمی  
مسلمان ہیں کسی کے ساتھ دس کسی کے ساتھ دو اور بہت سے ایسے پیغمبر نظر آئے جنکے  
ساتھ ایک ہی مسلمان نہ تھا ساری عمر میں اوپر کوئی شخص ہی ایمان نہ لایا مگر یہ مسلمان  
یہ ایسی بات ہے کہ جب کہیں کوئی بڑا بادشاہ آتا ہے تب ساری فوجیں فوجوں کے لقب بادشاہ  
کے سامنے پیش ہو کر سلام کرتے ہیں اسی طرح سارے انبیاء اور ان کی امتیں حضور اکرم کے  
سامنے پیش ہوئیں کیا اچھے نصیب اس امت کے ہیں جو نبیوں کا سردار انکو نبی عطا ہوا  
روحی زندہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سارے انبیاء حضور کے سامنے سے گزر چکے تب ایک عظیم  
الشان گروہ اہل اسلام کا آپ کے سامنے پیش ہوا فرمایا کہ یہ کون ہیں عرض کیا گیا کہ یہ حضرت  
موسیٰ اور ان کی امت ہے حضور انور کو موسیٰ علیہ السلام کی امت کی کثرت دیکھ کر خیال ہوا کہ  
شاید موسیٰ کی امت میری امت سے زیادہ جنت میں جائیگی اور اس وقت حضور انور کے دل میں  
کچھ بلبل بھی ہوا لیکن اس وقت وہ قوم آپ کی نظروں سے غائب ہو کر ایک دوسری امت جو  
پہلی امت سے ہزارا مرتبہ زیادہ اور کثرت سے تھی آپ کے سامنے پیش ہوئی اور کہا گیا کہ اے  
جناب آپ غم نہ کریں یہ آپ کی امت آپ کے سامنے حاضر ہے جو تمام امتوں سے زیادہ ہو علاوہ  
اس موجودہ جماعت کے ایک اور جماعت آپ کی امت کی ایسی ہے جن میں ستر ہزار بلا حساب بلا سوال  
جنت میں جائینگے بعض روایتوں میں ہے کہ ان ستر ہزار میں ایک ایک کے ساتھ اور ستر  
ستر ہزار بلا حساب بخشے جائینگے مثال جس طرح دنیا کے بادشاہ کا ملک دولت مال



سلطنت سے بیٹ نہیں بہتر اگر سات ولایتیں قبضے میں لے آ کر گاتب آٹھویں ولایت کا خیال کرے گا اسی طرح نہیون کل بیٹ امت کے مسلمانوں سے نہیں بہتر تاجتنا برابری ہوگا اوسبقہ راوسکی خواہش اور حرص امت کے لئے زیادہ ہوگی پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو خطاب جریں علیکم بالمؤمنین روف رحیم قرآن مجید میں موجود ہے آپ جسقدر امت کے اسلام لائیں گے حرص کریں تو ہوسکتی ہے حضور کی حرص اور دنیا کے بادشاہوں کی حرص میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور یہاں بیشل صادق ہو کہاں یہ کہنے کہاں وہ جان افلاک چہ نسبت خاک را با عالم پاک حضور انبی امت کی کثرت دیکھ کر خوش ہوئے اور سدرۃ المنتہی کی جانب چلے فرمائے ہیں کہ سدرۃ المنتہی عجیب شکل کا درخت ہے سوئی کی ٹھنڈیاں زبرد کے پہاڑ جیسے بڑے شے چاروں طرف سے ملا لگنے اوسے گہیر کہا ہے یکایک اوس درخت پر تکی ہوئی حضرت جبریل خوف الہی سے ایسے ناپیر ہو گئے جیسے پُرانا بوریہ اوس درخت کے پتے پتے پر لاکھوں فرشتے سنہری مڑوں کی صورت کے بیٹھے نظر آتے تھے جب ہزار ہا فرشتوں نے ایک آواز سے تسبیح الہی ادا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوف سے کانپنے لگے جبریل میں نے فرمایا اے محمد اگر گے آؤ ڈرو نہیں ایکو کیا ڈر ہے ایک نام عرش الہی پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو بیچ جب ایک اسم مبارک عرش الہی پر لکھا ہے تب ضرور ہے کہ سہی بھی عرش الہی تک پہنچ گیا اور ابھی عرش الہی لاکھوں تقامات طے کرنے کے بعد آئیگا ہے حضرت ہنوز رزادل ہے ابھی سے ڈر نہ کیا کیا موقع ہے حضرت جبریل کی باتوں سے آپ کے دل کا ڈر کم ہوا اور آپ آگے چلے سدرۃ المنتہی کے طے کرنے کے بعد جب سرایہ شہنشاہی نظر آیا

جبریل میں نے اپنا قدم پیچھے ہٹایا بنی کریم نے جبریل کو بلایا اور یہ فرمایا کہ کیا تم سا  
فریق مجھے تنہا چھوڑتا ہے عرض کیا کہ یہ مقام عالی حضور کو خدا مبارک کرے جبریل کی  
جگہ انہیں جو بال برابر اگے چل سکے اگر ایک سر موے برتر پریم یہ فرغ تجلی بسوز دیرم  
جبریل میں پیچھے ہٹے اور سر پر دامن شہنشاہی سے ایک فرشتہ نمودار ہوا آپ نے جبریل میں  
سے پوچھا کہ تم اس فرشتے کو جانتے ہیں عرض کیا کہ حضور جبریل نے آج تک اس فرشتے  
کو پہلے کبھی نہیں دیکھا یہ کہتے ہوئے جبریل رو گئے اور وہ سر پر دیے آئینہ فرشتہ آپ کو  
اٹھٹھا کر لے چلا اور تتر نزار پر دے ظلمات کے طے کئے جن میں ہر ایک پر دایا شوہر بس کے  
رستے کا موٹا ہتھان ظلماتی پردوں کے بعد یہ فرشتہ بھی غائب ہوا اور ایک زردین تخت  
جس کا نام رُف تھا جس کا نور سورج سے بدرجہا زیادہ تھا آیا اور حضور انور کو سوار کر لیا پھر  
خدا ہی کو معلوم ہے کہ کس قدر مقامات طے کرنے کے بعد عرشِ اُلّٰہی کے قریب پہنچا یا حضور  
فرماتے ہیں کہ عرشِ اُلّٰہی کے انوار طاقتِ بیان سے باہر ہیں وہاں پہنچنے کے بعد آنحضرت کو  
ہم کلامی رب العزت سے بیوی جناب نے سجدہ کیا ارشاد ہوا اے محمد میرے لئے کیا تحفہ  
لائے عرض کیا اتحیات لہد والصلوات والطمیبات اُہی ساری عبادتین بدن کی ساری  
عبادتین مال کی ساری عبادتین دل اور زبان کی میری اور میری امت کے آج حضور  
کی نذر گزارتا ہوں اور یہی حضور کے لئے تحفہ لایا ہوں حق تعالیٰ نے اپنی نذر کو قبول  
فرما کر ارشاد فرمایا کہ مانگو کیا مانگتے ہو عرض کیا اتحدت ابراہیم خلیل اُلّٰہی تو نے حضرت  
ابراہیم کو مرتبہ خلعت کا عطا کیا اپنا خلیل فرمایا مجھے اسکے بدلے کیا ملا ارشاد ہوا اتحدت

خلیلا وجیہاً تہ مرتبہ خلیل کا بھی دیا اور مرتبہ حبیب کا بھی عطا کیا اے محمد تو میرا خلیل بھی  
 ہے اور حبیب بھی ہے اٹھی تو نے موسیٰ سے عکلامی فرمانی ارشاد ہوا کلمۃ فوق الطور  
 و کلمۃ علی بساط النور موسیٰ سے طور پر کلام کیا اور تم سے عرش کے پاس اپنی حضور  
 میں کلام کیا اٹھی تو نے داؤد کو ملکِ عظیم عطا کیا اوسے کو اونکے مات میں موم سازم کیا ارشاد  
 ہوا داؤد کو بڑا ملک دیا تم کو بڑی نبوت عطا کی اونکے مات میں اوصافِ نرم کیا آپ کے لئے سخت  
 دلوں کو نرم کیا اٹھی تو نے سلیمان کو بڑا ملک دیا ہوا تابع کی جنات کو مطیع کیا مجھے اسکے  
 بدلے کیا عطا ہوا ارشاد ہوا کہ تمہارا ذکر زمین سے آسمان تک بلند کیا آپ کو اپنے عرش  
 کے خزانوں سے بڑا خزانہ سورت فاتحہ اور سورۃ بقرہ کا خاتمہ یعنی امن الرسول سے آخر تک  
 اور ایۃ الکرسی عطا کی اٹھی تو نے حضرت عیسیٰ کو تورات انجیل تعلیم فرمائی اور کوانہ ہوں جنہوں کو  
 اچھا کرنا فردوں کو جلانا عطا کیا ارشاد ہوا کہ تم کو رحمت العالمین بنایا تمہاری امت کو  
 بہترین امت کیا آپکو شفاعت کا منصب دیا اپنی کتاب کو آپکی امت کے سینوں میں لکھا  
 فاوحی الی عبدہ ما وحی ترجمہ خاص طور سے نازل فرمایا اللہ نے حضور کی طرف جو کچھ بھی  
 نازل فرمایا حق تعالیٰ نے اس مقام میں چند باتیں آنحضرت سے بلا واسطہ ارشاد فرمائیں  
 اول اے بنی ہمنے تمہاری امت کے گناہوں کو دیکھا پہر ہواے بخشے کے اور کچھ تمہاری  
 امت کے حق میں مناسب بخانا دوسرے حضور اکرم نے عرض کیا کہ اٹھی بروز قیامت میری  
 امت کا حساب میرے سپرد کیا جائے تاکہ غیر لوگ انکے عیبوں پر مطلع نہ ہوں جو اب ملا  
 کہ تم اپنی امت کے عیب دوسروں کو دکھانا نہیں چاہتے مگر اے نبی ہم اپنے بندوں اور

تمہاری امت کے عیب تکو ہی دکھانا نہیں چاہتے تیسرے ارشاد ہوا کہ اے بنی اگر ہم  
 آپکی امت کو اپنے ہم کلامی سے مشرف کرنا نہ چاہتے تب قیامت کے دن اول سے حساب  
 مطلق نہ لیتے اور نہ بین حساب کی تکلیف دیتے اب قیامت کا حساب اول کے لئے باعث  
 رحمت کا ہو گا نہ سبب عذاب کا چوتھے اے بنی اگلی امتوں نے میری نافرمانی کی میں نے  
 اوپر عذاب پہنچا کیسکو غرق کیا کسی پر تیر رسائے کیسکو مسخ کیا مگر آپکی امت گناہ کریگی ہم  
 آپکے طفیل میں اوپر رحمت نازل کرینگے سچ ہے و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین جھان  
 بھٹکے لئے حضور رحمت ہیں پانچویں اے بنی آپکی امت مجمع میں میری اطاعت کریگی  
 اور غفلت میں میری نافرمانی مگر ہم اپنے کرم سے اونکے ظاہر پر نظر کرینگے اور اونکے باطن کے  
 گناہوں کو بخشیدیں گے چھٹے میں اپنے بندوں کی روزی کا خاصا میں ہوں مگر آپکی امت میری  
 ضمانت پر اعتبار نہیں کرتی تاحی روزی کی غم میں مبتلا رہتی ہے اے بنی آپکی امت  
 کو کوئی شرم سے گناہ چھوڑتی ہے مگر میری شرم کچھ نہیں کرتی لے بنی کیا میرے بندوں کے  
 آنکھیں میں دیکھنے سننے والا نہیں ہوں اور کو چاہئے کہ وہ میری شرم کریں ساتویں  
 اے بنی ہم نے جنت آپکی امت کے لئے دوزخ آپکی دشمنوں کے لئے پیدا کی ہیں آپکی امت  
 دوزخ میں جانے کی کوشش کرتی ہے جنت سے بہا گئی ہے اے بنی آپکی امت مجھے  
 نفرت میرے غیروں سے رغبت مجھے بُرائی میرے غیروں سے محبت اور دوستی کرتی ہو  
 اے بنی میں آپکی امت سے دوزخ کی اٹھی عبادت آج ایک ہی دن میں نہیں طلب کرتا  
 پہرہ مجھے سالہا سال کے روزے آج ہی ایک دن میں کیوں طلب کرتے ہیں اے بنی

میں آپکی امت کے روزی ایک کی دوسرے کو نہیں دیتا وہ میری عبادت میرے غیر و نیکو کیوں  
 دیتے ہیں اے نبی تعین میں دن و نیکو غیروں کا کریں آجے بنی بندوں کی شکایت ملائک  
 کے سامنے نہیں کرتا وہ میرا شکوہ رات دن میرے غیروں سے کیوں کرتے ہیں یہ سب کچھ سنکر  
 حضور نے عرض کیا کہ اے مولا پہر اب حضور میری گنہگار امت پر کچھ عذاب نازل کریں گے ارشاد  
 ہوا کہ جب تک وہ شرک نہ کریں گے ہم سب کو بخشنے کے لیے جنت حرام  
 ہے جب تک تم جنت میں نہ چلے جاؤ اور ساری امتوں پر جنت حرام ہے جب تک تمہاری امت  
 جنت میں نہ جائے حضور فرماتے ہیں کہ اس وقت میرے مکان میں قلم کے لکھنے کی آواز آئی ارشاد ہوا  
 اے نبی بنے آسمان زمین کی پیدائش کے دن تم اور تمہاری امت پر چاس وقت کی نمازین  
 فرض کی ہیں اب تم بھی پڑھو اور اپنی امت کو حکم دو کہ وہ بھی ان نمازوں کو ادا کریں اس قسم  
 کے حکم احکام جناب کو ملے اور بہت کچھ رحمتیں بڑھتی ہیں حضور کو عطا ہوئیں ارشاد ہوا السلام علیک  
 ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ پر ہمارا سلام اور رحمتیں بڑھتی ہیں نازل ہونگی حضور اکرم نے جواب  
 میں عرض کیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اھی آپ کا سلام ہم پر اور جناب کے سارے  
 نیک صالحین بندوں پر شفقت ہمارے شفیع اور شفیع نبی کریم علیہ السلام نے حق تعالیٰ  
 کا سلام اپنے اوپر جمع کے صیغہ سے لیا اور پہر نیک صالحین بندوں کا الٹا ذکر کیا اس جمع کے  
 صیغہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے گنہگار ناکار لوگوں کو اپنے واسن میں چھپایا  
 اور اللہ تعالیٰ کے سلام کا تحقق بنایا ورنہ کجا اللہ تعالیٰ کا سلام اور کجا ہم گنہگار بہلاج حضور  
 اکرم نے ہمیں ایسے خاص وقت میں فراموش نہ کیا عین وفات مبارک کے وقت آپ ہمیں

نہ بھولے تب قیامت میں کس طرح پہولیں گے ضرور آپ اپنی امت کے گنہگاروں کو ترغیبات  
 فرما کر بخشتا دینگے ۵ چہ غم دیوار امت رکھ دے چون تو تبتیبان ۶ چہ پاک از موج بحر انزال کہ باشد  
 لوح کشتیبان ۷ اوس وقت حضور علی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو تجلیات آہی تھے  
 آپ کو کچھ خبر نہ ہوئی اور اوسی طرح پچاس نمازوں کا حکم دیکر چلے آئے مگر پیچھے آسمان پر وہیں  
 آتے ہوئے حضرت موسیٰ سے ملاقات ہوئی حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ یا حضرت کہیے کیا کیا  
 حکم احکام ملے آپ نے فرمایا کہ پچاس وقت کی نمازین ایک دن رات میں پڑھنے کے لئے ارشاد  
 ہوا ہے عرض کیا کہ یا حضرت جلدی واپس جایئے اور معاف کرایئے بھلا ایک دن میں پچاس  
 نمازین کس طرح ادا ہوگی بنی اسرائیل سے دو نمازین ادا نہیں ہوئیں آپ کی امت سے  
 پچاس کس طرح پڑھی جائیگی یہ سن کر اتو حضور کو بھی خیال آیا اور خود واپس ہو کر وہیں پہنچے کہ  
 جہان پہلی نمازین فرض ہوئی تھیں مکہ کیا موسیٰ ہمارے پیغمبر سے زیادہ سمجھ رکھتے تھے جو آپ کو  
 خیال آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقاً خیال نہ آیا جواب جناب رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی اور حضرت موسیٰ کی اوس وقت ایسی حالت تھی کہ حضور اکرم محمودیدار و تجلی الہی تھے  
 جو ہر ایک طرح سے عقل ہوش کو فنا کر دیتی ہے اور موسیٰ اوقت اس قرب اور تجلی سے دور اور مجرب  
 تھے اور عالم ہوش میں تھے بھلا دیدار حقیقی کا تو کہنا کیا ہے فانی عشق فانی وصال فانی  
 محبوب کے دیدار کی طلب میں دیکھ لو عورت سی نازک چیز دیدار یوسفؑ میں ایسی غافل ہوئیں  
 کہ بجائے نزاری کے ہاتھ کاٹ ڈالے اور خبر نہ ہوئی بھلا دیدار کی لذت سے الگ کوئی بڑا  
 مرد سے مرد اپنا ہاتھ کاٹ کر دکھائے فرما دے کو ہستان کھو دے مارے شیرین کا دیدار کیا کہ

اور ہم فقیر شاہ بلخ کی لڑکی کے جمال کو دیکھ کر سمندر خالی کرنے پر کمر باندھ لی الغرض یہ سب  
 شاق سے شاق محنت گئے پہاڑوں کا سپر اٹھا لینا ویدار محبوب کے وقت آسان ہو جانا ہوا  
 اسی طرح حبیبی کریم روف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم ویدار اطمینان کو دیکھ رہے تھے اللہ اکبر اوس  
 ویدار کے وقت پاس تو پاس اگر پاس ہزار نمازین بھی مولے فرض کرتے تو آنحضرت سب کے  
 سب منظور فرماتے کیا پاس نمازین فرمادی کہ کوہ کنی سے بھی زیادہ شاق کام تھا کیا شیرین  
 کا حُسن حُسن مولے سے بھی زیادہ بڑھا ہوا تھا کہ فرما د شیرین کے حُسن کو دیکھ کر پہاڑ توڑنے پر  
 طیار ہو جائے اور توڑ ڈالے اور جناب رسول اکرم مولے کے ویدار کو دیکھ کر پاس نمازوں کے  
 پڑھنے سے انکار کر دیتے ہرگز ہرگز نہیں یہی وجہ تھی کہ حضور پچاس کے پاس نمازین قبول  
 اور منظور کر کے چلے آئے جب حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور اثر اوس تجلی کا کم ہوا اور دہر موسیٰ  
 پر شریعت کا اثر طاری تھا موسیٰ نے آپ پر وہی اثر ڈالا تو آپ بھی سمجھ گئے کہ میں اس وقت  
 محو تجلی تھا ساری امت تو محو تجلی نہ ہوگی وہ کسطح پیشگی کام کر گئی فرما واپس گئے ایک مفید  
 نوجوان کہ صورت میں تھا اوس نے آپ کو اپنے اندر لیا تب آپ نے سجدہ کیا اور امت کی آسانی  
 نمازوں کی معافی کے لئے عرض کیا ارشاد ہوا کہ جاؤ پانچ نمازین معاف کیں حضور وہ پانچ نمازین  
 معاف کروا کے خوش ہو گئے اور پینتالیس نمازین منظور کر لیں اور بھی خیال ہوا کہ ایسے محبوب  
 کے لئے پینتالیس نمازین پڑھنا کیا حقیقت رکھتا ہے مگر پھر حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ جناب  
 پینتالیس نمازین بہت ہیں پھر حضور ہی میں حاضر ہوئے الغرض پانچ دفعہ کی شفاعت سے  
 پینتالیس نمازین معاف پانچ باقی رہیں اور ساتھ ہی یہ ارشاد ہوا یا بدل القول لدی واما

انا بظلام للعبيد اسے بنی کریم نہ ہاری بات بدلی جاتی ہے اور نہ ہم کسی پر ظلم کرنا یا زیادہ شفقت  
 ڈالنا پسند کرتے ہیں تم اور تمہاری امت پانچ نمازین پڑھیں ہم پانچ کو دہی پچاس لکھتے ہیں گے  
 پڑھنے میں پانچ ثواب میں پچاس پانچ پڑھو پچاس لکھو اور ایک کے دس یا دویسھوی پڑھنے سے  
 جی چر او تو تمہاری کلمہ نصیبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہایت شاد و خوش ہو کر واپس آئے  
 پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ یا حضرت کچھ اور کم کر اور بنی اسرائیل سے دو نمازین  
 ادا نہ ہو میں آپکی امت سے پانچ کیونکر ادا ہوگی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ موسیٰ اب تو مجھے حضوری میں جاتے ہوئے نہایت شرم آتی ہے موسیٰ پچاس کی پانچ پڑھیں اور  
 کہا تک کم ہوگی یہ سن کر حضرت موسیٰ ہی خاموش ہوئے اور حکم الہی پانچ نمازوں کا قیام اور  
 حکم ہو گیا نکتہ پانچ دفعہ کی سفارش سے پانچ نمازین باقی رہیں پینتالیس معاف ہوئیں ہر دفعہ  
 آنحضرت کو دیدار اعلیٰ اور مولے سے ہمکلام ہونا نصیب ہوتا تھا یہ پانچ دفعہ میں معافی ہوتی اگر  
 اللہ چاہتا تو ایک دفعہ میں معاف کر دیتا یہ پانچ کی خصوصیت کیا تھی اس میں یا اشارہ ہو کہ جب  
 پانچ دفعہ کی حضوری جو نمازین معاف اور کم کرانے کے لئے تھی وہ ایسی چیز تھی کہ پانچوں دفعہ دیدار  
 الہی اور ہمکلامی میسر ہوئے تو خیال کرو کہ جو لوگ پانچ دفعہ مسجدوں میں نماز پڑھنے نمازیں کرنے  
 کے لئے حاضر ہوں گے انہیں دیدار الہی اور ہمکلامی کس طرح نہ محنت ہوگی اس لئے حدیث شریف  
 میں آیا ہے کہ جب بندہ نماز کی نیت باندھتا ہے تو رب العالمین سامنے تشریف لاتے ہیں جب  
 کوئی محروم نصحت نمازی نماز کے اندر اپنی نگاہ دوسری طرف لیجا تا ہے تو وہ مولے فرماتا ہے کہ  
 بندہ ہم تیرے سامنے نہیں تو ہمیں نہیں دیکھتا کیا کوئی شے ہم سے بھی زیادہ خوبصورت اور



اچھی تھی نظر آگے جو ہمیں چھوڑ کر اُدھر چلا گیا اور ہر وہمیں نہ چھوڑو ہمارا چھوڑو لا فلاح  
 نہیں پاتا نکتہ پتلا لیس کیوں محاف ہوئیں پانچ کیوں باقی رہیں چار باقی رہیں یا چہ باقی  
 رہیں پانچ کے عدد کی کیا خصوصیت ہے جواب جنت کے دروازے پر وزیر کلام مقدسین  
 یہ قانون لکھا ہوا ہے من جابر بحسنۃ فاعشر امثالھا جو شخص ایک نیکی کر کے لاکھ گاہ ایک کی  
 دس یا ایک سو ازل میں نمازین پچاس تہین اور بات ازل کی بدلی ہی نہیں جاتی رحمت  
 کے تقاضہ اپنی شفاعت سے محنت میں تخفیف ہوئی۔ ظاہر داری پڑھنے میں پانچ لکھنے  
 میں دہی پچاس حکم میں پانچ ثواب میں پچاس تو گویا وہ پچاس کی پچاس قائم رہیں۔ دوسری  
 درجہ پانچ اور پچاس میں علم حساب میں صرف ایک صفر یعنی نقطہ کا فرق ہے اور دہلی کے محاورہ  
 میں نقطہ کو نکتہ ہی کہتے ہیں پھر مولے کے نکتہ نوازی کی صفت بھی شہر تھی وہ صفت یہاں  
 ظاہر ہوئی ایک نقطہ اوٹھا لیا ہزاروں نمازی ہو کر ختم ہو گئے اگر یہ نقطہ نہ اٹھا جاتا تو ہزاروں  
 میں ایک یا دو نمازی ہوتے پھر حکم کی تعمیل نہ کرتا دہی دوزخی ہوتا۔ مولے کے نکتہ نوازی کی صفت  
 نے ظہور کیا ایک نقطہ اوٹھا لیا اور ہزاروں کو بخشد یا بڑا بہاری بوجہ لوگوں کی گردنوں سے  
 اٹھ گیا جب یہ نمازون کا عمل ارحم الرحمین کی حضور میں پہنچا پھر دہی رحمت کا نقطہ ملا کر  
 پانچ کو پچاس بنا یا دہی نقطہ وبال جان تھا دہی نقطہ راحت جان ہو گیا حکم ہوا کہ اسے بنی  
 جنت کی سحر کرو اور دوزخ کو بھی دیکھو آنحضرت بموجب حکم الہی جنت میں تشریف لے گئے  
 نہاتے ہیں کہ جنت کی چار دیواری سو نیکی ہے جنت کا دروازہ چالیس برس کے رستہ  
 کا چوڑا ہے جنت کے دروازے پر لکھا ہے کہ خیرات کا دس گونا ثواب ہے اور قرض

دینے کا اٹھارہ گونا تو اب ہے حضور نے فرمایا کہ جیریل اسکا کیا سبب ہے عرض کیا  
 کہ سائل تو کبھی بلا ضرورت بھی مانگتا ہے اور دینے والا دیتا ہے اور قرض نہیں طلب کرتا  
 مگر سخت ضرورت والا اسلئے قرض کا زیادہ ثواب ہے حضور نے فرمایا کہ جنت میں  
 موتی کے خیمے ہیں جنت کی زمین کی مٹی مشک خالص کی ہے فرماتے ہیں کہ جنت  
 میں ایک موتی کا قبة دیکھا جسکے اندر سے جنت کی چارون بھریں دودھ شراب شہد  
 پانی کی جاری ہیں فرمایا کہ جیریل یہ بھریں کہاں سے آتی ہیں عرض کیا اس  
 قبة سے نکلتی ہیں جب حضور کے لئے وہ قبا کھولا گیا تب آپ نے ملاحظہ کیا کہ قبة کے  
 چاروں طرف تو نوین پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا ہے اور بسم اللہ کے نقش سے چار نہریں  
 اس طرح جاری ہیں کہ بسم اللہ کی میم سے پانی کی نہر لفظ اللہ سے دودھ کی نہر حمان  
 کی میم سے شراب نہر کی نہر رحیم کی میم سے پانی کی نہر ارشاد ہوا کہ جو شخص بسم اللہ  
 الرحمن الرحیم پڑھے گا وہ ان نہروں سے پیے گا حضور نے جنت میں ایک عظیم الشان  
 محل دیکھا کہ پوچھا کہ یہ محل کس کے لئے ہے عرض کیا ہے کہ جو کسی نابینا کا مات پکڑ کر سستا  
 قدم رستہ چلائیگا حق تعالیٰ یہ محل اس مسلمان کو عطا کرے گا حضور فرماتے ہیں کہ  
 میں نے جنت میں سب سے بڑا محل دیکھا جسکے نیچے نہر جاری نہر کے کنارے  
 ایک عورتوں کا دھو رہی تھی فرمایا کہ یہ محل کس کا ہے عرض کیا یہ عمر بن الخطاب کا محل ہے  
 ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھے عمر کی غیرت اور حیا یاد آئی اسلئے میں عمر کے محلوں میں  
 داخل نہ ہوا اسی طرح حضور اکرم عجائب جنت کے ملاحظہ فرماتے ہوئے جنت سے

باہر تشریف لائے جبریل امین نے عرض کیا کہ حضور جہنم کی بھی سیر کریں گے فرمایا  
 کہ ہاں یہ فرماتے ہی دوزخ کی طرف سے پروا اٹھایا گیا العظمۃ العزیزہ عذاب  
 وہ بلا وہ مصیبت وہ آفت نچر کی برابر بچھو اونٹوں کی برابر سانپ معاذ اللہ معاذ اللہ  
 میثم قسم کے عذاب کی حالت دیکھتے ہوئے حضور نے پہاڑوں کی برابر بولہ صے کی چکیاں  
 دیکھیں فرمایا کہ جبریل کیا خدا کے دشمن یہاں چکیاں پسین گے عرض کیا کہ  
 حضور دوزخی چکیاں نہ پسین گے بلکہ خود دوزخی لوگ ان چکیوں میں پسین گے  
 اللہم حفظنا عن عذاب النار اور بہت سی باتیں جہنم کی ملاحظہ فرما کہ حضور نے یہاں  
 سے بیت المقدس کی زمین پر نزول فرمایا براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ کی جانب  
 روانہ ہوئے ان ایام میں عرب کے قافلے مکہ معظمہ سے بیت المقدس گئے وہاں سے  
 تجارت کا مال فروخت کر کے واپس آ رہے تھے رُوحاء مقام پر جناب کو ایک قافلہ ملا  
 جبکہ ایک اونٹ کھویا گیا تھا وہ لوگ اونٹ کی تلاش میں جنگل جنگل پہرتے تھے  
 حضور براق سے اترے انکے خیمہ میں گئے خیمہ خالی تھا حضور نے وہاں پانی نوش  
 فرما کر سوار ہو کر اگے چلے دوسری جگہ اور ایک قافلہ اہل عرب کا ملا آپ کی سواری کی  
 وقت اس کی شدت سے ایک اونٹ ڈر کر بھاگا دوسرا اونٹ گر پڑا جب سواری  
 جناب کی تنعم میں پہنچی ملاحظہ کیا کہ ایک خاکی رنگ کا اونٹ قافلے کے آگے ہے  
 اور قافلہ غصہ رعب داخل مکہ ہوا چاہتا ہے یہ سب واقعات دیکھ کر جناب صبح صادق  
 کے وقت مکہ معظمہ میں بی بی ام ہانی کے گھر میں تشریف لائی فرمایا کہ ام ہانی آج رات کہ

ہم بیت المقدس گئے وہاں ہزارا انبیاء سے ملاقات کی اور پھر صبح کو فجر کی نماز  
 مکہ میں پڑھی بی بی ام ہانی نے عرض کیا کہ حضور آپ کو خدا کی قسم قریش سے اہل اقصہ  
 کا ذکر نہ کرنا وہ کم نخت آپ کی شان میں گستاخی آپ کے کلام کی تکذیب کریں گے  
 ام ہانی نے آپ کا چادر اٹکڑا اور باہر جانے سے روکا لیکن حضور نے چادر سے کو  
 جھٹکے سے چھڑایا جسکی وجہ سے جناب کا سینہ مبارک کھل گیا فرماتے ہیں ام ہانی  
 کہ جناب کے قلب مبارک سے ایسا نور چمکا جسکی چمک سے انکھیں بند ہوئیں اور  
 قریب تھا کہ انکھیں جاتی رستہیں کہتی ہیں کہ مجھے ٹھہرا لگیا تو اسجدے میں گری  
 اس عرض میں حضور مکان سے باہر آکر قریش کے مجمع میں معراج کا واقعہ بیان  
 کیا قریش نے آپ کی تکذیب کی جناب کو جھٹلایا مگر جناب ابو بکر نے آپ کی تصدیق  
 فرمائی بعض قریش نے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو کچھ علامتیں رستے کی اور حالات  
 بیت المقدس کی عمارت کے بیان کریں جناب نے فرمایا تمہارے چند قافلے  
 مجھے رستے میں ملے مگر ایک قافلہ تنیم میں تھا جو عصر کے قریب مکہ میں داخل ہو جائیگا  
 قریشی رستے پر جا بیٹھے اتفاق سے اوس قافلہ میں کچھ حج ہوا اوسکے آنے میں دیر  
 ہوئی جناب نے حضور رب العزت میں دعا فرمائی حق تعالیٰ نے سورج کو غروب ہونے  
 سے ٹھہرایا قریب ایک گھنٹے کے سورج ٹھہرا اور قافلہ مکہ میں داخل ہوا کفار نے  
 کہا کہ یہ محمد کا جادو ہے بعضوں نے کہا کہ اچھا اگر حضور بیت المقدس ہوا ہے میں تو  
 مسجد کا نقشہ بیان کیجئے عینارے کتنے بڑے کتنے در کتنے محرابیں کتنے منبر کیا انجیل

فرمایا کہ میں رات کو گیا رات ہی کو واپس آیا لیکن میرا خدا مجھے یہ باتیں بھی بتائیگا  
 حضرت جبریل بیت المقدس کو لیکر آپ کے سامنے حاضر ہوئے حضور خاص بیت المقدس  
 کو دیکھتے جاتے اور کھار مکہ کے سوالات کا جواب فرماتے جاتے تھے جب سب کچھ  
 ٹھیک ٹھیک بتا دیا چاروں طرف سے آوازیں آئیں کہ یہ محمد کا جاوہ ہے سحر ہے  
 سحر ہے کسی نے آپ کے چہرے مبارک پر مٹی ماری کسی نے کچھ کھانا چاڑھ دیا لیکن  
 ہو کر مکان پر چلے آئے خلاصہ یہ ہے کہ جناب کی ہر ایک عورت مرد بٹہ جو انہوں نے صرف مکہ  
 سے بیت المقدس تک ایک رات میں جانا پہ واپس لے آنا محفل کے خلاف جان کر انکار کیا  
 حضور کو جھٹلایا مگر صد آفرین ہو جناب ابو بکرؓ کو جسوقت جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے  
 بیت المقدس جانا آپ کے سامنے بیان کیا تو ابو بکرؓ نے اسکی تصدیق کرنے میں تامل کیا جنابؑ  
 فرمایا کیا تم بھی کھار کی طرح انکار کرو؟ عرض کیا کہ حضور نہیں یہ آپ کیا ذرا سی بات کی مجھے تصدیق  
 کراتے ہیں آپ کوئی بڑی بات فرما کر مجھ سے تصدیق چاہیں اور وہ بڑی بات یہ ہو کر آپ صرف  
 بیت المقدس نہیں گئے بلکہ ساتوں آسمان کی بھی سیر فرمائی یہ پورا واقعہ بیان کرے  
 تاکہ ابو بکر نہایت زور سے اسکی تصدیق کرے فرمایا کہ بات تو یہی ہے مگر میں ڈر کے  
 مارے ظاہر نہ کرتا تھا کہ شاید تم بھی انکار کرو عرض کیا کہ معاذ اللہ میں ہرگز انکار نہ کروں گا  
 جو کچھ جناب فرمائیں گے فوراً منظور کروں گا کیونکہ جب میں آپ کے فرمانے سے حضرت جبریلؑ کا آسمان  
 سے دنیا میں ایک دن میں دس دن مرتبہ آنا تسلیم کرتا ہوں اگر آپ بکرات میں آسمان پر گئے تو کونسا  
 بعد امر ہے جسکامیں انکار کروں جو خدا جبریلؑ کو آسمان میں پرانا ہوا جو ہی خدا کے انور میں سچا آسمان پر گیا

# چوتھا وعظ، ہجرت کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَ اذِیْکُمْ بِاَیِّ الدِّیْنِ کَفَرْتُمْ وَاَلِیْتُمْ اَوْ یَقْتُلُوْکُمْ اَوْ یُجْرِیْوْکُمْ  
وَمَیْکُمْ مِّنْ وَّیْکُمْ اَللّٰهُ خَبِیْرُ الْمَکْرِیْمِیْنَ

ترجمہ اے نبی جب مشورے اور تدبیریں کرتے تھے مکہ کے کافر آپ کے مجوس اور بند کرنے یا نکال دینے یا قتل کر دینے کی اور اسد اسباب پیدا کرتا تھا ان کے ہلاک کرنے کے اور اسد اچھا تدبیر کرنے والا ہے لیکن اے نبی کافر تمہاری اذیت اور قتل کا سامان اور تدبیریں کرتے اور اسد ان کے قتل کا ارادہ کرتا تھا پہر خدا ہی غالب رہا اور اسکا حکم نافذ ہوا تھوڑے ہی سے عرصہ میں سارے دشمن ہلاک ہوئے اور حضور کا بول بالا ہوا یہ آیت شریفہ مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی تھی اور واقعہ ہجرت کا مکہ میں تھا اتنے عرصہ کے بعد یہ احسان اور نعمت آپ کو اسلئے یاد دلانی گئی تاکہ مدینہ کے منافق اور یہودی لوگ جان لیں کہ حضور کی اذیت کے لئے ہماری خفیہ تدبیریں باعث ہونگی ہماری ہلاکت کا اور مدینہ میں رسول کے دشمنوں کا وہی انجام ہو گا جو مکہ میں ہوا حدیث شریف میں آیا ہے انقران ہوا لدواء قرآن مجید سارے مرفعون کا علاج اور ہر ایک بیماری کی دوا ہے اس مبارک آیت کا خواص یہ ہے کہ اگر کوئی مظلوم کسی ظالم کے پنجے میں گرفتار ہو یا ناحق کسی مقدمہ میں پھنس گیا ہو یا شہر یا محلے یا گاؤں کے لوگ دشمن

ہوے ہوں گاؤں سے نکالنے کا فکر کرتے ہوں یا کوئی اور آفت ناگہانی آن پڑی ہو اس مبارک ایت کو سات ہزار مرتبے روزانہ سات دن تک ٹھیک دوپہر کے وقت پڑھنا قطعی طور پر نجات اور ربانی حکم الہی سے بخشا ہے تشریح ٹھیک بارہ بجے اس عمل کو شروع کیا جائیگا پہر چاہے جتنی دیر میں پورا ہو پورا کیا جائے کوئی حرج نہ ہوگا۔

## ہجرت مبارک کے راز اور نکتے

پہلا نکتہ خدا نے حضور سے وطن کیوں چڑایا ہر ایک انسان کی طبیعت وطن اور پیدائش کی جگہ سے زیادہ مانوس ہوتی ہے حب الوطن مشہور بات ہے حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر وطن کا ایک گڑھا بھی انسان کے نزدیک بڑے بڑے خوش نام ملکوں سے زیادہ محبوب اور پیارا ہوتا ہے پہر وطن ہی خانہ کعبہ رب جلیل کا گہر جسکی تعمیر کرنی والد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل جہان بہر کا عبادت خانہ عبادت الہی بجالانے کی جگہ سے اگلے مسلمان کو بہت محبت اور انس و الفت ہوتی ہے پہر مقابلے اسکے سید العابدین سدا در مسکن کو عبادت خانہ سے کیا کچھ عشق ہوگا اور ہونا چاہئے ہسی لئے ہجرت کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روتے جاتے اور مرڑ کر کعبہ کو دیکھتے اور یہ کہتے تھے کہ اے کعبہ تو ساری جہان سے زیادہ مجھے محبوب اور پیارا ہے اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں ساری عمر میں ایک دم کے لیے ہی تجھ سے جلا نہ ہوتا جب حضور کی محبت کی کعبہ کے ساتھ یہ حالت تھی ادھر حضور کو خدانے اپنی محبت اور مرضی کے لئے خاص کر لیا تھا اور حضور

کے دل میں سواے اپنے عشق اور محبت کے کسی دوسری شے کے محبت نام کو باقی رکھنا  
 نہیں پسند فرماتا تھا اسلئے حضور کو آپ کے محبوب کعبہ سے چھڑایا اور کعبہ سے جناب کو  
 ہجرت کا حکم دیا کیونکہ ایک دل میں دو عشق ایک قلب دو محبوب نہیں سما سکتے باطل الہ  
 الرجل من قلبین فی جوفہ ترجمہ ایک سینہ ایک دل میں خدائے دو دل نہیں بنائے دو چیزوں  
 کی محبت دو مشوقوں کا خیال ایک دل میں قائم نہیں رہ سکتا ایک کی جانب میلان  
 زیادہ ایک کی طرف کم ہونا لازمی بات ہے ایک کا باقی رہنا دوسرے کا فنا ہونا ضروری امر ہے  
 اس لئے فانی کی محبت کو فنا کیا گیا یعنی کعبہ کے محبت کو حضور سے چھڑایا اور یہاں سے ہجرت  
 کا حکم دیا چنانچہ اس راز کو سردار اولین و آخرین خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وفات مبارک  
 کے وقت اپنی زبان مبارک سے کہو لا تھا لو كنت اتخذت خلیلاً اتخذت ایا بکر خلیلاً و لکنی  
 اتخذت اللہ خلیلاً یعنی اگر میں سواے اللہ کے کسی کو دوست دلی بناتا تو ابوبکر کو بناتا مگر میں نے  
 تعجب بقی قطع کر کے عرف ایک اللہ کو اپنا دوست اور محبوب بنا لیا اس حدیث نے صاف  
 ظاہر کر دیا کہ لوگوں تمہارے میاں رک بھول گئے تھے تمامی سارے علاقوں سارے محبوبوں اہل  
 دوستوں سے کنارہ کشی اختیار فرما کر صرف ایک محبوب حقیقی کو اپنا محبوب بنا لیا ہے ابتداءً  
 حضور نے کعبہ کو چھڑا کر آخرین حقیقی شخص کی محبت کو چھڑا لیا ایک مولیٰ کی محبت کے رشتے کو کمال  
 طور سے جوڑا سوا اللہ کے سب کو دل سے فنا کیا اور ایک باقی کا ساتھ نہ لیا مولف اے لوگوں  
 عشق حقیقی کے پہلی ٹیسری ترک وطن ترک احباب چھڑکے پاک کے محبت کے ساتھ کسی  
 دوسرے کی محبت رکھنی ضدین کا جمع کرنا ہے اور یہ تمام عاقلوں کے نزدیک سخت محال



اور اشکال ہے دو بادشاہ در یک اقلیم نہ گنجد کا مضمون ہے دوسرا نکتہ عزت اور ہمت  
 انسان میں دو طرح کی ہوتی ہے ایک اپنی ذاتی و دوسری خاندانی اپنے بزرگوں باپ دادا قوم  
 خاندان کی وجہ سے یا مال کے سبب سے وطن کی قدامت کے سبب سے ذاتی وجاہت اصلی  
 عزت ہے اور ہر خاندان کی وجہ سے بزرگوں کے سبب سے یا مال کے یا وطن کے سبب سے جو  
 عزت ہوگی وہ عارضی اور بے اعتبار ہے کیونکہ ناگہانی ہوی ہے غیر شخص یا دوسری چیز کے سبب  
 حاصل ہوئی ہے حسیل کو اپنے حبیب پاک کو اصلی اور ذاتی وجاہت اور عزت عطا فرمائی منظور  
 تھی اس لئے سارے سامان عارضی وجاہت کے نادر ذکر کے ایک نہایت غیب مغس  
 خاندان جناب کو پیدا کیا خود حضور کو ساری عمر نبی فقیر بنا کر رکھا والدین کا حضور کے ایسے  
 وقت میں انتقال ہوا کہ آپ نے دونوں میں سے کسی ایک کو بھی نہ کہا چچا ابو طالب کے پاس  
 حضور نے وقت مبارک کو پورا کیا اپنی قوم اسلام کی وجہ سے سخت دشمن مقابل نبی وطن کی  
 عزت کو ہجرت کا حکم دیکر مٹایا آپ سے وطن چھوڑا یا محض غیر وطن جسکی آب و ہوا بھی سخت  
 خراب طاعون اور بخار کا مسکن تھا وہ حضور کو رہنے کو دیا اس میں خدا کو یہی ظاہر فرمانا مقصود  
 تھا کہ محمد کا جلال اور نور آفتاب کی مانند ہے آفتاب کو چاند ستاروں کے نور کی کیا ضرورت  
 کسی روشن چراغ کی کیا حاجت تھی جو آپ کو قسم کی روشنی یا کسی غیر کی عزت سے عزت دینا  
 آپ تو خود وہ تھے جسکی شان یہ تھی و صلی اللہ علیہ اور کروڑوں نور پیدا زمین و عشق او  
 ساکن فلک درجب اوشیا تفسیر نکتہ کہ منظر خدا کی طرف سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ  
 کی برکت سے متبرک ہو چکا تھا اور سارے جہان سے زیادہ اوسکی تعظیم و توقیر خدا کی طرف سے

مقرر ہو چکی تھی اگر سید المرسلین علیہ السلام بھی اسی جگہ فروکش رہتے زیادہ تر کوئی نئی بات پیدا نہ ہوتی جناب سید المرسلین علیہ السلام کی کوئی وجاہت اور بزرگی ظاہر نہ ہوتی خدا  
 آپ کو بدتر سے بدتر زمین کی طرف جسکا جاہلیتہ میں شیرب نام تھا جو قسم قسم کے دباؤ کا گھر  
 جس کی آبادی نہایت پریشان کی رعایا حد درجے کی مفلس محتاج تھی ہجرت کا حکم دیکر  
 اوس بدتر زمین کو افضل اور نہایت تبرک بنایا جناب کی دعا تھی اٰہی ابراہیم خلیل اللہ  
 مکہ کے لئے برکت کی دعا فرمائی میں مدینہ کے لئے برکت کی دعا کرتا ہوں اٰہی اسکی زمین سے  
 و باکو نکال دے اسکے باغات زراعت میں برکت عطا کر اس تسبی کی اہل ایمان کے دلوں میں  
 محبت دے اب حضور کی دعا اور جناب کے قدموں کا طیفیل جو جو مدینہ طیبہ اکثر باتوں میں  
 مکہ پر فوقیت رکھتا ہے آج سے نہیں سیکڑوں برس سے ائمہ مجتہدین میں اس بات کا اختلاف  
 ہے کہ مکہ معظمہ افضل ہے یا مدینہ طیبہ بعض کے نزدیک مکہ افضل ہے بعض کے نزدیک مدینہ منورہ  
 افضل ہے فقیر کے نزدیک عابدوں کے لئے مکہ افضل اور عاشقوں کے لئے مدینہ طیبہ بہتر اور  
 افضل ہے قدر میں می شناسی بخدا تاناہ چشتی اکثر مجتہدین اور فقہائے کاملین کا اسی بات  
 پر اتفاق ہے کہ قبر شریف کی وہ مبارک زمین جو حضور کے نورانی جسد مطہر سے متصل یا قریب  
 ہے وہ بیت المقدس اور مکہ معظمہ سے افضل ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ بیت المقدس یا کعبہ کو  
 دیگر انبیاء علیہم السلام کی سبب سے شرف اور بزرگی حاصل ہوئی اور مدینہ طیبہ کو جناب سید المرسلین  
 کے سبب سے عزت ملی پس جیسا حضور اکرم کا مرتبہ سب انبیاء پر زائد ہے اسی طرح مدینہ کا  
 مرتبہ ساری بیتوں پر فوق ہونا چاہئے مکہ معظمہ پہلے ہی سے اچھا تھا ہر اچھے کو اچھا بنانا

تحصیل حاصل اور فضول بات ہے بُرے کو اچھا اور بہتر اچھوں سے اچھا بنانا یہ بڑا کمال  
اور طفیل ہے محض حضور اکرم کا۔

## ہجرت کا واقعہ

جب خدا کو فضل سے چمکائے توحید کے جگہ جگہ سے چمکتے ہوئے نظر آنے اور لغزے  
لا الہ الا اللہ کے کعبہ کے اس پاس سُنے جانے لگے مکہ کے بچوں اور غلاموں عورتوں میں  
کا اثر توقع سے زیادہ پیدا ہونے لگا مکہ کے سارے کافر نہایت بے چین ہو کر تڑپتے انگاروں  
پر لوٹتے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہلاکت کی ہجرت کو ششیں کرنے لگے لیکن جسے خدا  
رکھے اسے کون چلے کفار کے سارے منصوبے بیکار اور غلط ہوئے کوئی تدبیر ایسی نہیں  
پڑی جسکے سبب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کی دعوت کرنے سے باز رہتے ناچار بڑبڑھو  
کفار پر لانے کہنا شروع کر دیئے پوشیدہ طور سے ایک مکان میں جمع ہو کر مکان کا دروازہ بند کیا  
لیکن یقینی بات ہے کہ حق کا راضی رحمان بُری بات کا ساتھ ہی شیطان ہوتا ہے پلٹیں  
بعین نے اس موقع کو غنیمت جانا فوراً ہی ایک بزرگ شخص کی صورت بنا کر آیا اور دروازہ  
پر آواز دی کہ لوگوں دروازہ کھولو ابھل نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے اور کیوں  
آئے ہو شیطان بعین نے کہا کہ میں ایک ضعیف بڑھا پُرانا نہایت تجھے کار ہوں شہر نجد  
سے آیا اور تمہارے اس مبارک مشورہ میں شریک ہو کر سعادت حاصل کرنی چاہتا ہوں  
(فائدہ اسی دن سے محاورے عرب میں ہر کار عیار دہو کیے یا زکوٰۃ شیعہ نجدی کے لقب سے

یاد کرتے ہیں) مکہ کے سارے برون کا بچوڑ پہراوس میں شقی انلی پلیس لعین کا شامل ہونا  
 زیر ہلال کوہات کرتا تھا جب مجلس آرمستہ ہوئی کھار مکہ نے باہم قسمیں کھائیں کہ آج کوئی  
 شخص اے دینے میں کمی نہ کرے (تعجب) اے خدا کیا یہ نالائق لوگ حضور پر نور ﷺ  
 جنت کے تقسیم فرمانے والے کی شان عالی میں تو حین کرنے اور جناب کے ذات عالی کو  
 تکلیف پہنچانے کے لئے باہم قسمیں کھاتے اور عہد و پیمان کرتے اور یہ کہتے ہیں کہ لوگو  
 آج ہم میں سے کوئی شخص محمد بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بابت بڑی ذہبت  
 بلاکت موت و شہادت کی راے دینے میں کوتاہی نہ کرے اور یہ تیار یاں ہوتے ہیں  
 اور ہر روف و رحیم جناب رسول کریم یہ خبر سنکر فرماتے اللہم اھد قومی فانہم لا یعلمون اے  
 مولا میری قوم کو ہدایت فرما دے راہ رہت دکھا دے کیونکہ یہ لوگ نا سمجہ ہیں جانتے نہیں  
 جب کھار مکہ کے باہم عہد و پیمان ہو چکے تب ہر ایک شخص اپنی اپنی راے پیش کرنے  
 اور اپنی گور انگارے بھسنے لگا ایک کافر ابو انجتری نامی بولا کہ اس شخص (یعنی رسول  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک تنگ تاریک مکان میں بند کیا جائے صرف ایک  
 چھوٹا سا روشن دان باقی رکھا جائے اسی روشن دان سے روز کی قدر قلیل کہا نا  
 دانہ دیا جائے چند روز کے بعد بے مارے آپ مر جائیگا (اعاذہ اللہ روحی فداہ) شیطان  
 یعنی شیخ نجدی اس راے پر سخت معترض ہو کر بولا بتس مائت یا ابا انجتری اے  
 ابو انجتری تیری راے نہایت ناقص ہے اے لوگوں تمہیں معلوم نہیں یہ (یعنی رسول  
 اکرم) وہ شخص ہے کہ اگر اسے سات قفلوں میں بند کر کے رکھو گے تو یہی اسکی خوشبہ -

نفل آنگی اور پھر ان کے مان نے والے اوس بوکو پا کر مکان کو توڑیں اور اپنے امام کو نکال کر لجا بیٹھے لوگوں کی امیر یہ اعتراض ٹھیک نہیں ہے تمام مجلس سے مرجبا آفرین کے لغز سے بلند ہوئے عمرو بن شمام نامی کافر نے کہا کہ اچھا اگر وہ رے ناپسند ہے تو یہ کیا جائے کہ انکو (یعنی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ کے کمر پر میون سے باندھ کر اوس اونٹ کو ملک حجاز سے باہر نکالا جائے) صورت میں مکہ کے لوگ نہایت آرام سے ہو جائیں گے اور نہایت سہولت سے پیچھا چوٹ جائیگا تعین نے نہ کر کہا کہ یہ رے پہلی رے سے ہی زیادہ خراب اور بُری ہے کیونکہ تم نہیں چاہتے کہ محمد بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا شیریں کلام عالی خلاق ایسا دلون کو مسخر کرنے والا ہے کہ چند روز میں ہزاروں معتقد مرید آپ کے ساتھ ہوں گے اور ایک دن مکہ پر چڑھائی ہو کر کچھ پتہ ہمارا قتل کیا جائیگا اے لوگو یہ رے بھی غلط ہے اگر کوئی اور رے ہو تو پیش کرو یہ نہ کہ اوجہل نے کہا کہ میری ایک رے ہے اگر شیخ بخدی اور حاضرین مجلس پسند اور منظور کریں وہ یہ ہے کہ اس وقت مکہ میں پندرہ بیس خاندان ہیں جو محمد بن عبد اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سخت نالان ہیں صرف ایک بنی ہاشم کا خاندان اور کا طرف دار ورنہ سب گہرانے اوشے بیزار ہیں سوانے بنی ہاشم کے حصہ ایک گہرانے سے ایک ایک جوان ہتیاروں سے مسلح لیا جائے اور وہ سب کے سب رات کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گہرین کو دکر سب کے سب دفعۃً وار کریں اور اپکو شہید کر کے اپنے گہر چلے جائیں جب صبح کو بنی ہاشم کو خبر ہوگی تب ایک گہراتنی قومون اس قدر گہراؤن سے کہان تک لڑے گا آخر لاچار ہو کر خون ہا (یعنی سواوٹ) لیکر فیصلہ ہو جائیگا

والموتف والدمتم بالمد جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روحی فداہ کے جسم اطہر کے ایک  
 قطرہ کے خون بہائیں عرش سے فرس تک سارا جہان بھی اگر دیا جائے تو بھی کافی  
 نہ ہوگا پہر کہاں سو اونٹ ناپاک اور کہاں وہ جان افلاک چہ نسبت خاک را بعالم پاک  
 ابو جہل کی یہ رائے شیخ نجدی اور ساری مجلس نے پسند کی اور یہی بات مقرر ہو کر مجلس برخواست  
 ہوئی اور حضرت جبرئیل مین تشییف لائے اور ساری کیفیت بیان فرمائی کہ کفار قریش  
 مشورہ کرتے تھے کہ حضرت کو کسی مکان میں بند کرین یا جلا وطن کر دین یا قتل کرین یہ خبر  
 سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہئے  
 عرض کیا کہ آج کی رات آپ اپنے بستر پر نہ سوئیں بلکہ یہاں سے ہجرت کرین اور آپ کے  
 ساتھ ابو بکر ہجرت کرینگے یہ سن کر آپ خوش ہوئے اور حضرت ابو بکر سے اذیکے مکان پر جا کر  
 سارا حال بیان کیا جناب صدیق اکبر ایک عرصہ سے اپنی اور حضور کی ہجرت کا سامان طیار  
 کر چکے تھے اور وجہ اسکی یہ تھی کہ حضرت ابو بکر نے ہجرت سے پہلے خواب دیکھا تھا جس میں  
 خدا نے ابو بکر پر سارے حالات ظاہر کر دئے تھے (صدیق اکبر کا خواب) تاریخ انجمنیہ حج ہون  
 رات کا چاند آسمان سے اتر کر مکہ معظمہ کی زمین پر نازل ہوا سارے مکہ کا میدان اسکے نور سے  
 روشن ہوا پہر وہ چاند زمین سے آسمان پر گیا پہر دوبارہ وہاں سے اتر کر بجائے مکہ معظمہ  
 کے مدینہ منورہ کی زمین پر نازل ہوا اور بہت سے ستارے بھی چاند کے ساتھ ساتھ  
 مدینہ منورہ کی زمین پر اترے پہر وہ چاند نہایت روشن اور چمک کے ساتھ مدینہ سے  
 مکہ معظمہ واپس آیا اور وہ ستارے بھی چاند کے ساتھ مدینہ سے مکہ آئے اسے بعد دوبارہ

وہ چاند اپنے ستاروں کو ساتھ لیکر مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ واپس آیا اور بنی عاتشہ کے  
 جوہرین داخل ہوا جس سے کی زمین شق ہوئی وہاں ہتاب اوس زمین میں چھپ گیا خواب  
 کی تعبیر میں جناب صدیق اکبر کو حضرت یوسف صدیق اللہ کے مانند ہدایت ملکہ تھا آپ نے  
 اپنے خواب کی خود ہی تعبیر فرمائی کہ وہ چودھویں رات کا چاند جناب سید المرسلین میں کہ  
 سب سے پہلے اس چاند نے مکہ کی زمین کو نور نبوت سے روشن کیا پھر وہ چاند حرم سے  
 نکل کر آسمان پر گیا یعنی جناب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں آسمان پر گئے وہاں تک  
 آکر کہ مدینہ جائینگے یعنی آپ مکہ معظمہ سے ہجرت کرینگے یہ بتا کر جو آپ کے ساتھ تھے یہ  
 حضور کے صحابی ہیں جو آپ کے ساتھ مکہ سے مدینہ ہجرت کرینگے دوسری مرتبہ وہ چاند مکہ  
 ستاروں کے مکہ معظمہ آئے گا مطلب یہ ہے کہ ایک دن مکہ معظمہ فتح اور مکہ میں اسلام کا غلبہ ہوگا  
 اسکے بعد وہ چاند کا مکہ ستاروں کے پہر واپس مدینہ تشریف لائے گا عاتشہ صدیقہ کے حجرہ  
 میں داخل ہونا اسکا یہ مطلب ہے کہ حضور ہمارے ہو کر عاتشہ صدیقہ کے حجرہ میں قیام پذیر ہونگے  
 اسکے بعد حجرہ کی زمین بہت کر چاند کا اوس میں غروب فرمانا اسکا یہ مطلب ہے کہ آپ تقال  
 فرما کر اسی حجرہ میں مدفون ہونگے جس طرح خدائے بوبکر کو دکھایا تھا وہ حب کچر اسی طرح  
 پورا ہوا خدائے اس خواب میں ابتداء نبوت سے انتہا تک کے سارے واقعات دکھائے تھے  
 جسکے سبب صدیق اکبر کو معلوم ہو چکا تھا کہ ایک دن ضرور ایسا ہونا ہے کہ جناب رسول اکرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم ترک وطن فرمائینگے اور مکہ سے مدینہ ہجرت کر جائینگے اسی بنیاد پر صدیق  
 بنی کے پرانے رفیق سفر کا سامان طیار کر کے عرصے سے ہجرت کے منتظر تھے جب ان نابکاران

مکہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید کرنے کا عزم کیا اور سبقت حضرت ریح الامین  
تشریف لائے اور سارے مشورون کا خلاصہ بیان کیا اور یہ فرمایا کہ آج رات کو حضور پر حملہ  
ہوگا آج جناب رات کے وقت یہاں سے ہجرت کریں اور اپنے بچپونے پر اپنی جگہ حضرت علی کو  
سلامین اور ابوبکر کو اپنے ساتھ لیجائیں یہ حکم سنکر جناب اکرم اوس وقت عین دوپہر کے وقت  
ابوبکر صدیق کے مکان کی طرف تشریف لے چلے کسی نے ابوبکر سے کہا کہ آج ٹھیک دوپہر کو وقت  
حضرت تمہارے گھر چلے آتے ہیں صدیق اکبر یہ سنکر گہرے اور فرمایا کہ خدا خیر کرے یہ بے وقت  
تشریف لانا خالی از علت نہیں انھیں جناب ہی تشریف لے آئے اور یہ فرمایا کہ ابوبکر  
ایک راز کی بات ہے اگر تمہارا گھر میں کوئی غیر شخص ہو تو اسے ہٹا دو عرض کیا کہ حضرت  
اس وقت میرے گھر میں میری اہلیہ صے یا حضور کی اہلیہ تیسری آپکی سالی ہیں اور کوئی غیر نہیں  
یہ سنکر جناب نے ارشاد کیا کہ ابھی میرے پاس جبریل ہیں انکو مجھے ہجرت کا حکم دینگے ہیں ابوبکر  
صدیق نے عرض کیا کہ حضور اگر اجازت ہو تو غلام ہی جناب کی رکاب میں پکڑ کر ساتھ چلے فرمایا  
کہ ابوبکر یہ تم کون کہتے ہو تمہارے ساتھ لیجانے کا حکم عرش اطہی سے آیا ہے یہ بشارت سنکر  
ابوبکر صدیق شوق میں اکر رونے اور یہ عرض کرنے لگے کہ یا حضرت میں نے چہ ہمیشہ پہلے سے  
سارا سامان ہجر کا تیار کر لیا ہے جو وقت جناب فرمائیں میں حاضر کروں حضور نے فرمایا کہ مجھے  
ابھی حکم ثانی کا انتظار ہے حکم آتے ہی نکل چلیں گے یہ فرما کر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
حضرت ابوبکر کے مکان سے نکل کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس تشریف لائے اور یہ فرمایا  
کہ اے علی ہم آج رات کو مکہ سے ہجرت کریں گے تم ہماری جگہ ہمارے بستر پر لیٹ جانا تاکہ کفار



انکو میری جگہ لیٹا دیکر سمجھیں کہ تم ابھی لیٹے ہیں جب تک میں ابھر دوں نہ چلا جاؤں تم میرا چادر اڑھے لیٹے رہنا اسے علیٰ جسوقت تک تم میل چادر اڑھے رہو گے کوئی تکلیف تمہیں نہ پہونچے گی حضرت علی نے اپنی جگہ آپ کے بستر پر سونا نہایت خوشی سے منظور کیا یہ واقعہ انہی میری راتوں کا تھا جب رات ہوئی اور خوب اندھیرا ہوا کافر تلواریں لیکر حضور کے مکان کے چاروں طرف جمع ہوئے اور ہر طرف سے جناب کے مکان کا حصار کر لیا انتظار یہ تھا کہ جب آپ سو جائیں اور سوت گہر میں گہسکر آپ کو شہید کریں اسی انتظار میں کافر کھڑے آپس میں باتیں کرتے تھے کہ دیکھو یہ شخص کسی جھوٹی باتیں کرتا۔ اونکھٹا کسے مکے والوں اگر تم میری اطاعت کرو اور مسلمان ہو جاؤ تو خداوند کریم تمہیں دنیا میں عرب اور عجم کا بادشاہ بنائیگا اور آخرت میں ایسے ایسے میوسے کے باغ عطا کرے گا جنکے پھولوں کا ایک دن انہ سارے جہان کے لئے کافی ہے اور اگر میری اطاعت نہ کرو گے آخرت میں ہمیشہ بھڑکنی آگ میں جلتے رہو گے اور دنیا میں لعنت کے چھری سے زخ کئے جاؤ گے کافروں کی یہ باتیں سنکر حضور بستر پر لیٹے ہوئے فرماتے تھے کہ اے نادانوں میں نے جو کچھ تم سے کہا سچ کہا اور ہمیشہ ہی کہہ رہا ہوں گا لیکن اے البوجھل تو ضرور ایمان سے محروم رہ کر جہنم میں جائیگا ہمیشہ اوی آگ میں جلا یا جائیگا کافر کھڑی کھڑی اپنی باتوں کا مذاق اڑاتے تھے لگاتے تھے لیکن وہ سب کچھ آپ کا فرمان نہ تھا بلکہ رب العالمین کا ارشاد عالمی تھا واما یسطق عن الہوی حضور کوئی فقرہ غیبی حکم نہ فرماتے جو کچھ آپ سے اللہ کہلواتا وہی کہتے تھے چند ہی روز میں یہ سب کچھ ظہور میں آیا انجناب کی باتیں مان نے والے عرب اور عجم کے مالک روم شام کے بادشاہ

نہ مانتے والے کس ذلت اور خواری سے بدر و غیرہ کے میدان جنگ میں مرکب ہونے و اہل ہجو  
 ٹھیک آدمی رات کے وقت حکم دیا کہ حضرت اُٹھیے اب ہونے کا وقت نہیں ہے حضرت نے  
 فرمایا کہ جبریل چاروں طرف کا فر جمع ہیں میں کس طرح جاسکتا ہوں عرض کیا کہ سورتین  
 شریف کی آیت میں انا جعلنا فی اعناقہم اغلا لا فی الی الاذقان فہم یسمعون وجعلنا من بین  
 ایدیہم سدود من خلفہم سدا فاغشینا ہم فہم لا یبصرون یعنی عینے ان کفار کی گردنوں میں آسنی  
 طوق ڈالا ہے جسکی وجہ سے وہ گردن نہیں اٹھا سکتے اور سمجھتے ان کافروں کو دیواروں  
 کے اندر گہرے دیوار کیچہ دیکھ نہیں سکتے پڑھئے اور تھوڑی سی خاک پر دم کر کے ان کافروں کی  
 طرف پھینک دیجئے حضور نے تھوڑی سی خاک پر یہ مبارک آیتیں پڑھ کر دم کر کے کافروں  
 کی طرف پھینکی ایک ٹہنی خاک نشتر آدمیوں کے مونہوں سروں آنکھوں میں بہری مگر عجیب  
 طرفہ یہ تھا کہ بجائے تکلیف ہونے کے سب کو غفلت کی نیند آئی خدانے سکوا اندھا کیا اور اپنے  
 رسول کو سب کے سامنے سے سلامت نکال کر لے گیا حکمت خدانے یہاں عجیب حیرت آپ کے  
 ثابت سے ظاہر کیا اول ایک قدر قلیل ٹہنی بہر خاک کا نشتر سے زیادہ کافروں کے مونہہ سر  
 آنکھیں ناک کانوں میں بہر نادوسے حضور نے خاک ایک جانب پھینکی تھی اور کافر حضور  
 کے مکان کے چاروں طرف احاطہ کئے کھڑے تھے خاک پھینکی گئی ایک طرف قدرت ابھی  
 سے پہونچ گئی چاروں طرف تیسرے جب کسی کی آنکھوں میں خاک یا نشتر کا گرتا ہے تب سخت  
 بے چینی کے سبب ذرا نیند نہیں آتی مگر یہاں قدرت نے خلاف عادت یہ کام کیا کہ جب آنکھوں  
 میں خاک پڑی انہیں آرام کی نیند آئی سبحان اللہ غور مسلمانوں خدانے وہ رحمت والے

پیغمبر مہین عطا فرمائے جبکہ غصہ بہرے ہاتھ سے اگر خاک بھی کسی دشمن کی آنکھوں میں  
 ڈالی گئی وہ بھی راحت اور آرام کا سہرہ بنی بہلا خیال کرو کہ جس مسلمان کے لئے آپ نے اپنی  
 ان مبارک ہاتھوں سے مغفرت کی دعا کی ہو اس کے گنہگار مرتبے ہوں گے سبحان اللہ خاک پڑتے  
 ہی سارے کافر ہو گئے ان کے ساتھ شیطان بھی ہوا جس کے سب غافل ہوئے حضور اکرم صلی  
 سامنے گہر سے نکلے حضرت علیؓ اپنی چادر مبارک اوڑھ کر اپنی جگہ لیٹ گئے امام غزالی نے لکھا ہے  
 کہ حق تعالیٰ نے حضرت جبریلؑ اور میکائیلؑ سے فرمایا ہے تمہیں باہم بھائی بھائی بنایا اور  
 ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ کی اب کونسا تم میں سے اپنی عمر کم اور بھائی کی عمر زیادہ ہوئی  
 چاہتا ہے دونوں مشقوں نے اپنی ہی عمر کی زیادتی چاہی حکم ہوا کہ آج تم علیؓ بن ابی طالب کی  
 برابر بن کر سیکے جیکہ علیؓ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہم بھائی تھے دیکھو علیؓ نے  
 اپنی جان اپنے بھائی پر نثار کر دی اب تم جاؤ اور علیؓ کی حفاظت کرو حضرت جبریلؑ اور  
 میکائیلؑ اترے اور حضرت علیؓ کو سر ملے کہڑے ہو کر رات بھر حفاظت کرتے رہو اور  
 یہ کہتے رہے کہ واہ واہ اے علیؓ حق تعالیٰ تمہارا ذکر ملائک میں فرما رہا ہے کہ دیکھو جان نثار  
 بندے ایسے ہوتے ہیں آدمی انحضرتؐ گہر سے نکل کر ابوبکرؓ کے مکان پر پہنچ کر آپ کو ساتھ  
 لیکر غار ثور کی طرف روانہ ہوئے اور ہر سے ایک کا خبر ہوا کہ آج آپ کو گتہ کس  
 انتظار میں یہاں کہڑے ہو محمد بن عبد اللہ ابوبکرؓ کے مکان سے ہوتے ہوئے جنگل کی جانب  
 گئے اور تمہارے مونس پر خاک ڈال گئے یہ بات سن کر چوکا فرمایا مونسہ اور سر دیکھتا ہوا خاک میں  
 بہا ہوا پاتا ہے ابو جہل نے کہا کہ یہ بات جھوٹی ہو دیکھو محمدؐ وہ چادر وہ ڈرے سوئے ہیں جب

کفار میں باہم اختلاف ہوا سب کے سب تلواریں لیکر ایک دم حضور کے مکان میں کودے  
ان کی آہٹ سے حضرت علیؑ نے اٹھ کر فرمایا کہ لوگوں یہ دخلت یہی کیسی ہے تم کس طرح  
مکان میں بلا اجازت چلے آئے ابھل لعین نے کہا کہ محمدؐ کہاں ہیں علیؑ نے جواب دیا کہ میں  
انکا محافظ نگہبان نہیں ہوں انکا نگہبان اللہ ہے وہ آپ کو جہان چاٹے گیا لوگوں کیا  
تم نہی ہاشم کی تلوار سے ناواقف ہو جو اس طرح بیخوف ہو کہ گہر میں چلے آئے بہت جلد ہاتھ نکل  
جاؤ ورنہ یہ تلوار بھونگی اور تمہاری گردنیں ایک ہی زندہ نہ جائیگا یکہ والوں کو حضرت علیؑ  
سے کوئی تعلق نہ تھا جب آنحضرت کو وہاں نہ دیکھا تب گہر کے ہوئے وہاں سے نکل کر چار دن  
حرف تلاش کیا مگر کہیں نہ پایا رات شکل سے کاٹی علی الصبح بڑے بڑے قایف دانا ہو جی  
لوگوں کو جمع کیا اور آپ کی تلاش میں جنگل کی طرف نکلے اس طرف ابو بکر صدیقؓ ایک لکھو غار میں  
میں پہنچے رستے کی کیفیت یہ ہوئی کہ جس وقت حضورؐ ٹھہرے قریب پہنچے غار صدیق  
کہنے لگے ایک دن اپنے کندھے پر سوار کیا اور نقش قدم حضورؐ کا زمین سے اٹھا کر اپنی پشت پر  
رکھ لیا غار کے موہن پر پہنچ کر حضورؐ کو غار کے باہر چھوڑا خود اندر سے تنگ اور تاریک غار میں  
کالی رات میں پچھوؤں کے گہر میں گہس کر والوں سے غار کی زمین صاف کی جیسقہ سورج  
نظر آئے سب میں اپنے کپڑے پہنا کر رکھے اور سارے سورخون کو بند کیا صرف ایک سو راج  
باقی رہا اور کپڑا ختم ہوا اس میں اپنے پیر کی ایڑی رکھ کر اور حضورؐ کو اندر بلا کر عرض کیا کہ  
آپ میرے زانوؤں پر سر رکھ کر سو جائیں کیونکہ آپ ساری رات جاگتے اور تکلیف سے رستہ  
چلتے رہے میں جب آفتاب نبوت نے غار میں آرام فرمایا اور میرا حکم سے ایک درخت

بیول کا بہت دور کر فاصلہ سے آیا اور غار کے موہنہ پر چہایا اور ہر مگر ٹی آئی اور سننے غار کے  
 موہنہ اور سارے بیول کے درخت پر بہت جلد جالا پورا کر رستہ بند کیا اس طرح سے رات ہی  
 رات میں جنگی کبوتر کو حکم ہوا اور سننے غار کے موہنہ پر گھونسل بنا کر انڈے دئے اشارات عقلمند  
 کو اشارہ بھی کافی ہوتا ہے مگر تاوان قتل ہو جانے کے بعد ہی نہیں سمجھتا غار کے موہنہ پر بیول کے  
 درخت کا آنا انکار کو نصیحت کرنا مقصود تھا کہ لوگوں غار والوں کو تکلیف دینا غار کے اندر جانا  
 اپنے لئے کانٹے بونا عذاب کا سامان پیدا کرنا ہے ہوشیار ہو جاؤ کانٹوں بہار رستہ ہے مگر ٹی  
 کا جالا پورنا اعلان تھا کہ والوں تمہارا سارا مگر ہمارے سامنے ایک مگر ٹی کے جالے سے  
 زیادہ کمزور ہے دیکھو ہمارے مگر ٹی کے جالے کو تم نہیں توڑ سکتے کبوتر کا انڈے دینا اس میں اعلان  
 تھا کہ تم اس نبی کو شہید نہیں کر سکتے انکی نسل انکی اولاد انکی امت انکی تابعدار ہمیشہ اور ہر جگہ  
 شہروں جنگلوں میں پرندوں کی مانند باقی رہینگے شہر اور جنگل انے آباد ہوں گے کبوتر کا انڈا  
 دینا حضور کے بقائے نسل کی طرف اشارہ تھا حضور غار میں صدیق اکبر کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے  
 ۱۔ ایک زہریلے سانپ نے ابو بکر کے پیر کی ایڑی میں کاٹا جسکی وجہ سے صدیق اکبر کو سخت تکلیف  
 ہوئی تکلیف سے رونے لگے زانو کو حرکت نہ دیتے مبادا آپ کی آنکھ کھل جائے اور آپ کو تکلیف ہو  
 میری جان نکل جائے بلا سے مگر جان جھان کو کسی طرح اذیت نہ پہنچاؤ واہ رے عشق واہ رے  
 محبت تیرا کیا کہنا ہے ابو بکر کی جان سخت پیچیں تھی مگر حرکت نہ تھی تکلیف کی وجہ سے آپ کے  
 آنکھوں سے آنسو نکل کر حضور زانو کے چہرہ مبارک پر گرے حضور کی آنکھ کھلی فرمایا کہ ابو بکر تمہیں  
 کو تکلیف ہے عرض کیا کہ کوئی زہریلا سانپ مجھے کاٹتا ہے جناب نے فرمایا کہ وہ میرے پیروں سے پاس

لاؤ حضور نے اس سانپ کے کاٹے پر دم کیا فوراً زہر اور ساری تکلیف دور ہوئی اس تکلیف کے سببے ابو بکر پر پیاس لگی عرض کیا کہ جناب مجھے پیاس بہت سخت لگی ہوئی ہے فرمایا کہ غار کے دوسرے کنارے پر جا کر دیکھو خدا نے تمہارے لئے پانی بھیجا ہے جب ابو بکر غار ثور کی دوسری جانب پہنچے تب وہاں دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ سرد شہد سے زیادہ شیرین پانی بہتا ہوا ملا جسکے پیتے ہی ساری پیاس بجھ گئی عرض کیا کہ جناب یہ پانی کہاں سے آیا تھا فرمایا کہ رب العالمین نے تمہارے لئے جنت سے بھیجا تھا ہجرت کی رات غار کے واقعات یہ تھے آدھ صبح کو کافرون کا مجمع جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں باہر نکلا پیروں کے نقش کو دیکھتے ہوئے غار توڑ تک پہنچے کھجیون نے کہا کہ بس آگے ایک پیر نقش ہے دوسرے نقش قدم غائب ہے ابو بکر کا نقش یہ ہے محمد کا نقش قدم غائب ہے ہمارے نزدیک سوا اس غار کے اور کہیں نہیں گئے اسی غار میں تلاش کرو پیر کا کفار کو لے کے تہذیب و عرفان بہلا غار کے اندر کوئی کس طرح جاسکتا ہے غار کے مونہ پر پیرول کا درخت مانع موجود ہے بالکل اگر کوئی کسی طرح چلا بھی جائے تو یہ جالا لکڑی کا کس طرح ثابت رہ سکتا ہے اور پہرہ وحشی جنگلی کتو جواب اطمینان سے اٹھے لئے بیٹھے ہیں یک طرح یہاں رہ سکتے ہیں یہ خیال غلط ہے کہ محمد یہاں چھپے بیٹھے ہیں یہاں کوئی ہرگز نہیں ہے اس قیل وقال ورجو کہ کے وقت جناب صدیق اکبر نے عرض کیا کہ جناب اگر یہ کافر غار میں مونہ ڈال کر ذرا ہی غور سے خیال کریں تو ہمیں دیکھ لیں گے حضور نے فرمایا نا طنک باشین اللہ نا شہا اے ابو بکر تم کیا خیال کرتے ہو ان دو شخصوں کی نسبت جسکا تمیلر ساتھی اور محافظ خود رب العالمین ہونہ گہرا وضائے

ان سب کو اندھا کر دیا ہے یہ کسی طرح ہمیں نہیں دیکھ سکتے تھیا قدرت ہے ایک مگڑی کے سبب  
 حضور کو کفار کی آنکھوں سے چھپا لیا ایک چہرے نمود سے بادشاہ کا کام تمام کیا کبھی اوکی  
 سرکارین چہرہ سپلا ری کرتا ہے کبھی مگڑی حق کے پیاروں کی پردہ داری راز داری کرتی ہے  
 ہر خبیث کفار نے کوشش کی مگر کہیں حضور کا پتہ نہ لگا مجبور ہو کر وہاں سے واپس مکین آئے  
 اگر یہ فیصیب البو جھل کو چین نہ تھا ایک منادی کرنے والی کو بلا کر منادی کر لائی کہ جو کوئی مجھ کو لا لنگا  
 یا لا نکا پتہ بتا ینگا سوا ونٹ الغام پانگیا ینگا بہت سے نفسانی طمع میں آنکر حضور کی تلاش  
 میں پہنچے لگے لیکن کسی کو کہیں پتہ نہ لگا تین روز تک حضور پر بار بار عارین رونق افروز رہے  
 چوتھے دن ابو بکر صدیق کا غلام دو اونٹ لایا اور حضور کو مسجد حضرت ابو بکر کے سوار کر کے تری  
 کے رستے سے نیچے لیکر چلا ایک اونٹ پر حضور اکرم اور ابو بکر سوار دوسرے پر عام بن فہیمہ ابوبکر  
 صدیق کا غلام سوار ہو کر مدینہ کا رستا لیا پہلی منزل میں دو پہر کو وقت ایسا لگے دار جگہ میں  
 حضور کو ٹھہر کر جناب صدیق کچھ کھانے کی طرف نکلے مباد کوئی دشمن ساتھ لگا چلا آتا ہو مگر  
 کوئی نظر نہ آیا صرف ایک غلام کو بکریان چرتے دیکھ کر اسے حضور اکرم کے پاس لائے جہاں  
 چرواہے سے فرمایا کتیری بکریوں میں دودھ ہے عرض کیا میرے سارے ریٹھ میں ایک بھی بکری  
 دودھ کی نہیں فرمایا کہ دودھ پیدا کرنا مولے کے اختیار میں ہے تو بے دودھ کی بکری ہمارے سامنے  
 لا دودھ گذریا ایک بیمار بلی ہی بکری حضور کے پاس لایا آنحضرت نے اپنا دست شفا اس بیمار  
 بکری کی پشت پر رکھا فوراً وہ بکری تندرست ہوئی اسی وقت اس کے تھنوں سے دودھ پھسکے لنگا  
 انکی برتن اس کے دودھ سے بہرے شہ و حضور نے پیرا ابو بکر صدیق نے پیرا اس چرواہے کو بلایا

عام بن فہیرہ غلام کو دیا اس عجیب واقعہ کو دیکھ کر چرواہا حیران ہو کر پوچھتا تھا کہ آپ کون ہیں حضور نے فرمایا کہ اگر تو کسی سے نکلے تب میں بتاؤں محمد بن عبد اللہ! اکارول میں ہی ہوں عرض کیا خلکو کے واسطے صابنی کہتے ہیں فرمایا کہ وہ ایسا ہی خیال کرتے ہیں عرض کیا کیا سخت وہ کچھ ہی کہیں گے میں کو ابھی بتاؤں کہ آپ خدا کے رسول ہیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کیونکہ مرنے والے جلائیو بیمار و فکرت مند رست کرنا سو کچھ چشموں کو جاری کرنا بیوقوفوں کو دوسرے کا کام نہیں ہے بلکہ یہ ہے کہ حضور پر ہو کر گئی ہے پھر نکھر کر تھے خود ہو پکی گری سے پیچھے ..... مگر ایک شخص کو جہنم کی گری سے بچا یا کا فکر مسلمان بنایا واللہ کیا فیض ہے در فیض محمد وہ ہے آئے جس کا جی چاہے تہواری دیر میں صدیق اکبر نے عرض کیا کہ حضور چلنے کا وقت ہو گیا حضور سوار ہو کر تہواری دور چلے تھے کہ مکہ سے سراقہ بن مالک آپ کی تلاش میں ابوجہل کے استہوار کے موافق سواؤتوں کی طمع میں آپ کے قریب آئے پہنچا جو وقت ابوبکر صدیق نے اس دشمن کو آتے دیکھا بے چین ہو کر رونے لگے حضور نے رونے کا سبب پوچھا عرض کیا کہ سراقہ بن مالک آپ کی ایذا رسانی کے لئے جلا آتا ہے اور بہت ہی قریب پہنچ گیا ہے فرمایا کہ ابوبکر کیا اپنے جان کے غم میں روتے ہو عرض کیا کہ سو جانیں ہوں تو بھی حضور پر نثار کر دوں تجھے لا کہوں پیدا ہو جائیگی حضرت میں تو حضور کی جان کے غم میں روتا ہوں جب کاشانی پیدا نہ ہوا حضور نے سراقہ کے حق میں بدعہ فرمائی اور یہ وقت معہ گھوڑے سراقہ نصف قد زمین میں دھنسن گیا ابوبکر غل چایا کہ حضور معاف کیجئے میں تہ دل سے آپ کا دوست ہوا حضور نے عرض کیا کہ مہلے اگر سراقہ سچا ہے تو اسے نجات دے فوراً گھوڑا زمین سے باہر نکل آیا سراقہ نے گھوڑے سے اتر کر چپے کو ہنسکر



عرض کیا کہ حضور نے مجھ پر احسان فرمایا میں اس کے شکر میں کچھ حضور کی نذر کرنا چاہتا فرمایا  
 کہ مجھے ضرورت نہیں ہے عرض کیا کہ میں جان گیا کہ ایک دن جناب کے پر غالب آئیں گے حضور مجھے  
 ایک امان نامہ تحریر فرما دیں جس میں آپ غالب آئیں مجھے امن ملے فرمایا کہ ابوبکر بلال نامہ لکھ دو  
 یہ فرمایا کہ اسے سرقہ ایک دن ایسا بھی ہو گا کہ کسر سے شاہ فارس کے ہاتھوں کی انگلیں جو جواہرات  
 کے بنے ہوئے ہیں تیر و ہاتھ میں پہنائے جائیں اس قسم کی پیشین گوئی کے طور پر فرما کر سرقہ کو بخش  
 کیا اور خود مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے دوسرے منزل میں جناب کا قیام ام مہندی نامی  
 عورت کے مکان پر ہوا جب نماز کا وقت آیا حضور نے پانی طلب فرمایا وضو کیا وضو کی جگہ  
 پر ایک درخت عظیم نشان عجیب و صاف والا پیدا ہوا جس کے پھل درس گہا نس کی رنگت کو تھے  
 جس کا ذائقہ شہد سے زیادہ شیرین جسکی خوشبو عین سی تھی جس بیماریاں تندرست ہوا جس  
 بہو کے نے چکھا سکھ سیر ہوا جس پر یا سے نے مونہ پر رکھا سیراب ہوا اس درخت کا نام شجرۃ المبارک  
 مشہور ہوا چند سال تک برابر اس درخت کی یہی حالت رہی ایک دن صبح کی وقت اس درخت  
 کے سارے پتے گر گئے اور درخت سوکھ گیا اس وقت کو دیکھ کر لوگوں کو سخت حیرانی اور غم ہوا کوئی سبب  
 بنظر ہر درخت کے خشک ہو جانے کا معلوم نہ ہوا چند روز کے بعد خبر آئی کہ انس رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے وفات فرمائی یہ درخت بھی آپ کی ذات کے طفیل سے ہر اتنا اسلے وفات کے بعد خشک  
 ہوا حضور نماز سے فارغ ہو کر بیٹھے ام مہندی صاحب خانہ ایک بکری جس کے کبھی دودھ پیدا ہی  
 نہ ہوا تھا بیچ کر لے اور ہمالوں کے لئے کہانا طیار کرانے لائیں حضور نے جب بکری کو چوا چور  
 اوسکے تھنوں سے دودھ پینے لگا گھر والوں نے اچکا مچھو جان کر بطور تبرک اوسکا دودھ

نکالا ایک برتن اونٹنی کے دودھ پہ تہا پہر گیا پہر دوسرا برتن پہر پڑے پڑے تین برتن دودھ  
 سے پہرے اور بارہ سال تک برابر ہی طرح وہ بکری دودھ دیتی رہی ام مہدی نے دوسری  
 بکری بیچ کر انی اور بہت جلد گوشت اوبال کر حضور کے سامنے لائیں آپ کے ساتھیوں نے  
 کہا یا آپ نے کہا یا ام مہدی کے گہروالوں نے کہا یا اس پاس کے گہروں نے کہا یا مگر جتنا دودھ  
 تھا اتنا ہی رکھا کہ نہ ہوا ان معجزات کو دیکھ کر ام مہدی اور ان کے خاوند مشرف باسلام ہوئے  
 اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا نتیجہ جسکے ہاتھوں نے ناکارہ جانوروں میں دودھ کی  
 نہرین چلا دیں وہ ذات مسلمانوں کے دلوں میں کس قدر نور کی نہرین جاری کر گئی جس مقدس  
 ذات کی برکت سے قلیل گوشت کثیر ہوا اولیٰ محبت اور پیروی تھوڑے عملوں کو بہت کیوں  
 نکریگی یا ایہا الممتنا قون نور جمالہ صلوا علیہ وآلہ آسیطرح برکتوں کا مینہ برساتے معجزات  
 دکھاتے مدینہ کی طرف مکہ سے ہجرت کئے چلے جاتے تھے اہل مکہ کو آپ کے اس طرف جانے کی  
 مطلق خبر نہ تھی ایک دن زمین آسمان کے درمیان سے ہاتف نے پکارا جری اللہ ربنا س  
 خیر خیر انہ فیقین خیر خیر ام مہدی چھانزلا بالہدی ثم احدثت بہ فقد فاز من اسی رفیق محمد اللہ  
 خبر اسے خیر عطا فرمائے اوں دونوں رفیقوں کو جو مکہ سے چل کر ام مہدی کے خیمہ تک پہنچے جن ہذا  
 کے ساتھ وہ وہاں اترے اسی ہدایت کی طرف ام مہدی کو بھی لگا لیا پس با مراد ہے وہ شخص  
 جو محمد کا دوست ہو کر رہے پورا ایک قصیدہ ہاتف نے آپ کے واقعات کا پڑھا تب مکہ والوں کو  
 علم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس رستے سے مدینہ جائینگے جب جناب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے  
 ایک شخص بریمہ نامی ستر جوان ساتھ لئے حضور کے شہید کرنے ابو جہل سے سوا وٹ لینے کی

غرض سے رستے میں ملا جناب نے پوچھا کہ بھائی تمہارا نام کیا ہے عرض کیا کہ مجریدہ حضور نے فرمایا کہ انشا اللہ کام ٹھنڈا ہے پہ فرمایا کہ قوم اور قبیلہ تمہارا کیا ہے عرض کیا کہ اسلم حضور نے فرمایا کہ کام سلامت روی کا ہے پہ فرمایا کہ اسلم دوہین تم کون سے اسلم قبیلہ سے ہو عرض کیا بنو سہم سے فرمایا کہ نیک قرعہ نکلا ہے جب حضور اس کا نام نشان دریافت کر چکے تب مجریدہ نے عرض کیا کہ آپ کون ہیں فرمایا میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب رسول اللہ ہوں یہ سنکر مجریدہ کا فر تھا حضور کے قتل کے لئے آیا تھا جناب کے اخلاق دیکھ کر فوراً کلمہ شہادت اُٹھان لالا اللہ والہ اللہ واشہدان محمد رسول اللہ تہ تہی قوم والنوکی پڑھا اور سلمان ہوا اور عرض کیا حضور آپ مدینہ اسطرح نہ داخل ہوں بلکہ آپ کے ساتھ جہنم اعلیٰ اور نشان سرداری ہونا لازم ہے اپنے عمامہ کو اتار کر اپنے برچھے پر لٹکایا اور نشان سرداری ہاتھ میں لیکر حضور کے آگے آگے روانہ ہوا سخت مجریدہ اُسے تہ حضور کو شہید کرنے و مان خود کشا ہوئے کیسے دشمن تھے اب کیسے دوست ہوئے اسی شان و شوکت کے ساتھ حضور مدینہ طیبہ پہنچے اہل مدینہ کیلئے آنے کی خبر سنکر سینکڑوں آدمی آپ کے لینے اور استقبال کرنے کو رستے پر آکر کھڑے ہوتے تھے کئی دن کے انتظار کے بعد حضور و مان پہنچے بخاری شریف کی روایت ہے کہ جناب کی صورت مبارک دیکھ کر مدینہ کے لوگ یہ بڑ پڑھتے تھے طلع البدر علینا میں نینۃ الوداع : وجب الشکر علیہا ما دعا اللہ وادع واہ و اہمیت کی خوبی آج مدینہ کی گھاٹیوں سے نبوت کے چاند نے طلوع فرمایا اس کا شکر ہمارے اوپر قیامت تک واجب اور لازم رہے گا یعنی آج خدا نے وہ نعمت عظمیٰ عطا فرمائی ہے کہ جب کا شکر یہ کہی ادا نہ ہو سکے گا عمر ختم ہو جائے گی مگر شکر یہ پورا نہ ہو گا حضور کے

تشریف لالے کی خوشی میں ہر ایک مرد و عورت بڑھا جواں لڑکے بچے منست اور محبت تھے آج کوئی اہل مدینہ کی خوشی کا نقشہ کھینچ نہ سکتا تھا اہل مکہ کا اپنی جانب یہ خیال و چہرہ منظر ان کے فاصلہ پر مدینہ کی کیفیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقولہ مشہور ہے کہ نبی وطن بہتیر پر گیا مشاہدہ کے لحاظ سے یہی درست ہے کہ لعل بدخشا فی اپنے کان میں کوئی عرت نہیں پاتا کان سے باہر نکل کر بادشاہوں کا زیور شہنشاہوں کے سر کے تاج کا عزت دینے والا ہوتا ہے اسی عزت اور وقار کے ساتھ حضور مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر تین میل ورے پھیر کر مسجد قبلہ کی بنیاد ڈالی کچھ دن یہاں قیام فرما کر مدینہ منورہ میں داخل ہوئے آج اہل مدینہ کا شوق اور کوشش جانیں امتیاق سے نکلی جاتی ہیں ہر شخص یہ تمنا کرتا اور خدا سے دعا کرتا ہے کہ ابھی آج اپنے رسول کو میرے گھر میں لا کر آباد کر جناب کی سواری کو بہت سونگے انصاری پرٹ گئے ہر ایک شخص جناب کی سواری کو اپنی جانب کھینچتا تھا اس کشمکش اور کوشش کو دیکھ کر حضور نے فرمایا کہ میری سواری کو خدا کی طرف سے حکم ہو چکا ہے اسے چھوڑ دو یہ خود جہاں حکم ہوگا وہاں پہنچ کر ٹھہر جائیگی لوگوں نے اپنی سواری کو چھوڑ دیا مگر خدا کی جناب میں دعائیں کرتے تھے کہ ابھی یہ وادین کی سلطنت دولت بادشاہت ہمیں نصیب ہو یک ایک سواری حضرت ابوالیوب انصاری خضر جی رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہنچ کر بیٹھ گئے ہر چند لوگوں نے سواری کو وہاں سے چلانا چاہا مگر نہ چلی حضور سواری سے اترے اور یہ فرمایا کہ یہ سچ جاتی حیات ہماری یہی جائے وفات یہی جایی بعثت ہے حشر اور بشر ہمارا اسی جگہ سے ہوگا وہ دن اور آج کا دن آفتاب نبوت اسی جگہ تشریف رکھتے ہیں اور عشاق اور زائرین کی آنکھیں اور دل روضہ مبارک

کی حالیوں میں ہی جگہ الجحکر تجاہد بن ابی نہث یاریحا الصبا یوما الی ارض الحرم : بلع سلامی روضۃ  
 فیہا البنی المہتمم : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کی وقت سراقہ بن مالک سے فرما گئے  
 تھے کہ ایک دن شاہ فارس کے ہاتھوں کی گنگن تیری ہاتھوں پہننا دیکھ جائیں گے جب زمانہ حضرت  
 امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کی خلافت کا ہوا اور فارس کا ملک مسلمانوں کے ہاتھ لگا غنیمت  
 کے مال میں شاہ فارس کے ہاتھ بے جا ہرات کے گنگن اور کمر کی تلوار آئی اور وقت جناب  
 امیر المومنینؓ نے سراقہ کو بلا کر وہ گنگن سراقہ کے ہاتھ میں پہنائی اور تلوار کمر سے باندھ دی اور  
 یہ کہا کہ سراقہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاؤ اور یہ کہو کہ اے تیرا شکر ہے کہ اوٹ چرانے  
 والے کو فارس کے بادشاہ کے ہاتھ کے گنگن پہنا دے فارس کے بادشاہ سے لے اور گنوار کو دے  
 اس کے بعد وہ گنگن سراقہ کو ویدے کیونکہ حضورؐ کی وصیت یہی جو اچ بانیس تیس سال کے بعد  
 یہوری ہوئی نتیجہ ہقدر کثیر مال ایک اعرابی کو حضورؐ کی وصیت کے سبب حضرت عمرؓ نے دیدیا  
 کس طرح ہو سکتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال باغ فدک وغیرہ کی چند کچھوین اگر حضرت  
 فاطمہ کا حق ہوتا اور آپؐ مدیتے ہم اہل سنت اس بات کے تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں سبحان ربک  
 رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ۔

# پانچواں وعظ اخلاق مبارک کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَإِنَّكَ لَعَلَّ خُلُقُ عَظِيمٌ ترجمہ ہے نبی آپ کا بڑا وسیع خلق ہے  
حدیث شریف میں آیا ہے کہ بعض لوگوں نے نبی بی عائشہ صدیق کی خدمت میں حاضر ہو کر  
عرض کیا کہ ام المومنین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق مبارک کا حال بیان کیجیے  
فرمایا کہ لوگوں تمہارے قرآن مجید پڑھا ہے عرض کیا کہ ہاں پڑھا ہے فرمایا کہ یہ سارا قرآن  
آپ کا اخلاق ہے یعنی جو کچھ خدا کی مرضی ہے اور قرآن کا حکم ہے وہی آپ کا عمل در آمد  
تہا رہی آپ کی عادت تھی شفا شریف میں حدیث ہے بی بی عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں  
کہ حضور اکرم کو کبھی اپنی ذات کے لئے غصہ نہیں آیا اور نہ کبھی حضور نے اپنے نفس کا کسی سے  
بدلا لیا جب آپ کو غصہ آیا خدا کے مرضی کے خلاف کاموں پر یا شریعت کی حق تلفی کرنے پر آپ کو  
غصہ آیا تشریح صاحب اخلاق اور خلق والا ہونے کے لئے بہت سے نیک خصلتوں  
کی ضرورت ہے بچھاؤنگے دو باتیں نہایت ضروری ہیں ایک حلم دوسرے سخاوت  
بصیران و خصلتوں کے اخلاق کی تکمیل نہ ہوگی یہ دونوں باتیں حضور اکرم میں کہاں  
درجہ تہمین سخاوت حضور کی مشہور ہو حضور کے حلم کا مختصر سا بیان ذکر کیا جاتا ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلم کا بیان

نبوت کے بعد حضور تین سال تک خفیہ طور سے نبوت کا اعلان کرتے رہے جو چوتھے سال حکم آیا

فائدہ ہوتا تو حکم الہی کا اعلان اپنی نبوت کا اظہار کیجئے اس آیت کے نازل ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی لا اعلان کلمہ طیبہ کا اعلان کرنا شروع کر دیا بعض وقت آپ مکہ معظمہ کے بازار میں ہلکام کی دعوت کے لئے تشریف لے جاتے دوکان دوکان کھڑی ہو کر فرائض و عبادت اللہ کو ابھار دیتے تھے ایک ایک کی عبادت کرو بتی چھوڑ دو ابھار لیں آپ کا رشتہ کا چچا آپ کے چچے پر تاجس جگہ آپ کھڑے ہو کر کلمہ کی طرف بلاتے ہیں ایک تہہ جناب کی پشت مبارک پر مارتا اور بلند آواز سے کہتا کہ لوگوں اس جا دو گردیو انہ کی بات ہرگز نہ ماننا دیکھو بزرگوں کی بات کا چھوڑنا سخت عیب ہے کہ مکہ معظمہ کے سارے بازار میں برابر آپ کو تہہ مارتا تہہ مارتا تھا حضور اکرم بہت سے تہہ کھانی دیکھ کر غصہ ہو کر نہ دیکھتے کہ کس دشمن نے یہ پیچھا مارا جب حضور واپس آئے تو پیروں سے موز بھرتے وہ موز بانی کی ٹول کی طرح حضور کے جسم مبارک کے خون سے بہہ رہے ہوئے پٹ لیاں اور پشت مبارک زخمی ہوتے تھے شیخ الحدیث حضور اکرم کو امت سے کیا خاص تعلق تھا پہلے اسلام کی دعوت کرتے مسلمان بناتے ہوئے جسم مبارک سے خون بہا یا جب وہ لوگ مسلمان ہوئے ساری ساری رات ان گنہگاروں کے غم میں ان سو بہائے پہلے امت کی غم میں جسم مبارک میں خون باقی نہ رہا ہر رات روتے انہوں باقی نہ رہے حضور کے یہ خلاق تھے امت کا حضور کے ساتھ یہ سلوک تھا۔

ببین تفاوت رہ از کجا تا کجا ایک دن حضور کعبہ کے پاس نماز پڑھتے تھے عقبہ بن ابی معیط نے حضور کے گلہ میں چادر ہڈا لکڑی لٹائی اور چادر کے کو دو لون طرف سے کھینچنا شروع کیا اس صدمہ سے حضور کا سانس گھٹ گیا اور آنکھیں باہر نکل آئیں حضرت

ابو بکر جو اس وقت یہاں موجود تھے دوڑے اور یہ کھا کہ ظالمون کیا جہنم بنجات دلو انکو لیکو  
 پھانسی دیتے ہو اپنے بھنسنے والے کو قتل کرتے ہو جو اللہ کو ایک کہے اسے اذیت دیتے ہو  
 اور ظالمون نے حضور اکرم کو چھوڑ کر ابو بکر صدیق کو ہتھکڑیاں لگا کر جناب کے سر کے بال اکھر کر  
 کر گئے اور آپ بیدم ہوئے سانس آنا بند ہوا آپ کے گہر والے آپ کو مردہ کی طرح اڑھا کر  
 گہر لے گئے پورے تین روز تک ابو بکر بیہوش رہے لوگوں کو یقین تھا کہ ابو بکر مر جائیں گے  
 چوتھے روز آپ کے ہونٹوں میں حرکت معلوم ہوئی آپ نے فرود آنا کہیں کہیں لوگوں  
 نے عرض کیا کہ اے ابو بکر آپ کا علاج کس طرح ہے چار دن بیہوش رہ کر جب ہوش آیا تو  
 سب سے پہلے یہ سوال کیا کہ لوگوں مجھے یہ بتاؤ کہ میرے رسول کیسے ہیں حضور کا علاج  
 کس طرح ہے میں نے جناب کو کفار کے گہرے میں گہرے ہوئے دیکھا تھا عرض کیا کہ حضور  
 بہت اچھی طرح ہیں فرمایا میری دل کو چین نہیں آتا جس طرح بنے مجھے حضور کی زیارت کرو دو  
 جب تک میں اپنی آنکھوں سے آپ کو زندہ سلامت نہ دیکھ لوں گا تندرست نہ ہوں گا  
 عرض کیا کہ آپ کی حالت بہت نازک ہے آپ کو دھان تک جانے میں سخت تکلیف ہوگی  
 فرمایا کیا مردہ کو روح سے ملنے میں تکلیف ہوگی یا بھار کو آب حیات تک پہنچنے میں اذیت  
 ہوگی اگر میری زندگی چاہتے ہو تو مجھے یہی وقت حضور اکرم کی زیارت کرونا چاہا آپ کے گہر والوں  
 نے آپ کو گود میں اٹھا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے در دولت تک لے گئے حضور اکرم  
 نے آپ کی یہ حالت دیکھ کر بہت افسوس ظاہر کیا حضور رونے لگے ابو بکر نے آپ کی صورت  
 دیکھ کر فرمایا کہ لوگوں بس ابو بکر اب تندرست اور اچھا ہو گیا فرق حضرت ابو بکر کو حضور



اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی عشق تھا اور زلیخا کو حضرت یوسف علیہ السلام جیسا فانی  
 عشق تھا جب زلیخا کی آبرورآن بنی اور زلیخا کے عشق کا حال زلیخا کے خاوند غریب مصر کو معلوم  
 ہوا تو زلیخا نے حضرت یوسف کو تہم کیا جیل میں بھیجے کا مشورہ دیا مگر دیکھو سچا عشق  
 حضرت ابوبکر کا تھا کہ حضور کے عشق میں جان دینے کو طیار تھے اور انجام کار رسول کے  
 عشق میں جان دی کافروں کی عقل پر پردہ تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے  
 گلہ سے بچا ہنسی نکالنے کے لئے تشریف لائے تھے اور کافر اوسکے بدلہ میں حضور کے گلہ مبارک  
 میں بچا ہنسی ڈالتے تھے والد کیا حضور کا اخلاق تھا پہا ہنسی کھاتے اور بچا ہنسی میں بولوں  
 کو بچا ہنسی کے بدلہ دے خیر دیتے ایک دن حضور کعبہ کے سامنے نماز پڑھتے تھے کفار نے  
 آپ کی کمر پڑاؤٹ کی اور جرحی اونٹ کا خون اور گوبر لاکر رکھ دیا جب آپ سجدہ سے نہ اٹھ سکے  
 کفار نے بہت فتنہ لگائے خوش ہوئے کیا قدرت الہی ہے کہ کعبہ خدا کا گہر ہو ابراہیمؑ  
 خلیل اللہ کا تعمیر کیا ہوا مکان ہو یہاں پتھر پستی بت پرستی کو نہایت تنظیم اور وقعت کی نگاہ  
 سے دیکھا جائے اور جب خدا کا پیارا رسول اپنے اللہ کو سجدہ کرنے نماز پڑھنے آئے اون پر  
 نجاست ڈالی جائے میری گت کی جائے لغو ذبا اللہ میں ذلک ایک دن عقبہ کافر نے حضور  
 کے چہرہ النور پر تھوک کا حق تعالیٰ نے وہ تھوک عقبہ کے مونہ پر انگارہ بنا کر واپس کیا جسکے  
 سبب عقبہ کے مونہ پر زخم ہوا مرتے مرتے اوس کافر کے مونہ پر اوس انگارہ کا نشان باقی  
 رہا ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے میدان میں تشریف لے گئے وہاں ابوجہل اور  
 اوسکے غلام اور دوست بھی موجود تھے حضور نے ابوجہل کو اسلام کی دعوت دی سلام کی

طرف بلا یا لعین نے حضور کو گالیان دینے کو کہا کہ مبارک حضور کا زخمی کیا اپنی گردن پر پیر رکھ کر کھڑا ہوا اور سخت تکلیفیں دین حضور نہایت غمگین ہو کر روتے ہوئے اپنے گھر واپس آئے اس واقعہ کو حضرت حمزہؓ کی خادمہ دیکھ رہی تھی اس نے حضرت حمزہؓ کی بیوی سے انکار سارا حال بیان کیا حضور کی سچی حضرت حمزہؓ کی اہلیہ کو بہت رنج ہوا جب حضرت حمزہؓ باہر سے گھر میں آئے بیوی کو غمگین پا کر پوچھا کہ غم کا کیا سبب ہے بیوی نے کہا کہ آج ہمارے یتیم فرزند محمد بن عبد اللہ کو ابو جہل نے ایسا مارا ہے کہ دشمن کا بھی دیکھنے سے کچھ بہت تاتا تھا یہ شکر حضرت حمزہؓ کو بہت غصہ آیا کہ انا چوڑ کر حرم شریف میں پہنچا کہ ابو جہل کو ایسا مارا کہ اس کا سر بہٹ گیا اور یہ فرمایا کہ کیا تو نے محمد کو لاوارث سمجھ لیا ہے خبردار ہو جا کہ حمزہؓ ہی اویس کا حمایتی ہے ابو جہل کو حضرت حمزہؓ مار پیٹ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ جناب نہایت خاموش آنکھوں میں آنسو بہ رہے بیٹھے ہیں عرض کیا کہ آج آپ یا حضرت اسطح کیوں بیٹھے ہیں فرمایا کہ اے حمزہؓ نہ پوچھو اس کا حال بس کے والدین اسے چھوڑ گئے داد ابھی انتقال کر گئے اس کی قوم اس کی جانی دشمن ہوئی گھر گھر اسے قتل کرنے اوریت زینے کا انتظام ہو رہا ہو یہ شکر حضرت حمزہؓ نے فرمایا کہ حضور آپ غم نہ کریں جس مردود ابو جہل نے آپ کا ایک جگہ سے سر مبارک زخمی کیا تھا میں نے اس کے بدلے تو جگہ سے اس کا سر چھوڑا ہے اب آپ سراوٹھائیں خوش ہو جائیں آپ کا دشمن ذلیل ہوا یہ شکر حضور نے فرمایا کہ اے چچا میرا دل اس بات سے خوش نہ ہوا حضرت حمزہؓ نے کہا کہ حضور آپ وہ بات فرماتیں کہ جس سے آپ کا دل خوش ہو میں وہی کروں گا حضور نے فرمایا کہ یہ مار پیٹ

آپ کچھ بھی نہ کرتے میرا مذہب کسی سے نہ لیتے بلکہ اسکے بدلہ میں آپ مسلمان ہوتے لا الہ الا اللہ  
 محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں اور سوتخت خوش ہوتا یہ سن کر حضرت حمزہ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
 کلمہ پڑھا مسلمان ہوئے اور حضور کے ساتھ اسلام کی مددگاری میں احد کی لڑائی میں شہید  
 ہو کر سید شہداء کا لقب پایا سبحان اللہ کیا وسیع اخلاق تھے کہ اپنی تکلیف کے بدلہ میں دشمن  
 کو تکلیف دینا آپ کو پسند نہ تھا بلکہ کافر کا مسلمان ہونا آپ کو اچھا معلوم ہوتا تھا اور زوج سے  
 نکاح کا رخصت میں لیجانا آپ کو خوش کرتا تھا سچ ہے و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اسے  
 نبی آپ کو سارے جہان کے لئے رحمہ بنا دیا ہے جب حضور کا شہرہ زیادہ ہوا ابو جہل لعین نے  
 آپ کے شہید کرنے کی پیندیز نکالی کہ اپنے گہر میں ایک کنواں کہو درو سپر کچی لکڑیاں پاٹ کر  
 فرش بچھا یا خود لب فرش بیمار بن کر پڑا جب حضور اکرم نے ابو جہل کی بیماری کی خبر سنی آپ  
 بیمار پر سی کے لئے ابو جہل کے مکان پر تشریف لے گئے سبحان اللہ کیا اخلاق ہیں دوست تارا  
 کجا کنی محروم نہ تو کہ با دشمنان نظر داری نہ ہم مسلمان امت کے گنہگاروں کو آپ کیوں  
 بہولیں گے ہرگز نہیں جب حضور اس کنوے کے قریب پہنچے فوراً حضرت جبریل تشریف لائے  
 اور حضور کو اگے جانے سے روکا اور حقیقت حال بیان کی حضور ابو جہل کے مکان سے واپس  
 ہوئے ابو جہل لعین نے جو کمر سے بیمار بن کر پڑا تھا جب حضور کو واپس جاتے دیکھا گہر کر کے آپ کو  
 بلانے کے لئے دوڑا اس گہر میں او سے کنواں یا دریا فوراً اپنے کہو دے ہوئی کنو میں  
 خود گرا اور چاہ کندہ راجاہ درپیش کا مقولہ صادق ہوا ابو جہل کے گہر والے دوڑے رسیاں  
 کنوے میں ڈالیں جو رسی ڈالتے وہی چھوٹی ہو جاتی یا ٹوٹ جاتی جب یہ واقعہ ابو جہل نے

دیکھا کنوے کے اندر سے غل چپا کر لو لاکر مین اس کنوے سے سیطرح نہ نکل سکون گا جب تک  
 محمد بن عبداللہ انکر مجھے یہاں سے نہ لکھ لینگا لوگوں نے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہو کر  
 سارا حال بیان کیا وہ مبارک نبی مجسم اخلاق سنتے ہی ابوہل کے مکان پر تشریف لائے  
 اور کنوے کے مونہ پر کھڑے ہو کر فرمایا لاکر مین تجھے اس کنوے سے نکالوں تو تو اسلام  
 قبول کرے گا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے گا ابوہل نے کہا ضرور مین سلمان ہو جاؤں گا  
 کس سیطرح آپ مجھے یہاں سے باہر نکالیں جس کنوے میں بڑی بڑی رسیاں چھوٹی پرتی  
 تھیں یا ٹوٹ جاتی تھیں وہاں حضور نے اپنا دست کرم کنوے میں ڈال کر ابوہل کا ہاتھ پکڑ  
 کر باہر نکال لوگوں یہ وہ نبی ہیں جو ہمارا میل گہرے دوزخ کے کنوؤں سے امت کے ہزاروں  
 گنہگاروں کو بچنے کر باہر لائینگے اس مبارک ذات کے لئے یہ حقیر سا کنواں کیا چیز تھا جب  
 حضور اکرم نے ابوہل کو باہر نکالا فرمایا کہ اب اپنا وعدہ وفا کرو کلمہ بہر ولا الہ الا اللہ محمد  
 رسول اللہ کہو بعین شفی انبی نے اپنا مونہ پہیر کر یہ کہا کہ مجھے آج معلوم ہوا کہ آپ پورے  
 جادو گر ہیں سچ ہے یہ کافر امین سے تھا جنکے دلوں پر خدا نے شقاوت کی مہر لگائی تھی  
 یہ سیطرح ہی مسلمان نہیں ہو سکتا تھا جنگ احد میں عبثہ بن ابی وقاص کافر نے تیرا کر  
 حضور اکرم کا دانت شہید کیا ہونٹ زخمی ہوا عبد اللہ بن شہاب کافر نے چہرہ مبارک پر  
 تیرا کر چہرہ النور کو ہولہاں کیا ابن قعیہ کافر نے سر مبارک پر تیرا مارا جسکے سبب دو کڑیاں  
 لوہے کی خود کی آپ کے سر مبارک میں گھس گئیں ایک کافر نے آپ کے داہنے ہاتھ پر تلوار  
 ماری ابن قعیہ کافر نے غل چپا کر مسلمانوں بہاگ جاؤ تمہارے محمد شہید ہوئے اسی موقع پر

چہرہ مبارک سے خون جاری تھا حضرت علیؓ کو دہوتے تھے مگر کسی طرح خون نکلتا بند نہ ہوتا  
 تہا ناچار بوریہ جل کر زخم میں بہا جب خون بند ہوا صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حضرت  
 نوح علیہ السلام نے زخمی ہو کر قوم پر بددعا کی کہ الہی ایک ہی کافر زمین پر زندہ نہ چھوڑا اگر آپ ہی  
 کافروں پر بددعا فرمائیں تو اچھا ہے سنکر حضور نے فرمایا کہ میں بنی بددعا کرنے والا قوم پرست  
 اور عذاب مانگنے والا نہیں ہوں بلکہ میں بنی امن اور رحمت والا بنا کر بھیجا گیا ہوں  
 اللہم ابد قومی فانہم لا یعلمون اے اللہ میرے کافر امت کو مسلمان کر دے میرے تکلیف  
 پہونچانے والوں کو اسلام کی دولت سے مالا مال کر دے جنت میں پہونچا دے سچا جان اللہ  
 کیا عالی خلاق کیا رحمت والا مزاج ہے اپنا خون ہو مگر قاتلوں کے لئے جنت اور مغفرت  
 کی دعائیں کی جائیں نہ ایسا کہ میں سنانہ دیکھا اللہ اکبر قاتل کا قصور معاف کرنا بھی بڑا تہ  
 ہے مگر یہاں بجائے معاف کرنے کے قاتلوں کیلئے دعائیہ خبر کرنا یہ اور بڑا مرتبہ ہے حضور غرقہ  
 ذات رفاع کے سفر سے واپس آتے تھے رستہ میں ایک جگہ دو پہر کی وقت آرام کرنے کے لئے  
 لشکر ٹھہرا صحابہ کرام ایک جگہ سائے دار درخت کے نیچے ٹھہرے حضور اکرمؐ نے دوسری  
 جگہ تہا درخت کے سایہ میں آرام فرمایا جب لوگ غافل ہو کر سو گئے بعض کافروں نے موقع  
 پاکر غوث بن حارث کافر پہلوان کو کچھ طمع دیکر بھیجا اور یہ کہا کہ یہ موقع غنیمت ہے وہ دیکھو  
 حضورؐ تہا پڑے سوتے ہیں اگر سوقت آپ کو شہید کیا جائے تو سارا قصہ پاک ہو جائے غوث  
 کافر تلوار لیکر آپ کے شہید کرنے کے لئے آیا قریب آنکر چاہتا تھا کہ حضور کے حلقوں مبارک پر  
 تلوار مار سی کاتے میں جناب کی آنکھ کھلی غوث کافر نے کہا کہ حضور سوقت آپ کو میری تلوار

سے کون پائیگا حضور نے ہنس کر فرمایا کہ جو ہمیشہ بچا تھا وہی السلام ہی تیرے ہاتھ سے بچائے گا اسی وقت حضرت جبریل آئے اور ایک ہاتھ غوث کا فرکے مارا تلوار اس کے ہاتھ سے گری حضور اکرم اوٹھے اور وہ تلوار ہاتھ میں لیکر فرمایا کہ بھلا تجھے میرے ہاتھ سے کون پائیگا غوث نے کہا کہ اے ایکا اخلاق مجھے پائیگا حضور نے معاہی اور سکا قصور سنا کیا اور تلوار غوث کو واپس دی جب غوث اپنی قوم میں پہنچا حضور کے اخلاق عالی کا ذکر کیا کہ میں نے ایسا باحیا باصروت باخیر با اخلاق بزرگ شخص آج تک نہیں دیکھا تھا ان حضور جب خیبر کی لڑائی میں تشریف لے گئے اور خبر فتح ہوا ایک یہودی عورت نے گوشت میں زہر ملا کر آپ کے لئے پکا کر لائی آپ نے اس عورت کی دل جوئی کے خیال سے وہ کہا ناوش فرمایا شروع کیا ایک نوالہ کھایا تھا کہ اس گوشت سے آواز آئی کہ یا رسول اللہ میرے اندر زہر ملا ہوا ہے آپ مجھے نوش نہ فرمائیں حضور نے ہاتھ کھینچا اور اس عورت سے فرمایا کہ کیا تو نے اس گوشت میں زہر ملا یا ہے عورت نے کہا کہ ایک کس نے بتایا کہ اس میں زہر ہے فرمایا کہ مجھے خود اس گوشت نے خبر دی ہو عورت نے عرض کیا کہ مان حضور مجھ سے خطا ہوئی بخدا بنے اس یہودیہ کے قرار کے بعد اس کا جرم معاف کیا اور پوچھا کہ یہ تو نے کیوں کیا یہودیہ نے عرض کیا کہ اس خیال سے کہ اگر آپ سچے بنی ہونگے تب آپ کو کچھ ضرر نہ ہوگا اور اگر آپ سچے نہیں ہیں تو ہمارا پیچھا اسان چھوٹ جائیگا حضور نے اس زہر دینے والی کو چھوڑ دیا اس کا گناہ معاف فرمایا حالانکہ ساری عمر وفات تک وہ زہر ہمیشہ آپ کو تکلیف دیتا رہا اور ہمیشہ حضور کو اکرم مبارک پر پتھن لگانے کی ضرورت ہوتی رہی اور وفات مبارک کے وقت ہی فرماتے تھے

کہ ہوتے وہ نہ میرے شہرگ کو کاٹ رہا ہے مائے زہر کہا کر اپنی شہرگ کٹوا دی مگر قابل  
 کا ناخن تک بھی نہ کاٹا وہ اسے عالی اخلاق جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واقعہ حدیبیہ  
 سے فارغ ہو کر مدینہ طیبہ پہنچے سارے یہودی جمع ہو کر لیبید بن اعصم جاوگر کے پاس گئے  
 اور یہ کہا کہ محمدؐ نے ہمیں سخت تنگ کیا ہے اگر تو محمدؐ پر جادو کر دے تو ہم تجھے بہت سامان  
 دین لیبید جادو کرنے آپکی رتی ہوئی گنگھی اور سر مبارک کے اترے ہوئے بال ہنگام اور  
 اولن بالوں میں جادو کی چند گرہ لگائیں پہر کچور کے گاہرین رکھ کر ایک پڑانے کنوئری کی تہ میں  
 ایک بہاری تیر کے نیچے اس جادو کے تپک کو دبایا اس سحر کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی یہ حالت ہوئی کہ دین کے کاموں میں آپ بدستور تندرست اور ہوشیار تھے مگر دنیاوی  
 معاملات میں جناب کے فراج میں بھول پڑا ہوتی تھی حضورؐ کہا نہ کہاتے اور فرماتے کہ میں نے  
 کہا لیا بانی نہیں پیدا اور خیال کرنے کی لیا اس سطح اکثر دنیا کے متعلق کاموں میں حضور  
 کے فراج میں نسیان پیدا ہوا تھا چالیس دن تک جناب اسی تکلیف میں مبتلا رہے ایک  
 دن حضور نے جناب باری میں اپنی شفا کے لئے دعا فرمائی جب حضور رات کو سوئے خواب  
 میں دیکھا کہ دو شخص آسمان سے اتر کر آئے ایک حضور کے سر پر دو سر پر دون کی جانب کھڑا  
 ہوا ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ حضور کا فراج کس سطح ہے دوسرے نے جواب دیا کہ آج  
 جادو ہوا ہے کس نے جادو کیا جواب دیا کہ لیبید بن اعصم یہودی نے کس چیز پر جادو کیا ہے  
 جواب دیا کہ حضور کے سر مبارک کی بال اور پڑانی گنگھی اور کچور کے گاہر پر وہ کس جگہ چسپا کر رکھا ہے  
 جواب دیا کہ ذی اروان نامی کنوے میں یہ خواب دیکھ کر حضور اوٹھے اور نبی عاتشہ سحر فرمایا

کہ آج رب العالمین نے ہمارے مرض کے متعلق شافی بیان کر دیا چند صحابہ کو ساتھ لیکر  
 حضور ذی ارواں کنویر ہوئے غوطہ خورون کو اندرانا را غوطہ خور کنوے کی تہ میں سے ایک بڑی  
 وزنی پتھر کے نیچے سے وہ جادو کا پتلہ نکال کر لایا جس میں حضور کے سر مبارک کے بال تھے  
 ایک کنگھی تھی کھجور کے یاہ میں رکھی ہوئی گھاہ سے تانت سے بندھا ہوا گیارہ گرہ اوہ میں  
 لگی ہوئی تھیں ہر چند اوہ میں کھولانہ کہلین آدیں وقت حضرت جبریل علیہ السلام دوسو تین  
 قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس لیکر نازل ہوئے حضور نے یہ سونین پڑھیں  
 ہر آیت کے ساتھ خود بخود ایک گرہ کھل جاتی تھی اور ہر گرہ کھلتی اور حضور کے مزاج میں صحت  
 کے آثار پیدا ہوتے جب جناب تندرست ہوئے لوگوں نے عرض کیا کہ اس جادوگر کو مرنے دیجی  
 چاہئے فرمایا کہ نہیں مطلب آرام سے تمہارا خدائے مجھے شفا دی آرام بخشا میں اپنا بدلانہ لوگ کا  
 پس حضور نے ایسے جانی دشمن کا جرم معاف کیا سبحان اللہ عبد اللہ ابن ابی منافقون کا دل  
 حضور کا دشمن تھا کہ تقد جناب کی توہین کرتا جناب کے شہید کرنے کا فکر رکھتا تھا اسی نے مسجد  
 طرہ مدینہ میں بنوائی لطا ہر یہ مسجد تھی اندر خانہ کین گاہ تھی روم کے نصرانی بادشاہ سے فوج  
 کا دستہ لا کر یہاں رکھا جاتا جورات کے وقت موقعہ پا کر حضور اور حضور کے اہل بیت کو شہید کرنا  
 حق تعالیٰ نے وحی بھیج کر اس کی صلیت سے حضور کو واقف فرما کر اس مسجد کو منہدم کر لیا اور  
 جڑ بنیاد سے اکھڑا کر پھینک دیا اس منافق نے کئی مرتبہ سفر کے موقع پر اندیسری راتوں میں آپ پر  
 حملہ کرنے کا انتظام کیا حضور کی آبرورہ حملہ کیا بی بی عائشہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ عنہا کو  
 تہمت لگائی چالیس روز تک حضور کو کیسا کچے ٹکین رکھا حق تعالیٰ نے سورت نور کا ایک



رکوع بی بی عقیقہ معصومہ کی عصمت کے ثبوت میں نازل فرما کر ہمیشہ کے لئے عصمت کو قائم کیا  
 ایسے جانی دشمن کے ساتھ ایسے عالی اخلاق بزرگ اگر عقلاً ناممکن نہیں تو دشوار تو ضرور ہے  
 جب یہ منافق عبداللہ بن ابی ہموار ہوا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسکی بیماری پر سی فرمائے تشریف  
 لے گئے فرمایا کہ عبداللہ تو سچا خالص مسلمان ہو جا منافق نے کہا کہ فلان فلان شخص آپ کے  
 صحابی خالص اور سچے مسلمان ہوئے پہر کیا وہ موت سے بچ سکے میں خالص مسلمان ہو کر  
 موت سے بچ جاؤں گا یہ سنکر حضور و ان سے مایوس ہو کر چلے آئے جب یہ منافق مر گیا اسکا  
 بیٹا بڑا بچہ مسلمان تھا حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے باپ کا انتقال  
 ہوا یہ سنکر حضور نے اپنا کترا پیر میں تشریف او نہیں دیا اور یہ کہا کہ یہ سب سے نیچے کفن میں  
 اپنے باپ کو پہنا دینا اور جب جنازہ طیار ہو جائے بلانا ابن ابی منافق کو کفن سے نیچے وہ  
 متبرک کر یا بہت یا گیا جب جنازہ تیار ہوا حضور کو اطلاع کی گئی حضور اقدس اس دشمن منافق  
 کے جنازہ کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ آپ منافق کے جنازہ کی نماز  
 پڑھینگے حضور آپ کو خدا نے منع کیا اور فرما دیا ہے کہ اگر آپ ستر مرتبے منافقوں کے لئے دعا  
 کریں گے مگر ہم او نہیں رہیں گے حضور اکرم نے فرمایا کہ اے عمر اللہ تعالیٰ نے مجھے قطعی جانفت  
 نہیں کی ہے اگر میری ستر دفعہ کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہ کریگا تو میں ستر سے ہی سے زیادہ  
 دعا کروں گا تب شاید میری دعا قبول ہو کر یہ مردہ بخشا جائے اے عمر اگر مجھے یہ معلوم ہو چکا  
 کہ یہ منافق ستر دفعہ سے زیادہ دعا کرنے سے بخشا جائے گا تب میں ضرور ستر سے زیادہ دعوت  
 کی دعائیں کر کے اسے بخشاؤں گا حضور نے اس دشمن کے جنازہ کی نماز پڑھی جب اسے

دفن کیا اور قبر میں لٹایا فرمایا کہ اسے قبر سے نکالو منافق کا جنازہ قبر کے پٹاؤ کرنے سے پہلے قبر سے نکالا گیا حضور اکرم نے اپنے دشمن کے جنازہ کو اپنی گود میں لٹایا اپنے شفا بہری موہنہ سے اُجیات لعاب مبارک اپنے موہنہ سے اس منافق کے موہنہ میں ڈالا اور ایک دوسرا کرتا بطور تبرک اس منافق کو اور پہنا کر قبر میں دفن کیا تشریح منافق کا فر مشرک کی کیس طرح بخشش نہ ہوگی حضور نے فرمایا کہ میری نماز میرے تبرکات نے اس منافق کو کوئی نفع نہ پہنچایا وہ سارے تبرکات اس منافق سے جدا کئے گئے اور چرمین لئے گئے پہرا سکی قبر میں آگ بھڑکانی گئی معاذ اللہ من ذلک لیکن السورہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا اندازہ کرو جب دشمنوں منافقوں کے ساتھ شفقت کا یہ معاملہ تہاتب فوقون و دستون کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا حضور کے اس اخلاق کو دیکھو کہ ایک ہزار آدمی قبیلہ خزرج کے مسلمان ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگاہ کی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھے ایک گنوار اعرابی آیا اور حضور کے چادرہ کو زور سے پکڑ کر گستاخی سے بھنگا مارا جسکی وجہ سے آپ کو سخت اذیت ہوئی بعضے روایتوں میں ہے کہ آپ زمین پر گرے اور چادرہ کا کنارہ گردن مبارک میں اُترا اس بے ادبی کے ساتھ گنوار نے کہا کہ یہ دونوں میرے اونٹ بیت المال کے غلہ سے بہرہ ورے یہ بیت المال نہ تیرا ہے نہ میری باپ کا یہ سنکر حضور نے فرمایا کہ فی حقیقت یہ مال نہ میرا ہے نہ میرے باپ کا بلکہ یہ مال اللہ کا ہے اور میں اللہ کا بندہ ہوں فرمایا کہ اے زمیندار میں تجھ سے اپنا بدلہ لون اعرابی نے کہا کہ نہیں فرمایا کہ کیوں عرض کیا آپ ہمیشہ بُرائی کا بدلہ لا بہلائی سحر دیا کرتے ہیں سنکر حضور نے

تبسم فرمایا اور حکم دیا کہ ایک اونٹ اس عرابی کا غلہ سے دوسرا بھجور دن سے بہرہ دینی  
عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی حضور کو حضور کی ذات پر ظلم کرنے والے سے بدلا لیتے نہیں دیکھا  
ایک دفعہ ایک یہودی جس کا کچھ قرضہ حضور پر آتا تھا اپنی قرض کا قاعدہ کرنے آیا اور جناب کا  
چادر ہیکڑ کر حضور کو اپنے پاس بیٹھا یا صبح سے ظہر تک آپ کو کپڑے رہا جب ظہر کی نماز کا  
وقت آیا تب جناب اوس یہودی سے اجازت لیکر جماعت سے نماز پڑھی پھر عصر تک  
وہ یہودی آپ کو کپڑے رہا اور سخت سخت کلمے کہتا رہا کہ آپ بڑے نادمند ہیں آپ پر لایا مال  
دینا نہیں جانتے یہ سب کچھ حضور سنتے اور تبسم فرماتے رہے حضرت عمر کو اوس یہودی کی باتوں  
پر غصہ آیا حضور نے منع کیا اور فرمایا کہ عمران لصاحب الحق مقلدا اس یہودی کا ہم پر قرضہ  
آتا ہے یہ جو چاہے کہہ سکتا ہے اے عمر تجھے یہ مناسب تھا کہ تو یہودی کی جانب داری  
کرتا عمر تو مجھے نصیحت کرتا کہ حضور اس بیچارہ کا قرض جلد ادا کر دیجئے نہ یہ کہ تو ادا لٹا اس قرض خواہ  
کو دھککا تا ہے تمہیں لائق نہ تھا اب تم سب ہٹ جاؤ مجھے اور اس شخص کو چھوڑ دو یہ منکر سب  
لوگ ہٹ گئے دوسرے دن کی صبح تک اوس یہودی نے آپ کو کپڑے رکھا جب نماز کا وقت  
آتا حضور اوس سے اجازت لیکر جماعت میں شریک ہو جاتے نماز پڑھ کر اوسکے پاس اوسکے قید  
میں آکر بیٹھ جاتے جب دوسری صبح ہوئی اوس یہودی نے عرض کیا کہ یا حضرت مجھے آپ کے  
اخلاق کا امتحان لینا تھا جیسا میں نے پہلی کتابوں میں پڑھا تھا ویسا ہی پایا اشدہر  
ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ سچے رسول ہیں یا حضرت میں نے اپنا قرض بھی معاف  
کیا اور میرا سارا مال بلکہ میری جان تک آپ کے لئے حاضر ہے سچ ہے حضور اکرم کے پاس

نہ خزانہ تہا نہ کوئی لشکر صرف اخلاق ہی آپکا لشکر تھا زبان شیریں ملا گیری آپ کیلئے  
 موزون تھا مکہ والوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسا کیسا ظلم کیا انجام کار وطن  
 سے نکالا قتل کی تدبیریں کیں جو کسی اونے ذلیل شخص کے ساتھ کرنا مناسب نہ تھا وہ  
 اوس عالمی ذات صاحب رسالت کیساتھ کیا حضور چپ کر مکہ سے نکلا مدینہ گئے مگر جہن  
 حضور انصار کا خراجا لشکر ساتھ لیکر مکہ منظر فتح کرنے تشریف لائے آپ کے دشمنوں قاتلون  
 مکہ والوں نے عرض کیا کہ حضور آج آپ ہمارے ساتھ کیا معاملہ فرمائیں گے فرمایا کہ میں  
 تمہارے ساتھ وہ معاملہ کروں گا جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا  
 لا شرب علیکم الیوم آج تمہارا قصہ معاف کیا اور اب کسی طرح کا تم سے بدلہ نہ لیا جائیگا اے مکہ  
 والوں جاؤ تم سب آزاد کئے گئے حضرت انسؓ فرماتے ہیں ایک دفعہ حضور ضخیم نامی جگہ میں  
 تشریف رکھتے اور صبح کی نماز پڑھتے تھے ستر کا فون قمیٹا میں لپکا آپ کے شبہید کرنے کے لئے آپ پر  
 حملہ کیا صحابہ نے انہیں پکڑا حضور کے سامنے پیش کیا سب کا خیال تھا کہ حضور انہیں قتل  
 کا حکم دیں گے حضور نے ان قاتلون مجرموں کی صورت دیکھ کر فرمایا کہ جاؤ مجھے تمہیں اللہ کے  
 لئے آزاد کیا سبکی جان بخشی کی تو گون اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی سرکار میں اپنے  
 قاتلون خوینوں کا چہرہ دینا معاف کر دینا ایک اونے لسی بات تھی جو ایک مرتبہ نہیں صد  
 مرتبہ ایسا کیا گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کے ذریعہ دنیا میں اسلام پھیلایا پھر  
 ہیں جو کہتے ہیں کہ حضور نے تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا جب حضور اکرم نے مدینہ طیبہ سے  
 بادشاہوں کے نام فرمان لکھے ایک فرمان شاہ فارس کو لکھا جس میں اوسے حضور نے

اسلام کی دعوت فرمائی تھی اس بد مزاج بادشاہ نے حضور کا نام چاک کیا یہ نامہ کیا چاک  
 اپنی جان تن کو چاک کیا ملک کو برباد اور ہلاک کیا و ناظموں کو لکھن کا نولہا نفسہ ہم ظلموں۔  
 ترجمہ ہم پر کوئی ظلم نہیں کر سکتا بلکہ ہمارے نافرمان لوگ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں  
 حضور کا نامہ نہیں پہاڑا بلکہ اپنا پیٹ پہاڑا ہمیشہ کے لئے اپنی سلطنت کو غلط حرف کی  
 طرح صفحہ ہستی سے مٹا یا شاہ فارس کے غور نے حضور کے نامہ کو پہاڑ کر صبر نہ کیا بلکہ اپنے  
 ماتحت صوبہ شاہ یمن کو حکم دیا کہ بہت جلد دو پھلوان بھیجا کر اوس نبوت کے مدعی کا سر اوتا کر  
 میرے پاس بھیج دے یا زندہ گرفتار کر کے یہاں روانہ کر دے شاہ یمن نے بوجہ حکم  
 شاہ فارس کے دو قوی جوان بڑے پھلوان ایک کا نام بانویہ دوسرا خرسو یمن سے مدینہ  
 منورہ کی جانب حضور کے گرفتار کرنے یا شہید کرنے کے لئے بھیجے یہ دونوں پھلوان جب  
 یمن سے مکہ منظم ہوئے اور مکہ کے کافروں کو یہ حال معلوم ہوا بڑے خوش ہوئے اور یہ کہا کہ  
 بس اب محمد کی غیرت نہیں ہے جو ایسا بڑا بادشاہ محمد کی عداوت پر کرب نہ ہوا ہے لیکن  
 ان نادان جاہلون مکہ والوں نے تاریخ سے ناواقفوں کو خبر نہ تھی فرعون نے حضرت موسیٰ کا  
 کیا کر لیا ہوگا جو شاہ فارس حضور کا کر لے گا انجام کار فرعون مع لشکر دریا میں غرق ہوا  
 اور شاہ فارس مقتول ہوگا اوسکی اولاد اہل مدینہ کی غلامی کا داغ کھائیگی جب یہ دونوں پھلوان  
 مکہ کے راستہ سے مدینہ طیبہ حضور کی تلاش میں پہنچے جناب کو اطلاع ہوئی کہ دو پھلوان  
 فارس سے حضور کے شہید کرنے کے ارادہ سے آئے ہیں حضور نے نہایت اخلاق سے فرمایا  
 کہ میرے مہمان کو اپنے نفس مکان میں اتارو بہت اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی کرو تاکہ انکی

تنکان دور ہو جائے سات دن تک انصار نے رسول کے قاتلوں کی مہمان نوازی فرمائی  
 آٹھویں دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ آج ہمارے مہمانوں کو لاکر جسے ملاؤ انہیں  
 جہین دکھاؤ جب یہ دونوں پھلوں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور اکرم کے رعب سے  
 لرزتے کانپتے تھے انکے سروں میں خشک ہاتھوئیں ریشہ زبان میں لکنت تھی حضور نے  
 انہیں بیٹھنے کی اجازت دی مگر یہ لوگ بیٹھ نہ سکے حضور کے آگے اوندھے مونہہ کر کے بجناب  
 نے نہایت تسلی سے انہیں اوٹھایا اپنے سامنے بیٹھا کر فرمایا کہ تمہیں کس نے بھیجا ہے انہوں نے  
 بڑی مشکل سے عرض کیا کہ شاہ فارس نے ہمیں اس ارادہ سے جناب کی خدمت میں روانہ کیا ہے  
 جناب نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا بادشاہ آج رات کو قتل ہوا بادشاہ کے بیٹے شیر وہ نے اپنے باپ  
 کو قتل کیا اب تم کس بادشاہ کے حکم سے میرے پاس آئے ہو جاؤ شاہ یمن کو شاہ فارس کے  
 قتل کی خبر کو حضور اکرم نے ان دونوں مجوسیوں کی ڈاڑھی منڈی اور مونچھیں بڑھی دیکھ کر  
 فرمایا کہ ایسی مکروہ صورت تھے کیوں بنائی ہے عرض کیا کہ ہمارے بادشاہ نے یوں ہی حکم دیا ہے  
 حضور نے فرمایا کہ میرے بادشاہ نے یہ فرمایا اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ڈاڑھی بھاؤں اور  
 مونچھیں کتراؤں شاہ فارس کی موت کی خبر سن کر یہ دونوں پھلوں حضور کے پاس سے نکلے  
 اور آپس میں کہا کہ ہمتے ایسا رعب کبھی بڑے سے بڑے بادشاہ میں بھی نہ پایا جیسا کہ حضور کا  
 رعب دیکھا اگر اور تھوڑی دیر حضور کی خدمت میں حاضری کا اتفاق ہوتا تو ہم مرجاتے  
 ہماری جانیں آپ کے خوف سے نکل جاتیں آٹھویں دن یہ دونوں پھلوں مدینہ منورہ سے  
 رخصت ہو کر یہ کہتے ہوئے یمن کی جانب روانہ ہوئے جب یہ شاہ یمن کے پاس پہنچے وہاں

پہنچ کر شاہ فارس کے مرنے کی خبر آئی اور حکم آیا کہ محمد عربی کے متعلق حکم ثانی کا انتظار رہے عہد امت کے رسول اپنے قاتلوں کو سات سات دن ہمان کہیں اعلیٰ درجہ کی مدارات کر لیں افسوس انہی امت کے اخلاق ایسے خراب ہوں جس امت کے نبی دشمنوں کی سات سات دن مدارا کریں انہی امت محسن حقیقی رب العالمین کے لئے زبانی شکر بھی نہ کرے بلکہ یک قلم غائب بھی ہو جائے ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک کافر بدو اعرابی حضور کا ہمان ہوا جناب نے اس کی بہانہ داری فرمائی شب کو اس سے کہا نا کہہ لیا یا کئی آدمیوں کا کہا نا وہ اکیلا کہا گیا رات کو اس سے بعضی ہوئی حجرہ مبارک کے اندر حضور کے بستر پر یا خانہ پر اور صبح کو نماز کے وقت حجرہ کہول کر شرم کے سبب سے پہاگ نکلا اگر اتفاق سے اس کی بیش قیمت تلوار اور کچھ ضروری کاغذات حجرہ میں رہ گئے نا چار واپس مدینہ آیا اور ایک عجیب واقعہ دیکھا کہ حضور اکرم مشک عبیر سے زیادہ خوشبودار مانتوں سے اس کی رات کی نجاست پاک کرتے اور کپڑوں کو دھوتے میں دیکھتے ہی رونے لگا اور حیح مار کر عرض کیا کہ حضور میری نجاست کو پیچھے پاک کیجیگا پہلے مجھے پاک کیجئے اشمہدان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سبحان اللہ کیا اخلاق ہے بادشاہوں کے بادشاہ مخالفوں دشمنوں کافروں کی نجاست اپنے دست مبارک سے دھوئیں ہم آپ کی امت ہونے کا دعوا کریں ذرا سی بات میں سلام علیک بھی آپس میں چھوڑیں اس فرق کو غور سے دیکھنا چاہئے عبرت پکڑنی چاہئے عین ہی حضور کی پیروی کرنی چاہئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صبح کی نماز میں میرا ارادہ ہوتا ہے کہ نماز میں بڑی سورت پڑھوں مگر بعضی عورت کا بچہ نماز میں روٹا شرم کرتا ہے میرا دل بے چین ہوتا ہے اس پر

اور اسکی ماں پر ترس آتا ہے کہتا ہوں کہ اگر بڑی سورت پڑھوں گا بچہ دیر تک رویگا اور سکی  
 ماں پریشان رہیگی سنا صحیح کی نماز میں قل اعوذ ب الفلق اور قل اعوذ ب الناس پڑھ کر آگیا  
 ختم کرنا ہوں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ والوں کے اسلام لانے مسلمان ہو جانے  
 سے مایوس ہوئے حضور نے اس خیال سے طائف کا قصد کیا کہ شاید وہاں کے رہنے والے  
 مسلمان ہو جائیں اسلام قبول کریں جب حضور وہاں پہنچے ایک جگہ جمع لوگوں کا بیٹھا  
 دیکھ کر انہیں اسلام کی دعوت کی بت پرستی سے منع کیا وہ لوگ ناراض ہو کر لو لے کر جب  
 مکہ والوں نے آپ کو نکالا تب آپ یہاں خرابی پھیلانے لوگوں کو براہ کرنے آئے ہیں یہ کہہ کر  
 جس قدر بڑے بڑے لوگ تھے اوٹھ کر چلے گئے اور غلاموں جاہلوں اور کون کو دمان چوڑ کر  
 یہ کہہ گئے کہ جس قدر ہو سکے انہیں تکلیف دینا خوب ستانا یہ سکر وہ جاہل حضور کی طرف متوجہ  
 ہوئے اور جناب پر تہرون کا مینہ برسا نا شروع کیا حضور وہاں سے تپہر کہاتے ہوئے نکلی  
 طرف واپس چلا ایک میل تک حضور کا جاہلوں نے پیچھا کیا رستہ پر دروغہ باتوں میں تپہر لیکر  
 بیٹھ گئے حضور پر رستہ پر رستہ چلتے تھے اور دونوں طرف سے آپ پر تپہر آتے تھے جب حضور  
 تپہر کہاتے کہاتے زخمی ہو کر زمین پر گرتے جاہل لوگ آپ کو حیراؤ اٹھاتے اور پھر آپ پر تپہر برساتے  
 جب حضور کا سارا لباس خون سے تر اور سارا جسم مبارک زخمی ہوا بعضے نا لائق شکار می گئی  
 آپ پر دوڑا کر لائے پہلے تو وہ گتے اپنے مالکوں کے اشارہ پر حضور کی جانب دوڑ پڑے مگر جب حضور  
 کے قریب آئے اور سید المرسلین کا چہرہ مبارک دیکھا تو اواپس ہٹ گئے اور ایسے گئے کہ پھر اس  
 بستی میں کہیں نظر نہ آئے کتنوں نے اپنا گھر چھوڑ دیا اللہ کبریٰ زبان جانور حضور کا مرتبہ پہنچاتے



مگر اہل ظالیم کے لوگوں نے انسان ہو کر اچھو نہ جانا حضور انہیں جنت کی طرف بلائیں جہنم سے  
 بچائیں یہ نالائق آپ پر تہرہ برسائیں کتنے دواہ کینا انصافی موجب حضور نہایت  
 رنجی ہو کر سخت تکلیف پا کر ظالیم سے باہر آئے ایک بیک اچھو ایک ابر نظر آیا اوس ابر سے  
 حضرت جبریل کی آواز آئی اسلام علیک یا رسول اللہ یا حضرت یہ فرشتہ پہاڑوں کا حاضر ہے  
 حق تعالیٰ نے آپ کی عصیبت آپ کی قوم کا ظلم دیکھ کر اسے حضور کی خدمت میں بھیجا ہے آپ جو  
 چاہیں اسے حکم دین پہاڑوں کا داروغہ فرشتہ بھی حضور کے سامنے آیا اور سلام عرض کر کے  
 عرض کیا اگر حضور فرمائیں تو میں اس قوم پر پہاڑ گرادوں یا دو پہاڑیاں ملا کر انہیں پس من  
 حضور نے فرمایا کہ میں انہیں ہلاک کرنا نہیں چاہتا مجھے امید ہے کہ شاید انکی نسل سے انکی  
 اولاد میں سے کوئی اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا لا لہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والا پیدا ہو جا  
 اللہ بے رحم نہ ہو انہوئے مسلمانوں کی خاطر سے دشمنوں کا فروں سے یوں آئے ہوئے عذاب  
 دفع کئے جاتے ہیں باغبان پروردگار پروردگار کل صد خارا بنوت کے چمن کا مالک سو سو کا ٹٹو ٹٹو  
 ایک چول کی امید پر پرورش کرتا ہے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر  
 مدینہ طیبہ پہنچے حضرت سلمان فارسی ایک یہودی کے غلام تھے حضور نے فرمایا کہ اسے سلمان  
 تم اپنے آقا کو اپنی قیمت دیکر آزاد ہو جاؤ حضرت سلمان نے اپنے آقا یہودی سے اپنے آزاد ہونے  
 کی بات گفتگو کی یہودی نے جواب دیا کہ سلمان تمہارا آزاد ہونا مشکل کام ہے آدہ سیر سونا  
 دینا ہو گا اگر تین ہود درخت کھجور دن کے میرے باغبان لگانے ہونگے جب وہ درخت پہل  
 لانے لگیں تب تم آزاد ہو گے حضرت سلمان نے یہ ساری باتیں حضور کی خدمت میں عرض کیں

حضور نے انصار سے کہا کہ تم سب لوگ پودے کھجوروں کے لاکر جمع کرو حضرت سلمان سے فرمایا کہ تم زمین میں تھالو لے کہو دو کرتیا رکھو حضرت سلمان نو کپڑے کہو دو کرتیا رکھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پودے ساتھ لیکر یہودی کے مکان پر شریف لے گئے اور تین سو تھالو لے اپنے ہاتھ سے لگائے پھر گڑبھون میں مٹی بھری جناب کے ہاتھ کی برکت سے وہ سارے درخت لگ بھی گئے اور اسی سال سب میں پھل آیا پہرا لیکر ایک دن کبوتر کو لٹکی کی بربرج حضور کو پاس سونا آیا جناب نے حضرت سلمان کو بلا کر وہ سونا دیا سلمان نے عرض کیا کہ حضور یہ سونا بہت تھوڑا ہے حضور نے اس سونے کو اپنے دامن مبارک سے لگا کر بھونٹوں سے چھو کر واپس دیا حضور اکرم کے مونہ کی برکت سے وہ تھوڑا سا سونا بہت ہوا حضرت سلمان نے آدھا سونا کاٹ کر ایک رطل تولکر یہودی کو دیا اور آدھا اپنے پاس رکھ لیا اور فرمایا قسم ہے میں اگر اس سونے کو واحد پہرا سے تولتا تو وہ سونا احد پہرا کی برابر ہوتا سلمان اپنی قیمت دیکر آزاد ہو کر لوگوں حضور کے اخلاق کو دیکھ کر کہو کہ ایک سلمان کیلئے ایک وقت میں تین سو درختوں کا لگانا پہرا حسین مٹی بھری کیسا کچھ سخت محنت کا کام تھا مگر جناب کے عالی خلاق کے سامنے سب آسان تھا اشارہ تھوڑے سے سونے کا بہت ہونا مثال تھی حضور کی امت کے عملوں کے انشاء اللہ قیامت کے دن اپنی امت کے تھوڑے تھوڑے سے عمل سہی طرح وزنی ہو کر نیکیوں کے پہاڑ بن جائینگے شہا کہجور کا درخت بہت برسوں میں پھل لاتا ہے دیر میں پھل لانے والے درخت اس قدر جلد پھل لاتے اس میں یہ اشارہ تھا کہ میری امت کی تھوڑی سی عمر اور متون کی بڑی عمر سے ثواب اور مرتبہ میں زیادہ افضل ہوگی حضور کی امت کی ایک دن کی عبادت دیگر انبیاء کی چالیس

سال کی عبادت سے بہتر اور افضل ہے اشارہ ہر نمازین امتحیات کے بعد درود شریف  
 اسی غرض سے شریعت نے مقرر کیا ہے کہ حضور کے امتی مسلمان کے تھوڑے سے عمل پر حضور کا  
 درود جو حضور کے مہند مبارک جگہ ہے چھو جائے تاکہ مسلمان کو تھوڑے سے سونے کی طرح  
 اس نماز کی تھوڑی سی نمازی ہی بہت ہو جائے دراصل اعلیٰ احد پہاڑ پنجاب کو حضور اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف رکھتے تھے ایک کنوارا عرابی آیا پہلے اس نے مسجد میں نماز  
 پڑھی جب نماز پڑھ کر چلنے لگا تب مسجد کے صحن میں پیشاب کرنے بیٹھا صحابہ کرام منع کرنے کے  
 لئے دوڑے حضور نے صحابہ کو روکا اور فرمایا لا تزموہ لوگوں اسے پیشاب کر لینے دوسکا  
 پیشاب بند نہ کرو جب وہ کنوارا پیشاب کر چکا تب حضور نے اسے بلا کر فرمایا کیا یہ مسجد خانہ خدا  
 ہے یہاں سوائے نماز اور ذکر الہی کے ایسی ناپاک باتیں مناسب نہیں ہیں نہایت نرم نصیحت  
 کر کے رخصت کیا صحابہ سے فرمایا کہ تم ڈول پانی کا بہر کر اس پیشاب پر ڈالو اور مسجد کو پاک  
 کرو لوگوں اگر تم اس عرابی کا پیشاب بند کرتے اس سے سخت تکلیف ہو جاتی تمہاری مسجد تھوڑی  
 مشقت تھوڑے سے پانی سے پاک ہوتی تشریح اس مبارک اخلاق نے بتا دیا کہ حضور کو  
 ہر ایک کس ناکس مسلمان کے ساتھ وہ تعلق ہے جو مان کو اولاد سے ہوتا ہے جس طرح خوشی ہو  
 مان باپ بچہ کا گو موت اپنے اوپر لیتے اور کبھی بچہ پر خفا نہیں ہوتا یہ سطح حضور نے اپنے  
 امتی کی اذیت اور تکلیف کے خیال سے مسجد کے فرش پر پیشاب کرنے دیا اور منع نہ کیا بعد میں  
 اسے نہایت نرم زبان سے سمجھایا مسجد کو دھلوا یا سبحان اللہ کیا عالی خلاق تھے حضور  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے پہلے ایک شخص سے کچھ خریدتا تھا وہ شخص مال بچا کھنے لگا

کہ حضور میں آپ سے قیمت ابھی لیتا ہوں اور مال دیتا ہوں مگر مجھے ذرا سی مہلت دیجیے کہ اپنے مکان تک ہو آؤں حضور نے فرمایا کہ اچھا جاؤ جلد آنا اور شخص نے کہا کہ حضور میں ابھی واپس آتا ہوں مگر جب تک میں واپس نہ آؤں آپ یہیں ٹھہرے رہیں حضور نے وعدہ کر لیا وہ شخص اپنے گھر چلا گیا وہاں جا کر اسے ایسا کوئی کام ہوا کہ مطلق حضور سے ملنے کا وعدہ یاد نہ رہا جب تین دن کے بعد یاد آیا گھر کر واپس آیا دیکھا کہ آج پورے تین دن سے حضور اس شخص کے منتظر کھڑے ہیں اس شخص کی صورت دیکھ کر تبسم فرما کر کہا کہ ہم تیرے منتظر یہاں رہے تو گھر جا کر بھول گیا سبحان اللہ یہ خلاق نبوت سے پہلے تھے خدا جانے نبوت کے بعد کیسا کچھ خلاق وسیع ہوا ہو گا تشریح جس طرح حضور ایک ادنیٰ شخص سے وعدہ فرما کر تین روز تک انتظار میں کھڑے رہے اس طرح حضور نے گنہگار امت سے قیامت کے دن شفاعت کا وعدہ کیا ہے ہزاروں سال تک امت کے انتظار میں حشر کے میدان میں کھڑے ہو کر جو جب ہزاروں برس کے بعد امت حاضر ہوگی تب فرمائیں گے کہ لوگوں تم کہاں تھو مجھے تمہاری انتظار میں عرصہ دراز گزر گیا آفتوں ایسے امت کے عاشق رسول کی امت نافرمانی کرتی ہے حدیث شریف میں ہے کہ ایک سفر سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لاتے تھے راستہ میں ایک جگہ حضور نے قیام فرمایا صحابہ کرام نے کہا نا پکا نیکو انتظام کیا ایک شخص نے بکری ذبح کی دوسرے شخص نے آٹا گوندھا تیسرے نے آگ جلائی کسی نے پانی بہہ کر لاکر کھا کسی نے روٹی پکائی شروع کی مگر اس غرض میں حضور اکرم نظر وں سے غائب رہے لوگوں نے آپس میں کہا کہ حضور اکرم نظر نہیں آتے کہاں تشریف

لے گئے مین تھوڑی دیر کے بعد دیکھا کہ سید المرسلین جنگل سے ایک گٹھا لکڑیوں کا اٹھائے  
لے چلے آتے مین صحابہ نے عرض کیا کہ ہماری جانین آپ پر سے قربان ہوں کیا ہم موجود تھے  
حضور نے فرمایا کہ تم مین سے ہر ایک شخص ایک کام مین مشغول تھا یہ کام کسی کے خیال مین  
نہ آیا تھا یہ کام مین نے کر لیا سبحان اللہ شیعہ لوگوں جو باخلاق نبی تمہاری لکڑیوں کا گٹھا اور  
لکڑیوں کا بوجہ اٹھائے گا وہ کس طرح تمہارے لئے شفاعت کا بوجہ نہ اٹھائے گا یہ لکڑیاں اٹھانا  
تمہیں نمونہ دکھایا گیا ہے تمہارے گناہوں کی مغفرت اور شفاعت کے بوجہ اٹھانے کا  
دیکھو جو سخت کام اس وقت کسی صحابی سے نہ ہوا وہ حضور اکرم نے کیا اسطرح قیامت مین جو شکل  
کام کسی نبی عز نہ ہو گا وہ آپ کرین گے یعنی شفاعت حدیث شریف مین ہو کر ایک عورت حبش  
حضور اکرم کی مسجد مین جہاڑ دیا کرتی تھی ایک مرتبہ وہ بیمار ہو کر مگئی صحابہ کرام نے اسے  
رات کے وقت دفن کر دیا دوسرے دن حضور اکرم نے فرمایا کہ وہ جہاڑ دینے والی کیا ہوئی عرض  
کیا کہ حضور وہ رات کو مگئی اور ہم نے رات کے وقت اسے دفن ہی کر دیا حضور نے ناراض ہو کر  
فرمایا کہ مجھے خبر کیوں نہ کی عرض کیا کہ جناب رات کا وقت تھا حضور روزہ سے تھے جناب کی  
تکلیف کے خیال سے حضور کو اطلاع نہیں دی فرمایا کہ خبر داکہی ایسا نہ کرنا جب تک مین زندہ ہوں  
کیسکو بغیر میرے نماز پڑھاؤ دفن نہ کرنا کیونکہ میری دعا اوسکے حق مین رحمت ہوتی ہے ہر حضور صحابہ  
کو ساتھ لیکر اس عورت کی قبر پر شریف لینگے اور صفین باندہ کر حجازہ کی نماز پڑھی ہیجان الہی کیا  
عالی خلاق ہر ایک کالی حبش جہاڑ دینے والی عورت کی یہ رعایت اوس ناچیز کے حال پر یہ رحمت  
عز کرنے کے قابل بات ہو سبحان ربک رب العزت عما یصفون و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین

## پچھٹا و غلط حضور کے معجزات کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۚ وَلَنْ يُدْرِيَ اَيُّ يَوْمٍ يَخْرُجُوا وَيُقْبَلُوا اسْمِعُوا سَمْعًا  
 ترجمہ قیامت قریب آئی چاند و مگر ہے ہوا اگر کافر لوگ قدرت کی نشانی کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ  
 یہ جادو ہے جو دور دور پر پایا ہوا ہے یہ سارا جہان دو چیز سے بنایا گیا ہے ایک جسم دوسری  
 روح جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کی ہدایت کے لئے تشریف لائے اور ہر قسم کے عالم  
 میں حضور نے معجزات دکھائے حضور کے عالم روحانی کے معجزے جدا ہیں عالم جسمانی کے  
 معجزے الگ ہیں روح کے لئے دو معجزے حضور کے پاس تھے ایک کلام الہی یعنی قرآن مجید  
 دوسرا معجزہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زندہ روحین آپ کو دیکھ کر کلام الہی سن کر  
 بے ساختہ حضور کی اطاعت کرتیں مسلمان تھیں مردہ روحوں کو جسمانی معجزات دکھا کر  
 مسلمان کیا جاتا تھا ایسے واقعات بہت سے ہیں کہ سخت سے سخت کافر حضور کے پاس  
 آئے اور صرف حضور کی صورت دیکھتے ہی مسلمان ہوئے یا دو چار تین کلام الہی کی آپکے  
 سونہرے سنکر فوراً اطاعت قبول کی گردن جھکائی حضرت عبداللہ بن سلام یہودی قوم کے  
 عالم جب حضور کی زیارت کرنے آپ کو آزمائی کے لئے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے  
 جب پہلی نگاہ چہرہ مبارک پر پڑی فوراً غل غچا کر فرمایا اھذا اللہ جو لیس لوجہ کذاب لوگوں  
 یہ مومنہ یہ نوزانی چہرہ ہرگز چوٹا نہیں ہو سکتا یہ مفرور خدا کے سچے رسول ہیں حضرت عبداللہ

بن سلام نے صورت دیکھتے ہی اسلام قبول کر لیا ولید بن مغیرہ حضور اکرم کی خدمت میں  
 حاضر ہوا کچھ آیتیں قرآن مجید کی سنیں سنتے ہی ولید نے گردن جھکائی اور شرمندہ ہو کر حضور  
 کی خدمت سے واپس گیا اپنی قوم میں جا کر لو لاکھین شہر گوئی سے خوب واقف ہوں میں  
 ایسا کلام جو حضور پر ہے میں کہیں نہیں سنا وہ ہرگز شہر نہیں حضور جس کلام کو پڑھتے ہیں وہ  
 بشر کا کلام نہیں اس میں نہایت نوز ہے اس میں روحانی شیرینی اور بڑی لذت ہے  
 وہ کلام غالب انبیا الہیہ مغلوب ہونے والا نہیں ہر یہ سخت عنادی مخالف سنتے ہی کلام الہی  
 کے سطح منقاد ہوا سبحان اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے کچھ دن پہلے حضرت  
 جعفر طیار وغیرہ مسلمان مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے تھے مکہ کے کافروں نے بعض لوگوں کو  
 حبشہ بھیجا تاکہ کسی طرح ان مسلمانوں کو وہاں سے نکلوائیں جب وہ مسلمان اور یہ کافر حبشہ کے  
 بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے بادشاہ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ جو کلام تمہارے بنی پر  
 نازل ہوا ہے وہ مجھے پڑھ کر سناؤ حضرت جعفر نے سورت کہ بعض کی چند آیتیں پڑھ کر سنائیں  
 بادشاہ سنتے ہی مبہوت ہوا قریب تھا کہ یہ ہوش ہو کر گرتا جب ہوش میں آیا فرمایا کہ واللہ یہ  
 کلام اور وہ کلام جو حضرت موسیٰ لائے تھے ایک ہی ذات کا کلام ہے پھر حضور اکرم پر ایمان  
 لایا اور مسلمان ہو کر آپ کے غلاموں میں شامل ہوا بی بی ام حبیبہ سے حضور کا عقد دین چاہتے  
 میں کیا یا پیغمبر ار و پیہ مہر کا اپنے پاس سے ادا کیا پھر ان مسلمانوں کو حضور کی خدمت میں  
 مدینہ بھیجا اور یہ عرض کیا کہ یا حضرت آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں یہ سن کر حضور نے  
 وضو کیا اور تین مرتبہ فرمایا یا اللہ نجاشی حبشہ کے بادشاہ کو بخش دے حضور نے دعا کی حاکم

مجلس صحابہ نے آمین آمین کا غل جپایا حبیب بن مہم صحابی فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بدرکردن قریش کی قدیری راہ لگانے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اتفاق سے آپ مغرب کی نماز پڑھتے تھے حضور نے نماز میں یہ آیت تلاوت فرمائی ان عذاب رہک لواقع مالہ من دافع ابی شیک تمہارے رب کا عذاب نہوا لاخیر پہر کوئی اس عذاب کو دفع نہیں کر سکتا حبیب بن مہم کہتے ہیں کہ اس آیت کو سنکر اکلیمہ پھٹنے لگا ایسی کچھ تاثیر اس کلام میں ہے ایک کا مغرب کا زیندار رستہ چلتا تھا رستہ میں کہیں سے اس کے کان میں قرآن مجید پڑھنے کی آواز آئی فاصح کا تو رم و اعرض من النکیرین اعرابی لرز گیا اور فوراً سجدہ میں گر پڑا چونکہ تو نے سجدہ کیوں کیا بولا کہ اس کلام کی فصاحت اور اس کے رعب میں دیکر مجھے سجدہ ہی کرتے بن آئی ایک دوسرے عرب کا ذکر ہے کہ اونہو کسی کو یہ آیت پڑھتے سنا فلما استیسوا منه خلصوا بخیا گہرا کر بولا کہ واللہ مخلوق اس کلام پر قادر نہیں ہو سکتی یہ ضرور اللہ کا کلام ہے ایک شخص قرآن مجید کا مخالف کچھ ہتین قرآن کی بنا کر لیکر چلا رستہ میں ایک مسجد سے ٹکرون کے پڑھنے کی آواز آئی قیلا یا ارض ایلعی مارک ویاسماہ اقلعی یہ آیت سنکر مہبوت ہو کر حیران کھڑا رہا پھر کچھ لکھ لایا تھا سب پہاڑ دیا اور یہ کہا کہ یہ کلام جو میں نے سنا ہے یہ بشر کا کلام نہیں ضرور خدا کا کلام جو زمین آسمان پر حکومت کرتا ہے زمین کو حکم دیتا ہے کہ اپنا پانی نکل جا آسمان پر حکم لگاتا ہے کہ مینہ برساتا چھوڑ دے یہ حکم حکم الٰہی کہیں کا ہے اور یہ کلام ہی اسی قادر کا ہے مخلوق کا نہیں پہر خالق کے کلام کا خلاف بشر کا کام نہیں ہے حضور کے یہ روحانی معجزات تھے جہاں بھی پہنچا



جناب کے بے شمار مین بطور مختصار اس کتاب میں نقل کئے جاتے ہیں معجزہ کھار مکہ نے  
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو کوئی آسمانی معجزہ دکھائیں حضور  
 نے فرمایا جو تم کہو مکہ والوں نے باہم مشورہ کیا اور یہ کہا کہ جو دہویں رات کے چاند کو دو ٹکڑی  
 کر کے دکھائے اس پر عالم صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں شب کو کچھ رات گزرنے کے بعد مکہ والوں کو  
 ساتھ لیکر انقبیس بھاڑ کی طرف میدان میں تشریف لے گئے حضور نے پہلے دو کتے میں نفل  
 ادا کیں اسکے بعد حق تبارک و تعالیٰ شانہ کی جناب میں اس معجزہ کے متعلق عرض کیا ارشاد  
 ہوا کہ اے نبی ہم نے چاند کو حکم دیا ہے وہ آپ کے اشارہ پر چلے گا جو حکم دو گے وہ پورا کرے گا  
 حضور نے کلمہ کی اونگلی کا چاند کو اشارہ دیا چاند فوراً چچ سے دو ٹکڑے ہوا دونوں ٹکڑوں  
 کے درمیان فاصلہ نظر آنے لگا حضور نے فرمایا لوگوں گواہ رہو دیکھو میں خدا کا سچا رسول  
 ہوں کافروں نے حیران ہو کر ایسے میں کہا کہ اگر حضور نے ہم پر جادو کیا ہے تو اور شہروں  
 بستیوں پر آپکا جادو نہ چلا ہو گا مکہ میں آنے والے مسافروں سے دریافت کرنا مناسب  
 ہے جب کفار مکہ نے مسافروں سے پوچھا ہر ایک شخص نے اسکا اقرار کیا اور اس  
 معجزہ کو تسلیم کیا باوجود اسکے کہ بعض لوگوں نے کہا ہذا سحر مستمر اس جادو کا بہت دور دور  
 تک اثر ہے تشریح شق اقرار ایک خاص معجزہ ہے جو اگلے انبیاء میں سے کسی نبی نے نہیں  
 دکھایا یہ مخصوص ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ بعض موحین اس معجزہ  
 کا انکار کر رہے ہیں مگر یہ انکار غلط ہے اس لئے کہ حکماء کی تحقیق سے ثابت ہو کہ زمین کی صورت کرومی یعنی گول ہے  
 ایک حصہ زمین کا دوسرا حصہ کیسی سورج چاند کی طرف سے آ رہا ہوتا ہے اسی بنا پر انہیں کیسی چاند سورج کا مختلف

ہیں کہیں سورج کہیں ہوتا ہے کہیں خبر بھی نہیں ہوتی کسی جگہ چاند کہیں ہوتا ہے کہیں معلوم  
 بھی نہیں ہوتا پہرا گروہ لوگ جتنے افق میں آج چاند کہیں نہیں تھا اوس افق کا انکار کریں  
 جہاں کہیں تھا تو یہ انکار محض جہالت ہے اور بدایت کا انکار اس طرح شوق اقم کا حجزہ  
 اول شب میں مکہ میں ہوا اور مکہ اقلیم دوم ہے پہر اور اقلیم والے اگر اسکا انکار کریں تو یہ  
 انکار توجہ کے قابل نہیں ہو سکتا نکتہ یہ معجزہ پہلے انبیاء میں کسی نے کیوں نہ دکھایا جو آ  
 اگلے لوگ ہندو عقل نہ رکھتے تھے جیسے مکہ والے عقل رکھتے تھے مکہ والوں نے باہم مشورہ  
 کیا تھا کہ اگر محمد جادو گر ہیں تو جادو کا اثر زمین پر ہوتا ہے آسمان کی جانب نہیں ہوتا حضور  
 سے کوئی معجزہ آسمانی طلب کروا کر یہ سچے نبی ہونگے تو ضرور آسمانی معجزہ دکھائینگے ورنہ  
 لاچار ہو کر روپوش ہو جائینگے جب مکہ والوں نے ایسا زبردست معجزہ طلب کیا تو اوس  
 افضل انبیاء نے انہیں یہ معجزہ دکھایا بڑے معجزہ کے لئے بڑا نبی ہونا مناسب تھا دوسری بات  
 یہ ہے کہ حضور سب سے پہلے نبی ہیں اور قمر سب سے اگلا کہ ہے اور پہلے کو اگلے سے نسبت  
 ہوتی ہے اس لئے اس معجزہ کو حضور ہی کے لئے خدا نے اوٹھا رکھا تھا معجزہ حضور اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم غزوہ حذیبہ میں مکہ منظم کے قریب جنگل میں تشریف رکھتے تھے پندرہ سو صحابہ حضور  
 کے ساتھ تھے جب عصر کی نماز کا وقت آیا حضور نے وضو کے لئے پانی طلب کیا صحابہ نے عرض  
 کیا کہ حضور سارے لشکر میں پانی کا پتہ نہیں ہے حضور نے فرمایا کہ قدر قلیل جب قدر ممکن ہو سکے  
 پانی لشکر میں سے جمع کر لاؤ نہایت شکل سے سارے لشکر کی مشکیں پانی کے برتن چوڑا کر ایک  
 پیالہ پانی کا جمع ہوا وہی حضور کی خدمت میں حاضر کیا حضور نے بسم اللہ کہہ کر اپنا دست کمر

بیالہ میں رکھا آپکا ہاتھ رکھنا تھا کہ حضور کے ہاتھ کی برکت سے پیار سے پانی کا چشمہ  
 جاری ہوا سارے لشکروالوں نے خود پیالہ شکر کے جانوروں کو پیلا یا شکر والوں نے  
 مشکین پانی کے برتن بہرے سب نے وضو کیا کسی نے حضرت جابر سے پوچھا کہ یہ ہلا  
 تم کتنے آدمی تھے جو پانی پیو میں شامل تھے حضرت جابر نے فرمایا کہ ہم تو کل پندرہ سو تھے  
 لیکن اگر لاکھ ہی ہوتے تو بھی وہ رحمت کا پانی سب کو کافی تھا مکتہ یہ پانی آب زمزم سے  
 افضل ہے کیونکہ زمزم حضرت جبریل کے ہاتھ سے مکہ کی زمین میں نکلا ہوا ہے مگر یہ پانی حضور  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر جسم اہل کے درمیان سے نکلا ہے زمزم جبریل کے پڑنے ہووا  
 یہ پانی حضور کے ہاتھ نے جاری کیا زمزم زمین سے نکلا یہ خاص حضور کے جسد اہل سے  
 نکلا پس جیسا فرق زمین کو اور حضور کے جسم اہل کو ہے وہی فرق آب زمزم اور اس  
 معجزہ کے پانی کو ہے یہ پانی کوثر کے پانی سے بہتر ہے وہ فرشتوں کے ہاتھ سے پیدا ہوا ہے  
 یہ سید اولین آخرین کے دست مبارک سے پیدا ہوا پس جو فرق ملک کے مرتبہ کو حضور کے  
 مرتبہ سے ہے وہی فرق کوثر کے پانی کو اس معجزہ کے پانی سے ہے مکتہ یہ معجزہ ہی حضور اکرم  
 کے ساتھ مخصوص ہوا گلے انبیاء نے پہرے پانی نکالا دھتوں سے پانی نکالا مگر  
 جسم اہل سے کسی پیغمبر کے پانی نہیں نکلا حضور کے ہاتھ سے امت کے لئے اسطرح پانی نکلا  
 جیسے مہربان مان کے سینہ سے بچہ کے لئے دودھ نکالتا ہے اسی لئے صحابہ کرام کو آپس میں سگے  
 بھائیوں سے زیادہ باہم محبت تھی اور حضور کے ساتھ صحابہ کو اپنے مان باپ سے زیادہ  
 الفت تھی سارے صحابہ باہم گویا دودھ کے شریک بھائی ہو گئے تھے اور حضور مان سے زیادہ

امت پشترقیق تھے سبحان اللہ حضور کیا رحمت والے نبی تھے معجزہ مدینہ طیبہ میں ایک سال  
 قحط سالی ہوئی مینہ نہیں برسا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی نماز کا خطبہ فرما رہے تھے  
 ایک زمیندار نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جا لوز ہلاک ہو کر کھیت  
 و خرت خشک ہو گئے غریب لوگوں کے بچے فاقہ مرنے لگے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ  
 مدینہ برساے یہ سنا کہ حضور نے خطبہ میں اپنی ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر فرمایا اے اللہ  
 مینہ برسا دے خشک زمین کو تر سوکھی کھیتوں کو سیرامہ دے زمین کو زندہ کر دے صحابہ کرام میں  
 کہ حضور کے ہاتھ اٹھانے سے پہلے آسمان پر بار کا نام و نشان نہ تھا حضور کے ہاتھ اٹھاتے  
 ہی پہاڑوں کی طرح بادل اتر چکے کرتے اور اسی وقت مینہ برسے لگا اور مسجد نبوی صحرایہ پر ٹپک کر  
 حضور کے سر مبارک سے بہتا ہوا پیش مبارک سے ہوتا ہوا حضور کے لباس پر گرتا تھا اور  
 اور جناب بدستور خطبہ فرما رہے تھے اس جمعہ سے برابر دوسرے جمعہ تک مینہ برتا رہا جب  
 دوسرے جمعہ کو حضور جمعہ کا خطبہ فرمانے کھڑے ہوئے کہ پہر ایک زمیندار نے عرض کیا کہ اے جناب  
 بارش کی کثرت و اندیشہ ہلاکت کا ہے یہ سنا کہ حضور نے خطبہ میں دعا فرمائی الہی مدینہ کی استی میں  
 کھل جائے جنگلون میں بر سے دریا میں بر ضرورت کے موقع پر بر سے اس دعا کے ساتھ  
 حضور نے ہاتھ کا اشارہ آسمان کی طرف کیا صحابہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ آپ کے ہاتھ کے  
 اشارہ کے ساتھ بادل چھٹتا تھا اور اشارہ کے ساتھ مینہ کھل تا تھا یہ نتیجہ مسلمانوں  
 زمین اپنی اطاعت کرے آسمان اپنی اطاعت کرے ہوا اپنی مطیع ہو پانی آپ کا مطیع ہو  
 بادل اپنی دعا سے بر سے اپنی دعا سے کھلے مگر اطاعت نہ کرے تو کون انسان پہر اپنی مٹ

کا مسلمان حیرت اور غیرت کی جگہ ہے معجزہ حضور کی نبوت کے بعد ایک دن آپ کے  
 چچا ابوطالب آپ کے ساتھ کسی سفر میں تھے رستہ میں ابوطالب کو پیاس لگی اور سوت دیا  
 نہ پانی پاس تھا نہ جنگل میں کہیں پانی کا پتہ تھا ابوطالب نے حضور سے پیاس کی  
 شکایت کی حضور نے سواری سے اتر کر زمین پر سر مارا فوراً زمین سے چشمہ بیٹھے پانی کا  
 جاری ہوا جب ابوطالب نے اس چشمہ سے پانی پی لیا وہ چشمہ غائب ہو گیا نتیجہ کافروں  
 کے لئے خشک زمین سے شیریں پانی پلانا جس مبارک نبی کا ادنیٰ فیض تھا بہلا حشر میں  
 حبیب حضور حوض کوثر پر مہون گئے اور آپ کی امت کے مسلمان پیاس سے حشر کی پیاس کی تشک  
 کرتے ہوئے حضور کے پاس حاضر مہون گئے تب کس طرح آپ ہر ایک پیاس سے کو سیراب نہ فرما سکی  
 آپ ضرور سیراب فرمائیں گے پچاس ہزار برس کی پیاس ضرور بجھائیں گے معجزہ حضور اکرم نے ایک  
 کجھاری خشک کنوے میں اپنے دہن مبارک سے کلی کی خشک کنواں پانی سے بہر گیا کہاری  
 کنواں شیریں ہوا بڑی بات یہ ہے کہ ہمیشہ اس کنوے کے پانی سے مشک کی خوشبو آتی تھی  
 تشریح جبطیر عطر کا قطرہ بلا خوشبودار نیل کے شیشہ کو خوشبودار کرتا ہے اسی طرح حضور  
 کے مہونہ کا پانی سارے کنوے کے خوشبودار کرنے کے لئے کافی ہوا معجزہ خندق کی لڑائی کے  
 موقعہ پر جب صحابہ مدینہ منورہ کے گرد گھاتی کہہ دتے تھے درمیان میں ایک پہاڑی نکل آئی  
 ہر چند صحابہ نے اس کے توڑنے کی کوششیں کیں مگر سب بیکار ہوئے ناچا حضور سے انکڑ عرض  
 کیا کہ جناب خندق کے درمیان پہاڑ نکل آیا ہے جو ہم سے کسی طرح نہیں ٹوٹا یہ سنکر حضور  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائے اپنے ہاتھ میں کدال لیکر اس پہاڑ کے پتھر پر ضرب

لگائی حضور کے ماتھے کی ضرب سے پہرے سے ایک بجلی چمکی جسکی روشنی یمن تک پہنچی اور  
 ادباً ہارٹوٹ کر ریت ہو گیا پھر حضور نے دوسری ضرب لگائی پھر ایک بجلی کی چمک پیدا  
 ہوئی جو ملک شام کی طرف نظر آئی اور وہ باقی پہرے ہی ریت ہوا اور سوت جبریل ہیں  
 تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ حضور پہلی ضرب کی چمک یمن تک پہنچی دوسری ضرب کی چمک شام  
 کے ملک تک پہنچی حق تعالیٰ نے ان دونوں ضرب کی جزا میں یمن اور شام کا ملک آپکو  
 بطور انعام عطا فرمایا۔ یا اس لڑائی کے موقع پر صحابہ کرام کو فافہ کی سخت تکلیف تھی اور لوگ  
 بہت بہہ رہے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جس نے فافہ کی تکلیف  
 سے اپنے پیٹ پر ایک تہر بندھا ہوا کہا یا حبیب اس نے حضور سے اپنے فافہ کی شکایت کی  
 آپ حضور نے اپنا کرتاٹھا کر دو تہر شکم مبارک پر بند ہو موئے دکھائے جب یہ خبر حضرت  
 جابر رضی اللہ عنہ کو ہوئی فوراً اپنے گہرے اور اپنی بیوی سے کہا کہ بہت جلد کچھ پکانا تیار  
 کر و کیونکہ نبی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک فافہ کے سبب زردی اور  
 شکم مبارک پر تہر بندھا ہوا دیکھا ہے یہ شکر جابر کی نبی نے ایک صاع یعنی ساڑھے تین سپر  
 کے قریب جو کاٹا نکالا اور ایک بچہ بکری کا ذبح کر کر چار پانچ سپر کے قریب گوشت تیار  
 کیا اور جابر سے یہ کہا کہ ذرا ہوشیاری سے کام کرنا صرف حضور اکرم اور آپ کے ساتھ  
 تین چار آدمی بلا کر لانا ایسا نہو کہ سارے لشکر کی دعوت کر کے ساتھ لے آؤ نبی نے  
 اچھی طرح جابر کو سمجھا کر حضور کے پاس بھی حضرت جابر نے نہایت آہستہ سے عرض کیا  
 کہ میری گہروالی نے حضور کی دعوت کی ہے اور یہ عرض کیا ہے کہ کھانا بہت قلیل ہے

اگر دو تین شخص آپ کے ساتھ چلے آئیں تو کچھ مضائقہ نہ ہوگا یہ شکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے اندر سے باہر تشریف لاکر کپڑا کر فرمایا کہ اسے خندق کہو نے والوں آج جابر نے تمہاری دعوت کی ہے یہ شکر کنی ہوا دمی خندق سے نکلا کہ حضور کے ساتھ ہو کر حضرت جابر کی عقل جاتی رہی مگر بہ خیال کیا کہ میں نے سارا حال حضور سے عرض کر دیا تھا اب میرا ذمہ نہ رہا وہ تو خود حضور نے سب کی دعوت کی ہے حضور جانیں حضور کا کام چاہنے الغرض اس لشکر کو ساتھ لیکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جابر کے مکان پر پہنچے اور یہ فرمایا کہ جابر جب تک ہم نہ آئیں روٹی نہ پکانی جائے اور ہنڈیا بھی جو ملے سے نہ اتاری جائے سب سے پہلے حضور نے جابر کے مکان میں پہنچ کر اپنے محزن شفا سے لعاب مبارک آٹے میں ملا کر کچھ لعاب مبارک ہنڈیا میں ڈال کر برکت کی دعا فرمائی پہر ارشاد کیا کہ جابر دو عورتیں روٹیاں پکانی شروع کریں اور تم دس دس آدمی بیٹھا کر کھلانے شروع کرو حضور کے ارشاد کے موافق دو عورتوں نے روٹی پکاٹی اور دس دس صحابہ کو اکٹھا بیٹھا کر کھلانا شروع کیا جب سب کے سب کھا چکے سب سے سچے حضور اکرم کھانا نوش فرما کر تشریف لے گئے حضرت جابر سے کسی نے پوچھا کہ اوس دن کس قدر کھانے والے تھے فرمایا کہ پورے ایک ہزار آدمی تھے پہر دم بھی کوئی دو وقت سے ہو کا تھا کوئی دو دن سے ہو کا اُس لحاظ سے یہ ہزار بھی دو ہزار کی برابر تھے مگر حضرت جابر قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ وہ ایک صاع آٹے میں سے کوئی مائتہ بہر اٹا کم نہ ہوا تھا نہ ہنڈیا سے کوئی بوٹی گوشت کی کم تھی وہ سب سامان جون کا توں موجود رہا اور ہزار آدمی کھا کر چلے گئے درحقیقت جابر نے چار پانچ آدمی کو

دعوت کی تھی اور نہ یہ کہ کھانا پکا یا تہا یہ ایک ہزار آدمیوں کے لشکر کی حضور اکرم نے  
 دعوت کی تھی حضور انکا کہا نا عجب سے اپنے ساتھ لائے مہمان بھی آپ ہی نے بلایا  
 تھے مگر حضرت جابر کو مفت آخرت کا ثواب اور دنیا کی نیک نامی مرحمت فرمائی تھی خود ہی  
 معجزہ حضرت جابر کے والد حضرت عبدالعزیز احد کی لڑائی میں شہید ہوئے تب حضرت  
 عبداللہ کے ذمہ پانسو من کے قریب کھجورون کا ایک یہودی کا قرضہ تھا عبداللہ کو تعالٰی  
 کے بعد انکے بیٹے جابر نے چاہا کہ قرض خواہ سے فیصلہ کیا جائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو شفاش کے لئے بلایا حضور نے اوس یہودی سے فرمایا کہ اس سال جس قدر باغ میں پھل آیا ہو  
 وہ تم سب میں لو باقی اگلے سال ادا کیا جائیگا یہودی نہ مانا اور یہ کہا کہ میں تو یوراحق ابھی  
 لون گا حضرت جابر فرماتے ہیں کہ اس سال ہمارے کھجورون کے باغ میں پھل بہت کم آیا تھا  
 موجودہ پھل کی مقدار بمقابلہ قرضہ کے چوتھائی تھی جب حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ یہودی  
 کس طرح بغیر لئے نہیں مانتا تب حضور اکرم نے حضرت جابر سے فرمایا کہ تم ہر ایک قسم کی  
 کھجورون کا الگ الگ ڈبیر لگاؤ پھر مجھے اطلاع دو یہ سنکر حضرت جابر نے ہر ایک قسم کی کھجور  
 کا الگ الگ ڈبیر لگا کر حضور اکرم کو اطلاع دی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجورون کے ڈبیر  
 کے پاس آئے اور قرض خواہ یہودی کو بلا کر سب سے بڑے ڈبیر پر حضور نے اپنا چادر مہار  
 پہنایا اور بذات خاص اوس ڈبیر کے اوپر بیٹھ کر حضرت جابر سے فرمایا کہ جابر تم اب ناپ کر  
 دینا شروع کرو یہ سنکر حضرت جابر نے قرض خواہ کو دینا شروع کیا جابر کہتے ہیں کہ وہ ساری  
 کھجوریں ایک چوتھائی قرض کی برابر تھیں مگر حضور کی برکت سے سارا قرضہ ادا ہوا اور ابھی



وہ ایک ڈیسر ہی بدستور اسی طرح موجود رہا اور باقی سارے ڈیسر چھوٹے ہی نہ گئے یہودی قیود پر  
 سخت متعجب ہو کر یہ کیا ہوا تشریح حضور کا روحانی وزن سارے جہان سے زیادہ تھا آج  
 اوس کا یہ ادنیٰ اثر تھا کہ بہت ہی کم مقدار کی کجورین حضور کے تشریف رکھنے سے مقدار میں  
 بہت زیادہ ہوئیں اسی طرح قیامت میں جب مسلمانوں کے اعمال کے ساتھ حضور پر درود پہنچنا  
 ملا کہ میزان قیامت میں تولوا جائیگا جس طرح آج ایک ڈیسر سے سارا قرضہ جابر کے والد کا  
 ادا ہوا اسی طرح ایک ہی عمل کا وزن انشاء اللہ بندے کے سارے گناہوں سے بہاری ہوگا  
 معجزہ ایک وقت حضرت ابی ہریرہ کو فاقہ کی سخت تکلیف تھی ابی ہریرہ حضور اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے در دولت پر حاضر ہوئے اتفاق سے اس وقت حضور اکرم کی خدمت مبارک  
 میں ایک پیالہ دودھ کا دیرین آیا اس پیالہ کو دیکھ کر ابی ہریرہ بہت خوش ہو کر ابانور  
 یہ دودھ پینے کو لے گا حضور اکرم نے ابی ہریرہ سے فرمایا کہ ابو ہریرہ جاؤ مسجد میں سے  
 اصحاب الصنفہ یعنی مساکین صحابہ کو بلا لاؤ یہ سنکر ابی ہریرہ نے اپنے جی میں کہا کہ ہمارے کتنی  
 ایک دودھ کا پیالہ ہے اور اتنے مستحقین بلائے جاتے ہیں مجھے اب کچھ بھی نہ ملیگا لیکن صحابہ  
 کو حضور اکرم کے حکم کی تعمیل کرنا اپنی جان کی حفاظت سے بھی زیادہ مقدم اور ضروری تھا  
 فوراً ابی ہریرہ مساکین صحابہ کو مسجد نبوی سے بلا کر لائی بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ ان  
 لوگوں کی تعداد چار سو تھی اب غور کی جگہ ہو کہ سیر ہوا سیر کے قریب دودھ ہے اور چار سو مساکین  
 بلائے گئے جب وہ مساکین انکو جمع ہوئے حضور اکرم نے ابی ہریرہ سے کہا کہ تم اس پیالہ کو  
 ایک ایک مسکین کو دیتے جاؤ جب وہ پیٹ بہرے پھر دوسرے کو دوا ہی طرح سکویہ دودھ بلاؤ

یہ سنکر ابی ہریرہ نے اپنے جی میں کہا کہ بہت قلیل دودھ ہے یہ تو ایک ہی مسکین پٹی لے گا  
 مگر حضور کے ارشاد میں مجال دم مار نیکی نہ تھی حکم کے موافق وہ ذرا سے دودھ کا پیالہ پہلے ایک  
 صحابی کو دیا جب وہ پیٹ بھر چکے تب دوسرے کو دیا جب وہ بھی پیٹ بھر کر فارغ ہوئے  
 تب تیسرے کو دیا یہاں تک کہ چار سو مسکین صحابہ کرام اپنا پیٹ بھر کر فارغ ہوئے  
 مگر وہ پیالہ دودھ کا اسی طرح بھرا ہوا موجود رہا خدا جانے غیب سے وہ دودھ آتا یا جنت  
 کی نہروں سے آتا تھا پیالہ سے اسقدر دودھ پھج ہوا مگر پیالہ بے ستور بھرا ہوا موجود رہا جب  
 سب لوگ پیکر چلے گئے تب حضور نے وہ پیالہ ابو ہریرہ کو دیا اور تین مرتبہ بہت تاکید فرما کر  
 خوب پلا یا جب ابو ہریرہ بھی اپنا پیٹ بھر چکے تب حضور اکرم نے اپنے دست مبارک میں  
 وہ پیالہ لیکر بسم اللہ کہہ کر نوش فرمایا تب وہ پیالہ ختم ہوا سبحان اللہ کیا اعجاز ہے متحجرہ حضرت  
 ابی ہریرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند کجورین لیکر حاضر ہوئے اور حضور  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ حضور ان پر کچھ برکت کی دعا پڑھ کر دم کیجئے یہ سنکر حضور  
 نے ان چند کجورین پر برکت کی دعا فرمائی اور انہیں ایک تیلیے میں بند رکھنے کا حکم دیکر  
 یہ فرمایا کہ ابی ہریرہ اس میں نکال کر کھانے رہنا کبھی تیلیے کو ہرگز نہ جھاڑنا ابی ہریرہ کہتے ہیں  
 کہ اس وقت سے لیکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے زمانہ تک جو عرصہ بیس برس  
 کے قریب ہوتا ہے برابر اس تیلیے سے کجورین نکال کر خود بھی کھاتا اور آتے گئے مہمانوں کو  
 یہی کھلاتا تا کہ کسی طرح وہ کجورین تمام نہوئیں کئی سو من کا اندازہ اس تیلیے سے کجورین  
 نکال کر حضرت ابی ہریرہ نے کہا میں اور کھلائیں مگر کسی طرح وہ کجورین ختم نہ ہوئیں حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے معرکہ میں کسی ظالم بلوائی نے وہ تھمیلہ ابوہریرہ کے ہات سے  
 لیکر اوس کو لوٹ کر دیکھا سیکڑوں میں کھجوروں کے نکلنے کے بعد میں وہی آٹھ دس کھجوریں  
 جو حضور اکرم نے اول دن اس تھیلہ میں اپنے ہاتھ سے ڈالیں تھیں وہ کی وہی ہستور آج تک  
 آئیں یہ بیس سال تک دن رات کا خرچ حضرت ابوہریرہ کا حضور کی دعا کے طفیل سحر نفعہ  
 میں رہا سبحان اللہ شہنشاہ آج بجائے اوس تھیلے کے انسان اپنا دل اور سینہ خیال کرے  
 اور بجائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی کھجوروں کے آپ کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
 سمجھے پہر اس کلمہ کو اپنے دل کی تھیلی میں محفوظ کرے اور پہر اسکی ہر کتن دین دنیا میں دیکھے  
 کہ کیا کچھ بہتین میں مگر خلوص نیت شرط ہے معجزہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے  
 واپس تشریف لاتے تھے رستہ میں ایک جگہ قیام فرمایا اس پاس کے گاؤں والے حضور کو  
 دیکھنے آئے ایک اعرابی زمیندار سے حضور اکرم نے فرمایا کہ تو کہاں جاتا ہے اوس زمیندار  
 نے عرض کیا کہ حضور اپنے گھر جاتا ہوں حضور نے فرمایا کہ اے زمیندار کچھ اچھی نیک بات کی  
 طرف توجہ کر سکتا ہے عرض کیا کہ حضور وہ کیا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
 کا اثر کر و مسلمان ہو جاو اعرابی زمیندار نے عرض کیا کہ ہمارا حضور آپ کے پاس کوئی نشانی  
 ایسی ہے جو آپکی صداقت پر روشن دلیل ہو یہ سنکر حضور اکرم نے فرمایا کہ دیکھو وہ دور کے قافلہ  
 پر لیکر کا درخت کہڑا ہے تم اسکے پاس جا کر کہو کہ تجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاؤ میں  
 وہ زمیندار متعجب ہو کر درخت کے پاس گیا اور درخت کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام  
 پہنچایا حضور کا نام مبارک سنتے ہی درخت میچن ہوا اور فوراً چاروں طرف سے جنبش

میں آنکری اپنی جڑیں زمین سے اکٹری کر بہت جلد سیدھا حضور کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر  
 اسلام علیک یا رسول اللہ صاف انسانی زبان میں حضور پر سلام عرض کیا آنجناب نے  
 فرمایا کہ اے درخت کیا تو میری رسالت کی شہادت دیتا ہے درخت نے صاف زبان سے  
 تین دفعہ گواہی دی اور یہ کہا بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں لوگ یہ عجیب واقعہ دیکھ کر حیران  
 تھے اعرابی نے عرض کیا کہ پہلا حضور یہ درخت واپس اپنی جگہ ہی جاسکتا ہے فرمایا کہ ہاں ہی  
 چلا جائیگا حضور نے درخت سے فرمایا کہ اپنی جگہ واپس ہو جاؤ درخت یہ سنکر اس وقت  
 اپنی اصلی جگہ واپس گیا اور بدستور اپنی جڑوں کو زمین میں اتار کر قائم ہوا اعرابی نے یہ واقعہ  
 دیکھ کر عرض کیا کہ حضور مجھے اجازت دیں تاکہ میں جناب کو سجدہ کروں فرمایا کہ مجھے اسکی  
 اجازت نہیں ہے اگر میں سیکو سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنی  
 خاوند کو سجدہ کریں یہ سنکر اعرابی نے عرض کیا کہ اگر حضور مجھے سجدہ کی اجازت نہیں دیتے  
 تو ہاتھوں پر بوسہ دینے کی اجازت فرمائیں آنحضرت نے بوسہ کی اجازت فرمائی اعرابی  
 زمیندار نے حضور کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہوا تشریح ایک خاردار  
 کیلڑکا درخت حضور کو ملا اور اشارہ پا کر بچپن ہوا اور فوراً ہی اپنی جڑیں چاروں طرف سے  
 کاٹ کر سیدھا سرور قدح حضور کی جناب میں حاضر ہوا جناب کو سلام کیا اور جناب کی رسالت کی  
 گواہی دی الہی ہم کیسے انسان پہر مسلمان ہیں جو نیچے گانہ اذان میں تیرے اور تیرے رسول  
 مقبول علیہ السلام کی طرف سے ہمیں اور بلایا جائے اور ہم کچھ خیال نہ کریں اس کی  
 کچھ پروا نہ کریں حیرت کا مقام ہے کہ بے زبان درخت کو صرف حضور اکرم کی طرف سے طلبی

ہوئی وہ اپنی جڑیں کاٹ کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے بلاؤ کے ساتھ المدد و اجالہ والا کرام کی جانب سے بھی بلایا جائے ہم دنیاوی کاموں  
 کو نہ چھوڑیں فوراً مسجد میں حاضر نہ ہو جائیں افسوس ہم نے دنیا میں انکر گہانس ہیونس درختوں  
 پتھروں کی برابر بھی خدا کی سچے رسول کی اطاعت نہ کی شرم کی جگہ غیرت کا مقام ہے بحسنہ  
 ایک دن سفر کے موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ سے فرمایا کہ اے اسامہ  
 میرے استنجا کرنے کی قابل کوئی پر وہ کی جگہ ہے اسامہ نے عرض کیا حضور درخت کی سیڑھی کا  
 شکریہ ٹھیل رہا ہے اور یہاں قریب میں کوئی جگہ جناب کے قابل پر وہ کی نظر نہیں آتی یہ شکر  
 حضور اکرم نے فرمایا کہ دیکھو اے اسامہ یہ درخت کھجوروں کے جوالنگ الگ الگ کھڑے نظر آتے  
 ہیں اور یہ پہاڑی تہہ چو در و در پڑے دکھائی دیتے ہیں انکو حکم دوانسے جا کر کہو جناب  
 رسول اللہ فرماتے ہیں کہ درختوں تم آپس میں مل جاؤ اور پتھروں تم درختوں کے پیچ میں دیوار  
 بنا کر تیار کرو حضور اکرم تمہارے پیچھے استنجا فرمائینگے کہتے ہیں حضرت اسامہ کہ میں حضور اکرم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پیغام سیکر درختوں پتھروں کے پاس گیا سنتے ہی حضور کا حکم فوراً کھجوروں  
 کے درخت آپس میں ملے اور درختوں کے درمیان جو جگہ خالی رہی تھی اوس میں پتھروں نے  
 جمع ہو کر دیوار بنائی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استنجے سے فارغ ہوئے فرمایا  
 اسامہ اٹھو کہ یہ سب اپنی اپنی جگہ واپس ہو جائیں یہ شکر حضرت اسامہ نے اشارہ کیا  
 پتھر درخت سب الگ الگ ہو کر اپنی اپنی جگہ چلے گئے سبحان اللہ الہی کیا تیرا احسان ہے  
 جہان بہر کا حاکم ساری دنیا پر حکومت کرنے والے نبی کو ہم گنہگاروں کا عاشق اور ہم خطاواروں کا

شیرانی بنایا ہمارے علم نے اونہیں راتوں رات لایا ہمارے فکر نے انہیں بہت سا بگایا  
 کم سلا یا نتیجہ درختوں پہرون نے جناب کے خادم کے حکم سے جناب کے لئے صاف بستہ ہو کر  
 پردہ کی دیوار تیار کر دی ہم انسان ہو کر پہر مدعی اسلام ہو کر خاص اللہ کے حکم سے پہر جناب  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے کبھی نماز کے لئے جماعت کا انتظام نہ کریں تفرق  
 درخت آپ کے حکم سے ایک ہو جائیں پرگندہ پڑے ہوئے پتھر یا ہم بلجائیں مگر ہم ایک  
 خدا کے بندے ایک رسول مقبول کی امت ایک قرآن کے ماننے والے ایک اسلام کے چاہنے  
 والے ایک کلمہ پڑھنے والے ایک گورستان میں مدفون ہونے والے ایک حشر میں جانوں  
 ایک پل صراط سے چلنے والے ایک مان باپ کی اولاد ہو کر ایسے پرگندہ رہیں اس طرح ہم  
 لڑتے ایک دوسرے کی تکفیر کرتے جہنم میں بھیجتے رہیں جاے انصاف اور مقام غیرت  
 لوگوں حکم الہی کی اتباع کرو و خضعو کمال اللہ جمعیا ولا تفرقوا آیت پر عمل کرو اختلاف چھوڑو  
 سب ملکر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو معجزہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر کے موقع  
 میں زمین پر لیٹے ہوئے سوتے تھے بہت دور سے ایک درخت کی کڑا آیا اور سات مرتبے  
 جناب کے صدقے ہوا حضور کا طواف کیا جب حضور اکرم سوتے اٹھے فرمایا کہ اس درخت  
 نے اللہ تعالیٰ سے اجازت لی تھی کہ مجھے انکر سلام کرے خدا نے اسے اجازت دی اسلئے  
 یہ درخت آیا اور میری زیارت کر گیا تشریح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے  
 کہ مسلمانوں تم سوائے خانہ کعبہ کے دوسری جگہ کا طواف نہ کرنا حضور کی شریعت کو قانون  
 بہت سی قسم کے بین پہرون درختوں کا قانون الگ ہے جانوروں کے لئے دوسرا قانون ہے

انسان کے لئے جہاد قانون ہے پہر امت کے مسلمانوں کے لئے علیحدہ قانون ہے پس وہ قانون محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جو مسلمان انسان کے لئے ہے اس میں حضور کا طواف یا حضور کے فرار کا طواف منع ہے ایسا نہ کرنا چاہیے درختوں جانوروں کا جو قانون محمدی ہے اس میں حضور کا طواف درست ہے ہاں اتنا مسلمان کو ضرور لازم ہے کہ جب حضور کا نام سنے دل سے حضور پر صدقہ ہو قربان ہو جائے جناب کا ذکر سکر ایسا ٹرب جاے جیسے کوئی انتہا درجہ کا عاشق اپنے محبوب کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھ کر پے سے گزر جاتا ہے یا وہ ہے کہ اس کو چھین عشق سے خالی لوگ محروم رہتے ہیں میرے والدہ قدس اللہ سرہ الغیر فرماتے ہیں ۵

بے عشق محمد جو محدث ہیں جہان میں	آتا ہے بخار اور کو بخاری نہیں آتی
----------------------------------	-----------------------------------

معجزہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے گئے وہاں حضور نے جمعہ قائم کیا جب حضور کو خطبہ فرمانے کی ضرورت ہوتی تب آپ مسجد کے ستون سے جو خشک کھجور کا درخت تھا پشت مبارک لگا کر خطبہ فرماتے تھے ایک دن ایک انصاری عورت نے عرض کیا کہ اگر جناب فرمائیں تو یہ لونڈی اپنے غلام سے جو بڑھی کا کام جانتا ہوا قاکے لئے ایک کاٹ کا نمبر نوادے حضور نے ارشاد کیا کہ اچھا یہ منکر وہ عورت چلی گئی اور دو تین روز کے بعد تین میٹرھی کا نمبر نوادے الائی اور حضور کی خدمت میں نظر گزارنا آنحضرت نے وہ تحفہ قبول فرما کر اوپر خطبہ فرمایا و غط کھنا شروع کیا آج پہلا موقعہ ہے کہ حضور نے اس قدیمی لکڑی کو چھوڑا اور حضور ممبر پر جلوہ فرما ہوئے حضور نے تھوڑا ہی سا خطبہ فرمایا تھا کہ اوس خشک ستون سے رونے کی آوازیں چنیں ماریں صدائیں بلند ہوئیں بچکیاں لینا بسکیاں بہرنا

بچہ کی طرح مان کی جدائی میں چنچنیں مار کر رونا غل مچا نا شروع کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 ستون کے رونے سے چچین ہو کر ممبر سے اوتر کر اوس رونے والے عتیق رسول میں جان  
 کھونے والے ستون کے پاس آئے اوسے گلہ سے لگا کر بہت تسلی دی اوس سے کلام  
 کیا سے چپ کیا فرماتے ہیں اگر تین تسلی نہ دیتا وہ ستون قیامت تک روتا ہی رہتا جسکو  
 حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مثنوی شریف میں لکھتے ہیں <sup>سُتُن</sup>  
 حنائے در بجز رسول نالہ میزدہ چو ارباب عقول یعنی خشک ستون رسول کے فراق میں بڑی  
 عظیمندون پرانے عاشقوں کی طرح روتا چچین ہوتا تھا در تیر ماندہ اصحاب رسول :  
 گریہ بیلاک ستون پاعرض و طول گفت پیغمبر چو خواہی اے ستون : گفت جانم از  
 خرافت گشت خون : حضور اکرم نے فرمایا کہ اے ستون نیز کیا مطلب ہے تو کیوں روتا  
 ستون نے عرض کیا حضور رونے کا سبب جان دینے کا باعث محبوب در جہان کی جلدی  
 ہے از فراق تو مرا چوں سوخت جان : چون تالم بتیو اے جان جھان : پشست  
 من بودم از من ناختی : بر سرمہ تو سند ساختی : اے محبوب پہلے تو آپ مجھ سے  
 کہ لگا کر خطبہ فرماتے تھے اور میں حضور کے جمال اور حبیب رب العالمین کے وصال سے  
 شرف راکرتا تھا مگر اب میری کم نصیبی محرومی قیمت سے حضور مجھے چور کر ممبر پر  
 اجلاس فرمانے تشریف لے گئے پس رسول گفت کاے نیکو درخت : اے شہدہ باستر تو  
 ہمارا نجات : گر بھیجوا ہی تر نخکے کنند : شرقی و غربی از تو میوہ چنند : یا دران عالم  
 حقت سروے کنند : تا روز تازہ بمانی تا ابد : اے ستون اگر تو چاہے تو خدا تجھے زمین



سرسبز درخت بنا دے تیرے پھل سارا جہان کہاں سے اگر تو چاہے تو آخرت میں تجھے خدا  
 سرسبز کرے جہان تیرے پھل اولیاء اللہ کہا میں گے مگر اے ستون جہان کا سرسبز ہونا  
 چند روز کا ہے اور آخرت میں سرسبز ہونا ہمیشہ کے لئے ہے اب جو تو پسند کرے میں اپنے  
 اللہ سے عرض کروں وہی تیرے لئے منظور ہو جائے گفت آن خواہم کہ دائم شد بقاش  
 بشنوائے غافل کم از چوبے مباشر : اس ستون نے عرض کیا کہ یا حضرت میں وہی بات  
 پسند کرتا ہوں جسکی بقا ہمیشہ رہے میں فانی بقا کو پسند نہیں کرتا بلکہ مجھے آخرت کی زندگی  
 ملنی چاہیے کہ جہان میرے پھل ہمیشہ اولیاء اللہ کہا میں گے مولانا فرماتے ہیں کہ اے انسان  
 غافل سن لے کہ ایک سوکھی لکڑی آخرت کو پسند کرے اور تو زندہ اور عاقل انسان ہو کر  
 دنیا پر مرے حضور نے اوس ستون کو دیاں سے ہٹا کر محراب شریف کے سامنے دفن کر دیا۔  
 تشریح فراق محبوب میں رونا مرتبہ اعلیٰ درجہ کے عاشقوں کا ہے پہر محبوب بھی بہت سحر  
 بین سب کو چھوڑ کر فراق محبوب رب العالمین میں رونا یہ اعلیٰ درجہ کے دلیوں کا کام ہے  
 پہر وصال فانی کو چھوڑنا وصال باقی کو اختیار کرنا یہ اعلیٰ درجہ کے بزرگوں اور قطبوں کا  
 مقام ہے اللہ کبیر کیا حضور کا روحانی فیض تھا چند مرتبہ ایک خشک لکڑی سے کمر  
 لگا کر خطبہ فرمایا تھا حضور کی پشت مبارک کی تاثیر سمرودہ خرت میں اعلیٰ درجہ کا عشق  
 اعلیٰ درجہ کا فہم اعلیٰ درجہ کی حق شناسی اعلیٰ درجہ کی فانی اور باقی میں تمیز پیدا ہوتی  
 جب پشت کا لکڑیوں پر اتنا فیض تھا تب صحابہ جو حضور کے چہرہ النور کے سامنے بیٹھ کر  
 فیض لیتے اور خطبہ سنتے اور حضور کی زیارت کرتے تھے وہ کس قدر حق اکا گاہ اور باخدا ہوتے ہوئے

اول کا یہ ایک ادنیٰ مرتبہ ہے کہ محبوب رب العالمین نے عالم کے لئے فرما دیا جہم حبی  
 صحابہ سے محبت رکھنا مجھے محبت رکھنا ہو صحابہ سے نفیض رکھنا مجھے نفیض رکھنا ہے  
 کوئی مسلمان حضور اکرم کی محبت میں پورا نہ ہو گا جب تک وہ حضور کے صحابہ سے محبت نہ رکھو  
 معشوق کا عاشقوں کو یہ حکم سنا دینا اور اپنے عشق و محبت میں صحابہ کو شامل فرمانا عاشق  
 ہی اس مرتبہ کا اندازہ کر سکتے ہیں دوسروں کو یہ نہیں لگ سکتا صحابہ کرام کے لئے اس سے  
 بڑھ کر کوئی مرتبہ نہیں ہو سکتا صحابہ کا چاہیتا خدا اور رسول کا چاہیتا ہو گا سبحان اللہ  
 کیا عزت افزائی جو خشک چوب کا دنیا میں اور رخت بنکر پہل دینا جسے عام لوگ نیکے بد  
 سب کہاتے درخت نے ناپسند کیا بلکہ حبس میں جا کر اسکے پھلون کو اولیاء اللہ کا کھانا اسی  
 پسند کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم گنہگاروں کا کھانا دانہ پانی پہل میوہ اور جو کچھ ہم کہاتے  
 اور کھا کر گناہ کرتے ہیں اس کام کو یہ کل چیزیں نہیں ہم کہاتے ہیں سخت ناپسند رکھتے ہیں اگر  
 خدا انہیں مجبور نہ کرے تو یہ سب چیزیں ہمیں صاف جواب دیدیں اور کوئی بھی ہمارے کھانیکے  
 کا دین نہ آؤ نکتہ چونکہ یہ درخت عاشق رسول تھا اسلئے اسنے اپنے پھلون کا دلیون نہیں دیا  
 کہ کھلا ناپسند کیا یہ درخت بھی عاشق تھا اور اولیاء اللہ بھی عاشق الہی ہوتے ہیں پیچ ہے  
 کہ ہم جنس باہم جنس پر وارہہ اجنس الی جنس یا لہ چیز انہی جنس کی طرف یا لہ ہوتی  
 ہے ہمیں بھی حبیب رب العالمین کا عشق اور کچھ عبرت کرنی چاہیئے معجزہ ایک وقت مکہ معظمہ  
 میں حد حرم سے باہر ابو سفیان اور صفوان ابن امیہ کھڑی تھی ایک بیٹے نے ہرن پر  
 حملہ کیا ہرن پہاگ کر حرم کے حد میں داخل ہوا بیٹے نے ہرن پر حد حرم میں حملہ نہ کیا ہرن کو

چھوڑ کر جانے لگا ابوسفیان نے صفوان سے کہا دیکھو تعجب کی جگہ ہے بیڑیا جانور بھی حرم کا  
ادب کرتا اور حرمت کا خیال کرتا ہے یہ کلام نیکو بیڑی سے نے جواب دیا کہ لوگوں یہ کوئی  
تعجب کی بات نہیں جو بلکہ ایک بات اس سے بھی زیادہ تعجب کے قابل یہ ہے کہ محمد بن  
عبداللہ خدا کے رسول مکہ سے نکل کر مدینہ پہنچے وہ تہمین جنت کی طرف بلاتے تھے اور تم انہیں  
دوزخ کی طرح کھینچتے تھے ابوسفیان نے کہا کہ اے صفوان اس واقعہ کا مکین جاکر ذکر نہ کرنا  
ہنہین تو سارا مکہ مسلمان ہو جائیگا تشریح یہاں بھیڑ سے جانور نے کفار مکہ کو سخت درجہ کا  
لمعہ دیا یعنی میں نے جانور ہو کر حرم محترم کا لحاظ کیا اپنی خوراک اپنے شکار کو حرم میں نہ ستایا  
نہ گھیر لیا تم نے انسان ہو کر خدا کے رسول کو جہنم دوزخ سے بچانے جنت لیجانے کی کوشش  
فرمانا تھا حرم محترم سے نکالا تم انسان ہو کر جانور سے بھی زیادہ حیوان اور بے عقل ہو دوسرا  
طعنہ یہ تھا کہ مکہ معظمہ چھوٹی حرم ہے اور دین اسلام بڑی حرم جانور نے چھوٹی حرم کی حرمت کو سبب  
اپنی خواہش کو چھوڑ دیا باپ دادا کی رسم بہن کا شکار ترک کر دیا تم نے بڑی حرم کی حرمت کا  
خیال نہ کیا خدا کے رسول کو ستایا مسلمانوں کو قتل کیا اسلام کو مکہ میں سخت بے حرمت کیا نفور  
بڑی حرم محترم کی رعایت نہ کی سبحان اللہ کیا عجیب اور لطیف طعنہ ہیں جو خدا نے جانور  
کے مونہ سے کافروں کو سنوائے معجزہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی  
مسجد میں تشریف رکھتے تھے صحابہ کا گروہ ایک گنوار زمیندار کو پکڑ کر لایا گنوار نے حضور کی  
خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں صحابہ نے کہا کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم ہیں یہ نیکر گنوار نے کہا جیسے لات اور عزے ہون کی قسم جو بیٹے ان سے زیادہ جھوٹا نہیں دیکھا

اگر عرب کے لوگ مجھے جلد باز نہ کہیں تو انہیں میں ابھی شہید کروں گنوار کا یہ یہودہ کلام منکر  
حضرت عمر نے عرض کیا کہ حضور مجھے اس کے قتل کی نیکی اجازت دیجائے حضور اکرم نے فرمایا  
کہ اے عمر! تم اختیار کرو تمہیں خبر نہیں کہ حلیم شخص میں نبوت کی قابلیت ہوتی ہے یہ فرما کر حضرت  
عمر کو حضور نے خاموش کیا پھر اوس گالیان دینے والے گنوار سے فرمایا کہ یہاں سے مسلمان ہونا  
بڑا اچھا کام ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا بڑی عبادت ہے یہ سنکر زینبہ اگر گنوار نے  
ایک جالور پٹہ گواہ اپنے آستین سے نکال کر حضور کے سامنے ڈال دی اور یہ کہا کہ لات غرے  
کی قسم اگر یہ آپ پر ایمان لائیگی تب میں بھی آپ پر ایمان لاؤں گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اوس پٹہ گواہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا یا صَدِّیقُ اے گوہ حضور کا کلام سنکر پٹہ گواہ کو حضور اکرم  
کی طرف متوجہ ہوئی اور صاف عربی زبان میں حضور کا جواب دیا البیک وسعدیک یا رسول اللہ  
حضور کیا ارشاد ہو حضور نے فرمایا من تعبد تو کس کی عبادت کرتی ہو یعنی خداوند سبحان کی عبادت  
کرتی ہے یا لات غرے بتوں کی عبادت کرتی ہو پٹہ گواہ نے عرض کیا اعبدا للہ اللہ ہی السما عشاء  
وفی الارض سلطانہ وفی البحر سیلہ وفی الجنتہ جنتہ وفی النار عذابہ یا حضرت میں عبادت کرتی  
ہوں اوس اللہ کی جسکا عرش آسمانوں پر ہے جسکی حکومت زمین پر جسے دریا میں رستہ بنایا  
جسکا عذاب و فرخ میں ہے جسکی رحمت خشت میں ہے جب پٹہ گواہ خدا کی واحدانیت کا اقرار کر چکی  
تب حضور نے فرمایا کہ اے گوہ تو مجھے بھی جانتی ہو کہ میں کون ہوں گوہ نے جواب دیا انت  
رسول رب العالمین وخاتم النبیین قد اطلع من صدقک وخاب من کذبک یا حضرت آپ رسول  
میں رب العالمین کے اور خاتم النبیین میں تحقیق نجات پائیگا آپ پر ایمان لانے والا اور

غلاب ٹہا میگا آپ کا انکار کرنے والا بے زبان جانور کے موندہ سے ایمان کا اقرار سنکر جمع  
 ونگ تہا اور وہ گنوار حیران کھڑا سنتا تھا جب جانور کلام کر چکا تب بڑے شوق سے گنوار نے  
 کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا اور عرض کیا کہ یا حضرت ایمان لایا آپ پر میرا ظاہر میرا  
 باطن میرا گوشت میرا پوست میرا بال بال آپکی صداقت کا اقرار کرتا ہے یا حضرت اس سر  
 پہلے حضور کی ذات سے زیادہ میرے نزدیک کوئی شخص بُرا نہ تھا مگر اس وقت حضور سے زیادہ  
 اچھا حضور سے زیادہ محبوب میرے نزدیک جہاں میں کوئی نہیں ہے یہ مسکے حضور اکرم نے  
 فرمایا کہ بھائی خداوند کریم کسی کا کلمہ قبول نہیں کرتا جب تک وہ شخص نماز کا پابند نہ ہو تا  
 پڑھو اور نماز بغیر قرآن مجید کے پڑھے قبول نہیں ہوتی اعرابی نے عرض کیا کہ حضور مجھے نماز بھی  
 تلقین فرمائیے اور قرآن مجید بھی تعلیم فرمائیے حضور نے اسے دو سو تین سورہ فاتحہ اور قل پڑھا  
 شریف یاد کر لیں گنوار چونکہ عرب کا رہنے والا تھا اس کلام الہی کو مسکے حیران ہو کر بولا کہ حضور  
 میں نے ایسا فصیح بلیغ حیرت میں ڈالنے والا کلام آج تک نہیں سنا تھا حضور نے فرمایا کہ یہ  
 بندہ کلام نہیں ہے یہ کلام رب العالمین کا ہے جو شخص قل پڑھو اللہ کو ایک دفعہ پڑھے گا اسے  
 تہائی قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا اور جو شخص دو دفعہ اس سورت کو پڑھے گا اسے دو تہائی  
 قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا اور جو شخص تین مرتبہ قل پڑھو اللہ کو پڑھے گا اسے سارے قرآن کا ثواب  
 عطا ہوگا یہ سنکر گنوار بہت خوش ہو کر بولا کہ حضرت رب العالمین تہوڑی سے عمل کو قبول فرما کر  
 ثواب اور بدلہ بہت زیادہ عطا فرماتا ہے حضور کا یہ معجزہ دیکھ کر وہ سخت کافر گنوار سلمان  
 ہو کر اپنے گہر گیا متحجرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قذیک نامی نابینا نے

حاضر ہو کر اپنی بیانی کے جاتے رہی کی شکایت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نے جوگی انکھون  
پر دم کیا اپنا عاب مبارک دیکھی انہی انکھون میں لگایا حضور کو دم کر تو یہی فوراً اوٹکی دو نوٹن انکھوں  
رہن میں اور یہی تیر نصارت خدا و عطا فرمائی کہ انہی برس کی عمر میں باریک سوتی میں دورا  
پر روتا تھا متحجرہ جنگل حدین قنادہ بن نعمان صحابی کی انکھوں کسی کا فرکا تیر لگا جب تیر انکھوں سے  
لگا لگا گیا تیر کو ساتھ انکھوں باہر ان پڑی قنادہ فرما کہ کوہ تیلی پر لیا اور اسی طرح حضور اکرم کی خدمت  
میں حاضر ہو کر انکھوں کو اچھوڑ کر دیکھتے تھے کہ حضور اکرم فرمایا اگر تو صبر کر تو تجھ جنت میں عرض کیا  
کہ حضور پر تو دعا فرمائیں کہ جنت بھی ملے اور میری انکھوں بھی اچھی ہو جائیں کہ جناب فرما کہ  
اور انچو دست کرم سے انکھوں کو اوٹھا کر انکھوں کی جگہ رکھا حضور کو ہاتھ کی برکت سے فوراً انکھوں اچھی ہوئی  
بند ہوا سارا درد جاتا رہا اب اس معجزہ والی انکھوں کی حالت یہ تھی کہ یہ انکھوں کی کہنی نہ آتی تھی اور اس  
انکھوں سے رات کو اندیر میں بھی نظر آتا تھا متحجرہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو  
ایک عورت اپنی مجنون دیوانہ بچہ کو گود میں اوٹھا کر لائی دوسری عورت اگین جلوسو بچہ کو لائی  
اور حضور کی خدمت میں لا کر بیٹھایا حضور اکرم فرمایا مجنون بچہ کو سینہ پر ہاتھ رکھا حضور کو ہاتھ  
کی برکت سے بچہ رونے کی تھیں ایک چھوٹا سا بچہ کا بچہ اوسکو پیٹ سے نکالا اور وہ دیوانہ بچہ فوراً تندرست  
ہوا اور دوسرا اگین جلوسو بچہ پر حضور فرمایا تھپہ پیرا فوراً حضور کو ہاتھ کی برکت سے جلوسو بچہ  
تندرست ہوا متحجرہ ایک دن ایک عورت ہنایت بد زبان پر دھمکرت تھی یا حضور کھنڈت میں لگی  
انجناب وسوقت کہا ناوش فرما رہی تھی اس عورت نے بے اجابہ حضور سے عرض کیا کہ یا حضرت  
کچھ مجھ پر بھی کھٹاؤ حضور نے کچھ کہا نا اوسو دینا چاہا اوسو لینے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ اگر جناب

انچو مونہہ کجا بجا بدو القمہ نکال کر مجھ کو عطا فرمائیے تو میں وہ لونگی انجانا بچو دین مبارک  
 سو القمہ نکال کر دعو دیا وہ قلمہ اس عورت کو کہا یا القمہ کا حلق تو ازنا تھا کہ اوس بیخیرت عورت کو  
 حد درجہ کی غیرت پیمیا کو انتہا درجہ کی حیاء و شرم کو بڑی شرم بہت بکنو و اسکو نہایت سکوت عطا ہوا  
 صحابہ فرماتے ہیں کہ اچھو بعد پھر اوس عورت کو کسی فریاد نہ کرتی نہین بلکہ ایسی چہمی ہر پردہ میں کرتی  
 نظر نہیں سجان الہ کیا روحانی جسمانی شفا کا مطلب تھا در فیض محمد و احواء و حبیبی جانی و محمد  
 حضرت انس رضی اللہ عنہ کو پائل ایک دسترخوان تھا جبیر کسی تکلف کیوقت میں کہانا کھا کر  
 تہہ ایک دن کچھ بھان اچھو پائل ہی اچھو کھانا طلب کیا خدا دے اسی دسترخوان میں کہانا لائی انچو اوس  
 میلہ دیکھ کر خادمہ سو فرمایا کہ ہوتند و رہین والد و خادمہ فرودہ دسترخوان چلتی آگین ڈالکر تھوری تیرین  
 جبیل ہوتند و رہین نکالالتب وہ دسترخوان نہایت سفید ہو کر آگ سے نکلا جیسا چلتے کر اوجلا ہو کر بار  
 آیا مہمانوں فرسکا سبب پوچھا حضرت انس فرمایا کہ یہ دسترخوان تہرک ہو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چمکھو  
 فرمایا کہ ان سو اپنا مونہہ ہاتھ پونچھ کر عطا کیا تھا اب اس کپڑے پر آگ حرام ہو یہ سیطح آگ میں نہیں جلتا  
 جب کہ یہی میلہ ہوتا ہے ہم آگ میں ڈالکر اچھا کرتے ہیں اس قلمہ کو مولانا روم نے بھی نظم کیا ہے

از انس فرزند مالک آمدست	کہ بھانے او شخصے شدست
او حکایت کرد از بعد طعام	دید انس دستارخوان راز و فام
چرکن و آلودہ گفت اے خادمہ	اندر فلک در تمورش یکدمہ
در تمورش پر ز آتش در فگند	آن زمان دستارخوان را ہوشمند
جملہ مہمانان در ان جیران شدند	انظار سے دو دکندوری بودند

چون نسوزید و منقی گشت نیز	تو گفتند اے صحابی عزیز
پاک و اسپید و از او ساخ دور	بعد یک ساعت بر آورد از تنور
بس بامید اندرین دستار خان	گفت زانکہ مصطفی دست و دوان
با چنان دست ولی کن اقتراب	اے دل ترسندہ از نار عذاب
جان عاشق را چہ خواہد کشاد	چون جہادے را چنین تشریف داد

معجزہ ایک دن دو صحابی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عشا کی نماز کے بعد  
 حضور کی زیارت کرتے جناب کو کلام مستفیض ہو کر ہو کر گئے اس عرصہ میں رات زیادہ آئی  
 اندیسا ہوا جب یہ دونوں صحابی حضور کی خدمت عالی سے رخصت ہو کر اپنے گھر جانے لگے حضور کریمؐ فرمایا  
 کہ لوگوں تم اندیسی رات ہو گہر تو نہیں تمہاری باتھ کا عصا شعل کی طرح روشن ہو کر تمہیں رستہ دکھائے گا  
 جب یہ دونوں صحابی وہاں سے رخصت ہو کر مسجد نبویؐ پر پہنچے تو نہایت ہی ایک شخص کا عصا خود  
 بخوشی شعل کی طرح بغیر لگ بغیر تیل کو روشن ہوا اس روشنی میں دونوں صحابی رستہ چلتے رہے جب دونوں  
 شخصوں کا رستہ الگ ہوا اور ایک شخص جیسا کہ عصا پہلے سے روشن تھا اپنا عصا لیکر اپنے گھر چلے اور دوسرے  
 شخص اندیسی میں رہے فوراً دوسرے شخص کا عصا بھی شعل کی طرح روشن ہوا اور اپنی اپنی لکڑی کی  
 روشنی میں دونوں صحابی گھر تک پہنچے صبح کو دیکھا کہ لکڑیوں میں آگ کا نشان مطلق نہ تھا حضور  
 اکرمؐ کو حکم جب مردہ لکڑیاں روشن اور نورانی ہوئیں حضور کا ارشاد اور تعلیم و تلقین سے صحابہ کو دل  
 کس درجہ روشن ہوئے ہوئے غافل اگر آج تو اپنا دل روشن بنو یا ہوتا ہو تو روز شریف کی کثرت  
 کہ پہر دیکھ غیب سے کیسا نور تیرے دل میں پیدا ہوتا ہو معجزہ جب صحابہ کا شکر شام کا مالک



فتح کرتا تھا ایک دن بطور تفریح حضرت خالد بن ولید نے منسل صحابہ کو ساتھ لیکر ساتھ ہزار  
 عیسائیوں کی فوج پر حملہ کیا جب یہ لوگ کھار کو لشکر کے پاس پہنچے تب انہیں کھار فرمایا  
 کہ میرا جیسے ایک سفید بال کو لا کہوں سیاہ بال گہیر فرمیں صحابہ کرام میں سے کہ میں غبار کے  
 اڑنے کے سبب کچھ نظر نہ آتا تھا سو آئے تلوار چلانے کے کچھ خبر نہ تھی یہاں تک کہ ہماری ماتھے  
 شل ہو کر بیٹھے صحابہ نے حضرت خالد سے کہا کہ اے خالد آج ضرور ہماری موت آئی ہو کیونکہ ہم دس  
 ہزار دشمنوں کے ساتھ ہزار سے زیادہ یہ سنکر حضرت خالد نے فرمایا کہ لوگوں تم اس پر ہر دوسا کرو  
 اور گہراؤ نہیں اسلئے کہ میری پاس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرک ہے جب اور جسوقت  
 میری پاس وہ تبرک ہوتا ہے ضرور میں جنگ میں غالب آتا ہوں کہا کہ اے خالد وہ تبرک  
 کیا ہے خالد نے فرمایا کہ میری سر کی ٹوپی میں کچھ خباب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک  
 بال ہیں اے لوگوں بارہا کا تجربہ ہے کہ جب وہ ٹوپی میری پاس ہوتی ہے کبھی میں مغلوب نہیں ہوا  
 یہ فرما کر خالد نے اپنا ماتھے سر کی طرف اڑھا کر دیکھا قضا الہی ہو وہ ٹوپی حضرت خالد بن خنیہ  
 میں رکھی ہوئی چھوڑا کرتے تھے جب ٹوپی حضرت خالد کو اپنے سر پر نہ لی ایک سننا پیدا ہوا فرمایا  
 کہ لوگوں آج ضرور ہماری قضا آئی ہو کیونکہ وہ فتح اور نصرت کا سامان حضور اکرم کو میری مبارک  
 کی ٹوپی میری پاس موجود نہیں ہے افسوس کہ میں اس خنیہ ہی میں بہول کر چلا آیا لیکن اب مار کر  
 مرنا مناسب ہے جب تک جان ہر طرف سے نہ ٹھیک دو پہر کو وقت تھا اسوقت حضرت ابو عبیدہ  
 اپنے لشکر میں آرام کرتے ہوئے ایک بیک بیک سے آواز آئی کہ اے ابو عبیدہ تو آرام کر اور خالد کفار کے  
 اگیر میں گہرا گیا ہوا اٹھ جلد ان کی مدد کو پہنچ یہ سنکر حضرت ابو عبیدہ اٹھو اور غل جی کر لشکر

کوچ کرنے کا حکم دیا اور یہ کہا کہ لوگوں جلد چلو دیکھو خالد کل دس آدمیوں کی تعداد سے ساٹھ  
 ہزار کا مقابلہ کر رہی ہیں اور غصہ قریب اونکی شہادت ہو چاہتی ہے یہ آواز سنکر سارا لشکر کو بستہ  
 ہو کر اوسط طرف کو روانہ ہوا حضرت ابو عبیدہ نے دیکھا کہ چند سوار لشکر سے آگے بہاگے چلے جاتے  
 ہیں حضرت ابو عبیدہ نے غل مچا کر ان سواروں کو روک کر پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں  
 جاتے ہو ایک سوار اون میں سے نکل کر آیا اور یہ کہا کہ اے سرورائین بی بی ہوں حضرت  
 خالد کی اور یہ میری سہیلیاں ہیں ہم آپکی آواز سنکر خالد کی مدد کو جاتی ہیں یہ سنکر حضرت  
 ابو عبیدہ نے فرمایا کہ اچھا تنہا نہ جاؤ لشکر کے ساتھ چلو حضرت خالد کی بی بی نے کہا کہ  
 مجھے اور کام ضروری ہے اسیلئے پہلے جاتی ہوں پوچھا کہ وہ کیا کام ہے حضرت خالد کی  
 بی بی نے کہا کہ اے سردار جب تم نے آواز دی کہ خالد ساٹھ ہزار کے گہیرے میں گھر گئے  
 ہیں نے کہا کہ خالد اگر ساٹھ لاکھ کے گہیرے میں گھر جائیگا تو یہی خالد کی فتح ہوگی کیونکہ  
 اونکی ٹوپی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیشیانی مبارک کڑیاں ہیں لیکن ایک بیک  
 جو میری نظر پڑی تب میں نے دیکھا کہ وہ متبرک ٹوپی خیمہ میں رکھی ہو میں نے جان لیا کہ  
 آج خالد زندہ نہ آئیگا اس خیال سے چپے جلد گھوڑی پر سوار ہو کر ٹوپی لیکر خالد کے پاس جانیگا  
 غم کیا کہ شاید اگر اللہ بوجا نامہ کو کتاب یہ تبرک خالد تک پہنچ جائیگا یہ توڑا سا کلام کر کے  
 حضرت خالد کی بیوی فوراً کھاندا لشکر کی طرف دوڑی وہاں پہنچ کر سواری گردخوار کے کچھ نظر  
 نہ آیا مگر اس خبر میں تلوارین بجلی کی طرح چمکتی معلوم ہوتی تھیں حضرت خالد کی بیوی  
 اوس کہسان میں گھس گئیں جب لشکر کے اندر پہنچیں تو حضرت خالد کی اہل گھر کو ہنسی

آواز سنی دوڑ کر وہ تبرک ٹوپی حضرت خالد کو دی حضرت خالد نے اپنی بیوی سحر وہ ٹوپی لیکر  
 اپنے سر مبارک پر رکھی ٹوپی کا سر پر رکھنا تھا کہ اوس کلاہ مبارک سے بڑھ کر زور سے ایک بجلی  
 چمکی جو زمین سے آسمان تک پہنچ گئی اوس چمک سے کھار کی ٹکڑیاں اندھی ہوئیں اور وہ میدان  
 سے بھاگ نکلے پھر تنہا دیرین مسلمانوں کا لشکر بھی حضرت ابو عبیدہ کی ہمراہی میں آن  
 پھونچا پھر تو ہزار کفار کو جہنم و ہل کیا کفار بھاگے اور اسلام کے لشکر کی فتح ہوئی سحان اللہ  
 جس مبارک نبی کے بالوں میں یہ برکت رکھی گئی تھی خدا جانے اونکی ذات خاص میں کیا برکت  
 ہوگی تنبیحہ مسلمانوں مصنوعی تبرکات سے بچنا ضرور ہے معجزہ ایک دن مکہ معظمہ میں  
 ابو جہل لعین اپنے ماتھے میں کچھ کنکریاں لیکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک  
 میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے محمد اگر تم سچے نبی ہو تو یہ بتاؤ کہ میری ماتھے میں کیا چیز ہے  
 کیونکہ جب تم آسمان کی باتیں زمین پر بیٹھو بتا رہے ہو تو ضرور ہے کہ میری ماتھے کی مخفی چیز  
 کو بھی آپ بتا دینگے یہ سنکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو جہل اگر تو کہے تو میں  
 یہ بتا دوں کہ تیرے ماتھے میں کیا ہے اور اگر تو کہے تو جو چیز تیرے ماتھے میں ہے وہ بولے اور یہ بتاؤ  
 کہ میں کون ہوں ابو جہل نے کہا کہ حضور یہ بات اور بھی زیادہ اچھی ہو کہ میرے ماتھے کی چیز  
 بولے اور یہ بتاؤ کہ آپ کون ہیں یہ سنکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابو جہل کو ماتھ کی کنکریوں  
 کو اشارہ کیا فوراً ابو جہل کو ماتھے میں کنکریاں لالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے لگیں اس محضر  
 کو مولانا رومی علیہ الرحمۃ بھی اپنی شہنوی میں فرماتے ہیں۔

گفت اے احمد بگو این چہیت زود

سنگھا اندر کھنڈ ابو جہل بود

چون خبر داری ز راز آسمان	گر رسولی چیت و درو شمع نہان
یا بگویند آن کہ ما حقیم و دست	گفت چون خواہی بگویم کان چیت
گفت حق آرسے آزان قاورست	گفت بوجہل ان دوم نادرست
بشنو از ہر یک تو بنیجے درست	گفت شش پارہ حجر در دست
در شہادت گفتن آمدید رنگ	از بیان مشت او ہر پارہ سنگ
گو ہر احمد رسول اللہ سفت	لا الہ گفت الا اللہ گفت
ز درخشم آن سنگہا را بر زمین	چون شنید از سنگہا بوجہل این
ساحران را سرتوئی قیاج سر	گفت بنو دشل تو ساحر دگر
گشت درخشم و بسوی خانہ رفت	چون بدید ان مجنہ بوجہل گفت

مبصرہ شفا اور محبوب لیدینہ میں لکھا ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ایک یہودی کو سلام کی طرف بلایا یہودی نے کہا کہ یا حضرت جب تک میری مری ہوئی لڑکی کو آپ زندہ نہ کریں اور وہ مردہ دختر زندہ ہو کر اپنی رسالت کی گواہی نہ دے میں ہرگز مسلمان نہ ہوں گا یہ سکر حضور نے فرمایا کہ اے یہودی چل اپنی دختر کی قبر پر مجھے لے چل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے ساتھ قبرستان تشریف لے گئے وہاں جا کر یہودی کے دختر کی قبر پر کھڑے ہو کر یہودی کی لڑکی کا نام لیکر لپکا را حضور کی آواز سکر قبر شق ہوئی اور قبر کے اندر سے لڑکی زندہ ہو کر بولی لبیک و سعدیک یا رسول اللہ کیا ارشاد ہے حضور نے فرمایا کہ اگر تیرا دل چاہے تو تو اپنے ماں باپ کے پاس چلی آ دنیا میں زندہ ہو کر رہ عرصہ کیا کہ حضرت میں نے

اپنے والد کو اپنے والدین سے زیادہ مہربان پایا ہے اور آخرت کو دنیا سے سحر و جادو سے زیادہ  
 اس لئے آپ مجھے میری قبر میں رہنے دین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرا سکے جو انکی  
 دعا کی وہ دختر دوبارہ مر کر قبر میں گئی یہودی یہ واقعہ دیکھ کر حیران ہوا اور کلمہ لا الہ الا اللہ  
 محمد رسول اللہ کا اقرار کیا اور مردہ دختر کے والدین مسلمان ہو کر ہمیشہ کی زندگی کے  
 مستحق ہوئے تشریح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعجاز اور روحانی فیض نے  
 خدا کے فضل سے مردہ کو زندہ کیا اور پہر مردہ نے زندہ ہو کر دوسروں یعنی کافران  
 باپ کو مسلمان کر کے ہمیشہ کے لئے زندہ کیا سبحان اللہ کیا فیض ہے ۵

آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

حسن یوسف دم عیسیٰ بدین داری

معجزہ ایک دن حضرت جابر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمان بلا کر بکری فوج کی اسکا  
 گوشت پکا کر آپ کے سامنے لائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں گوشت گوشت  
 کھالینا ہڈیاں نہ چیانہ حضور کے حکم عالی کے مطابق بکری کی ہڈیاں ثابت چوڑی گپیں جب  
 سب لوگ کھا کر فارغ ہوئے حضور اکرم نے سب ہڈیاں جمع کر کے کچھ دعا کے طور پر پڑھا آپکا پڑھنا  
 اور بکری کا زندہ ہونا ایک ہی ساعت میں سب کے سامنے ہوا۔ مردہ جانور دن کا زندہ کرنا آپکا  
 ادنیٰ فیض تھا کافروں مردہ دلوں کو زندہ کرنا مسلمان بنانا آپکا اصلی مقصود تھا لوگوں اگر  
 خدا تعالیٰ نے تمہیں اسلام اور ایمان کی دولت عطا کی ہے تو اسکی انتہا درجہ کی حفاظت کرنا  
 مسلمانوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معجزات ایک سمندر ہے جسکا احاطہ کرنا ناممکن ہے یہ جو کچھ  
 لکھا گیا قدر قلیل بطور نمونہ نہ بڑت کیلئے تحریر کیا گیا ہے اللہ ہم نزل علینا من برکاتہ علیہ صلواتہ وسلم

# ساتوان وعظوفات کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاَنَّهُمْ مَّيِّتُونَ ثُمَّ لَا نَكْفِيكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنَّا بِكُمْ تَحْتَصِفُونَ  
اسے بنی آپ ہی وفات پائیکے اور یہ سب بھی مر جائیکے پھر قیامت کے دن زندہ  
ہو کر اللہ کے حضور میں جھکرتے ہو گئے

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کے جاہ و جلال کے ساتھ حج کرنے تشریف لائے  
ایام حج میں حضور علیہ السلام اکثر یہ جملے فرماتے تھے کہ پوچھ لو مجھ سے جو سلسلہ پوچھا ہے شاید اس  
سال کے بعد مجھے دنیا میں زندہ نہ پاؤ گے حضور کے مکرر فرمانے سے اس حج کا نام حجۃ الوداع یعنی  
حضور کا آخری حج مشہور ہوا تو بن تیار غزوات کے میدان میں یہ آیت نازل ہوئیں الیوم

اٰكَلْتُمْ لَحْمَ وَشَبِکُمْ وَاُثْمِتُمْ عَلَیْكُمْ نَعْمَتِی وَرْضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دُنِیَا سَلَامُ دُنِیَا سَلَامُ دُنِیَا سَلَامُ دُنِیَا  
اکیا اور ہر طرح کی نعمتیں تم کو عطا کیں اور تمہارے دین اسلام سے راضی ہوتے تشریح اس  
آیت کا نازل ہونا مخفی اشارہ تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا کیونکہ جس کام  
کے لئے حضور اقدس عالم لا موت سے دنیا میں تشریف لائے تھے جب وہ پورا ہو چکا تب

رجوع کرنا اصلی مقام کی طرف اور مرکز کی جانب پھر جانا ضروری ہوا جب حضور علیہ السلام  
حج سے فارغ ہو کر مدینہ واپس تشریف لائے تب سورت اذا جاء نصر اللہ الخ نازل ہوئی  
جس کا مطلب یہ تھا کہ جب کافروں کی فوجیں کی فوجیں مسلمان ہونے لگیں مگر معطلہ فتح ہو کر  
ہمیشہ کے لئے دارالاسلام ہوا اسے بنی آپ کا جو کام تھا وہ پورا ہوا اب حضور اللہ کی ملاقات

کے لئے طیارہ بین السد کے سوا بسکون فراموش کرین نکتہ سورج کو حضور اقدس سے کچھ تہوری  
 سلی نسبت ہے جس طرح حضور زمین آسمان سارے جہان کے عالم روحانی کے آفتاب ہیں  
 اسی طرح یہ دنیا کا سورج صرف ہی زمین کے لئے روشنی دینے والا ہے اس مجازی سورج  
 کی صفت یہ ہے کہ جب اس کا قیام کسی مقام میں معمولی وقت سے زیادہ ہوگا عالم میں آگ  
 برسنے جہاں جلنے جلکمر نے لگیگا کمال کے بعد اس سورج کا زوال دوپہر کے بعد دن کا ٹوٹنا  
 پہر غروب ہو کر ایک عرصہ تک غائب رہنا یہی عالم کے آباد رکھنے کے لئے مصلحت ہے جہاں  
 سورج مہینوں تک برابر نظر آ رہیگا وٹان آبادی نہ ہوگی ہر ایک شخص وٹان زندہ نہ رہیگا کیونکہ  
 تیز نور میں تیز حرارت ہلکے نور میں ہلکی حرارت ہوتی ہے کافوری شمع کے نیچے ساری رات بیٹھنا  
 آسان ہے مگر جون کے مہینے کی دھوپ میں ایک لمحہ کے لئے بیٹھنا ہی موت کا سامان ہے  
 جب مجازی سورج کی حالت یہ ہے تب حقیقی روحانی سورج کا کیا حال ہوگا پس دین اسلام کا  
 کامل ہونا کھار کی فوجوں کا جوق جوق انکر مسلمان ہونا قادیمی مسلمانوں کا عشق الہی کی آگ  
 میں سوختہ ہو جانے کے قریب پہنچ جانا یہ چاہتا تھا کہ آفتاب نبوت کو قرب الہی کے مغرب  
 میں چھپا یا جائے ورنہ عشق الہی کی ناقابل برداشت آگ عاشقوں کے سینوں میں مشتعل ہو کر  
 سارے مسلمانوں کو فنا فی اللہ کر دیتے ارست و عالی ہے حیاتی خیر لکم و حیات خیر لکم مسلمانوں  
 میرا زندہ رہنا بھی تمہارے لئے اچھا تھا اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے حضور کا دنیا  
 میں آنا دنیا کی اندینیری کو روشنی سے بدلنا کافروں کو مسلمان کرنا سیاہ دلوں کو نور معرفت  
 الہی سے روشن کرنا عاشقوں کے سینے میں محبت کی آگ مشتعل کرنا بت پرستی مٹانا خدا پرستی

سکھانا بے دینوں کو دین دار بنانا تھا اور حضور کا وفات فرمانا اس عالم سے اس عالم میں  
تشریف لیجانا بھی بڑی بڑی حکمتوں پر مبنی ہے

## حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے راز

پہلے راز حضور کی ذات نے عالم روحانی میں نہایت تیز نور اور تیز حرارت پیدا کئے تھے جس کی  
وجہ سے اکثر عاشق الہی بندے عشق مولے میں فنا ہو چکے تھے کوئی نماز پڑھتے پڑھتے فنا ہو کوئی  
ہجرین روتے روتے مرٹا اور یہ شعلے روز بروز ترقی پر تھے غفیر عالم میں عشق کی وجہ  
سے آگ لگنے والے فنا کا عالم عام ہونے والا تھا ایک بیک حکمت الہی نے آفتاب نبوت کو پردہ  
غیب میں چھپایا تاکہ اس تیز حرارت میں ایک قسم کی تسکین پیدا ہو عاشقوں کی حالت  
اعتدال پر آئے دوسرا راز دنیا میں حق تعالیٰ نے دو قسم کے ذائقے اعلیٰ درجے کے رکھے ہیں ایک  
وصل دوسرا فصل دونوں روحانی ذائقے اپنی اپنی جگہ بے نظیر ہیں ایک کا ذائقہ دوسرے سے جدا  
ہے ایک کی قدر دوسرے کے ساتھ پیدا ہوتی ہے حق تبارک و تعالیٰ شانہ نے صحابہ کرام کو تھا کا حلائی  
ذائقہ چکھا دیا تھا اگر یہ لوگ ہجر کے فرسے سے ناواقف تھے جو درحقیقت وہ بھی نہایت فرسے کی چیز تھے  
اس لئے خدا نے اس مرتبہ کو پورے طور سے صحابہ کو دیا اور حضور کو وفات دیکر عاشقان رسول کو ہجر  
کی آگ میں جلا کر عشق کے محلوں کو طے کیا اور تھا کا سرور ہجر کے خزن سے ملا کر صحابہ کے لئے صبر اور  
دونوں کا ثواب پورا کر دیا تیسرا راز ایمان کی دو قسمیں ہیں ایک دیکھ کر ایمان لانا اور دوسرا محو فی سنی  
بات پر ایمان لانا اپنی اپنی جگہ دونوں مرتبے برابر ہیں کچھ دن تک حق تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کو



لوگوں کو سامنے رکھ کر سامنہ و خیزل فرما کر سامنہ و خیزل کہا کرتے تھے ایمان کا مرتبہ عنایت کیا ہے حضور کو  
وفات دیکر سب چیزوں کو غائب فرما کر ایمان بالغیب کا مرتبہ محبت کیا ہے چوتھا راز یہ ہے کہ ہنگام  
خطا وار نہ رہا مجرم کے سبب نگیں مقدمہ میں گرفتار ہے مگر ایسی صورت میں اگر کوئی وکیل عدالت  
عالمیہ کا مجاز اور مجرم کے حال پر شفیق اور مہربان ہو گا وہ مقدمہ پیش ہونے سے پہلے عدالت  
میں حاضر ہو جائے گا اور وقت سے پہلے ان کو ملزم کی بریت کی تدبیریں سوچنے لگا اسی طرح جناب  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہگار امت کی حال پر شفیق ہیں حضور امت کے مقدمہ پیش ہونے  
سے پہلے اللہ کی عدالت میں پہنچ گئے تھے اور امت کے بری کرنے کے کوشش فرما رہی ہیں۔  
پانچواں راز حضور اقدس کی خدمت کرنے کا اللہ کے نزدیک بڑا ثواب تھا اور سب سے زیادہ  
حضور کی تجویز تکفیل میں شامل ہونا نہایت اعلیٰ ثواب تھا حق تعالیٰ نے جہاں صحابہ کے لئے سارا  
اجر پورے کئے تھے ایک یہ باقی تھا وہ بھی پورا کر دیا چھٹا راز حدیث میں آیا ہے کہ سارے اگلے  
انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کو اپنے سامنے فدا کر چکے مگر میں اپنی امت کو سچے دین پر قائم چھوڑ  
جاتا ہوں درحقیقت یہ ایک خاص فخر کی بات ہے جو خدا نے اس امت مرحومہ کو عطا فرمائی ہے  
اگلے سامنے نبی امتوں کو فدا کر کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ چھوڑ گئے موت حیات کا  
فرق کسکو نظر نہیں آتا سورۃ ازا جائنا نزل اس کو کہ بعد ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا  
ارشاد کیا کہ خدا نے اپنے ایک پیارے بندے کو اختیار دیا چاہے وہ دنیا میں رہے اور چاہے اللہ  
کے پاس چلا جائے لوگوں اُس بندے نے اللہ کے پاس جانا پسند کر لیا ہے سیکڑوں آدمی اس خطبہ  
میں حاضر تھے کوئی نہ بھگا مگر جناب ابو بکر صدیق سننے ہی رونے لگے لوگوں نے کہا لو دیکھو بوڑھے کی

عقل پر افسوس کرو انجناب نے ایک بندہ کا حال بیان فرمایا کہ جب اسے خدا نے اختیار دیا تب  
 اس نے اللہ کے گہر جانا پسند کیا اس میں رفیق کی کیا بات ہے لیکن جب چند روز کے بعد حضور کی وفات  
 ہوئی تب ان کو کون پر وہ راز کھلا جو ابونکر پر فوراً ہی کھل گیا تھا آج سب نے کہا کہ ابونکر تم سچے تھے  
 تمہارا دونا ٹھیک تھا ہمیں خبر نہ تھی کہ وہ بندہ کوئی اور نہیں ہے بلکہ جاری انکھون کا نور دل  
 کا سرور خود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر توجہ کی غم ہونا تھا ہوا اس مہینہ میں اہل یمن کی  
 عرضداشت آئی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے ایک امام اور قاضی ہیں محمد بن جناب  
 نے صبح کی نماز پڑھ کر فرمایا کہ میں ایک شخص کو یمن بھیجنا چاہتا ہوں صحابہ نے عرض کیا کہ ہم حاضر  
 ہیں مگر حضور نے حضرت معاذ بن جبل کو حکم دیا کہ تم اس کام کے لئے مناسب ہو حضرت معاذ  
 اوس دن جانے کے لئے تیار ہو کر خدمت مبارک میں آئے انجناب نے بلال سے فرمایا کہ بلال  
 میرا علم لاؤ حضور نے اپنا علم حضرت معاذ کے سر پر اپنے ہاتھ سے باندھا سواری پر سوار کیا  
 خود بنفس نفیس معاذ کی سواری کے ساتھ پیدل چلے معاذ نے عرض کیا کہ میرے مان باپ  
 قربان ہوں آپ پیدل چلتے ہوں میں سواری پر سوار ہوں یہ کس طرح ہو سیکے گا فرمایا کہ میں  
 یہ چند قدم خدا کی مرضی کے لئے چلتا ہوں اکبرؑ کی اخلاق تھا باوجود شہنشاہی مرتبہ کے  
 ایک ادنیٰ خادم کی سواری کے ساتھ پیدل چلتے ہیں حضور نے فرمایا معاذ یہ ہماری آخری  
 ملاقات ہے اب جہنم و پس او گئے میری سجد میں میری قبر دیکھو گے مجھے نہ پاؤ گے یہ جسر ناک کلام  
 سکر معاذ مقدر روئے قریب تھا کہ سواری سے گر جاتے حضور نے صبر کی وصیت فرما کر خط نہ  
 کیا حضرت معاذ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مفارقت میں روتے ہوئے رخصت ہوئے

یہ آخری دیدار تھا جو معاذ کو نصیب ہوا اسکے بعد جب معاذ واپس آئے بجائے حضور کی زیارت کے جناب کے مزار کی زیارت ہوئی انا لہ وانا الیہ راجعون حضور مرض وفات سے ایک دن پہلے خیمت البقیع کے مردوں کے لئے دعا فرماتے تشریف لے گئے ساتھ والوں سے فرمایا کہ مجھے خدا نے دنیا کی سلطنتوں کے خزانے عطا کئے مگر میں نے وہ سب خزانے اپنی امت کو دے دیے اور خود خدا کی ملاقات کو اختیار کیا اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دیا دوسرے دن حضور کے سر مبارک میں درد پیدا ہوا کوئی بخار کے آثار نمودار ہوئے رفتہ رفتہ بخار اتنا شدید ہوا کہ جو شخص آپ کے جسد مبارک پر ہاتھ رکھتا تو یہ معلوم ہوتا کہ ہاتھ آگ پر رکھا ہوا ہے عرض کیا کہ یا حضرت جناب کو نہایت تیز بخار سے فرمایا کہ ہاں جتنا بڑا مرتبہ ہوگا اتنی ہی آزمائش مصیبت اور بلا سخت ہوگی کسی نوعی فرسوسے فرمایا کہ ہاں مجھے تو اب بھی دو ہزار ملکہ کا حضور کو ایک توبہ محرقہ کا مرض لاحق ہوا جس کا اثر بہت جلد دماغ مبارک تک پہنچا اور حضور تین روز کے بعد بیہوش ہوئے ایک دن فرمایا کہ میرے سر پر سات تشکیں ٹھنڈے پانی کی ڈالو شاید گرمی دماغ سے کم ہو جائے اور مجھے ہوش آئے میں لوگوں کو وصیت کرنا چاہتا ہوں گھر والوں نے حضور کو ایک بڑے برتن میں ڈھکا کر سات تشکیں سر مبارک پر ڈالیں جسکی وجہ سے کچھ آفاقہ ہوا اور حضور مسجد نبوی میں تشریف لائے صحابہ کرام کو آج یا پچھین دن حضور کی زیارت نصیب ہوئی شوق دیدار میں بیچو دیہوئے دور اگر آپ کو سلام کیا حضور کو گر د کہڑے ہوئے حضور نے نماز پڑھنے کی وصیت کے طور پر کچھ کلمات ارشاد کئے فرمایا لوگوں مجھے خدا کی طرف سے اختیار ملا تھا کہ چاہتا ہوں تم میں سے جو چاہے ان آخرت کو پسند کر دے میں نے آخرت کو پسند کیا نہ ان کی ملاقات دیدار راہ میں

کو اختیار کیا اب میں تم سے جدا ہوتا ہوں میں تمہارا میرا سامان بنگرا گئے جاتا ہوں لوگوں میں تمہارے ایمان کا گواہ ہوں اب ہماری تمہاری ملاقات قیامت کے دن حوض کوثر پر ہوگی لوگوں میری وفات کا وقت قریب ہے میں کسی کا حق اپنے ذمہ لیکر جانا نہیں چاہتا اگر میں نے تم میں سے کسی کو مارا ہو وہ اس کے بدلے آج اس وقت مجھے مار لے میری کمرہ اسکے سامنے حاضر ہو لوگوں میں نے کوئی سخت کلمہ کہا ہو وہ آج مجھے کہہ لے اگر میں نے کسی کا کوئی درہم روپیہ پیسہ مال ہب بایا ہو وہ مجھ سے اس کا بدلہ لے لے آج اس وقت میرا بڑا دوست وہ شخص ہے جو جو اپنا حق مجھ سے مانگ لے کیونکہ میں نے اس کو کد کر کے اللہ کی حضور میں جانے والا ہوں ہزار ہا صاحبوں کا مجمع تھا مگر کوئی شخص ایک جتنہ بہر چیز کا دعویٰ دار نہ ہوا تو فیض حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ کسی کا کوئی جتنہ نہ تھا مگر امت کی تعلیم کے لئے پہلے اپنی ذات فرشتہ صفات کے لئے ایسا کیا تاکہ آپ کے بعد آپ کی امت ایسا ہی کرے اس خطبہ کے بعد حضور گھر میں تشریف لے گئے شب کو پہر شدید بخار چڑھا اور بیہوشی لاحق ہوئی اس بیہوشی میں حکم تھا کہ بیویوں کی حق تلفی نہ ہو جس بی بی کی نوبت آئے میری چار پائی اوٹھا کر اس بی بی کی حجرہ میں پہنچائی جائے کئی دن تک ہی طرح ہوا جب ازواج مطہرات نے یہ تکلیف دیکھی سب نے متفق ہو کر اپنا حق معاف کیا تب حضور نے بی بی عائشہ کے حجرہ میں قیام فرمایا بی بی عائشہ کے حجرہ میں پہنچ کر حکم دیا کہ انصار اور مہاجرین کو بلاؤ میں انہیں کچھ وصیت کروں صبر کی تلقین دوں انصار اور مہاجر مسجد نبوی میں جمع ہوئے حضور نے بستر پر لیٹے لیٹے فرمایا حکم اللہ بخدی باسلام اے میری امت خدا کو میں نے بعد از نزل سلامت رکھتا ہوں تم میری نشانی ہو اگر کوئی پر دسی میری

محبت میں مبتلا میرے بعد مجھے پوچھتا ہوا مدینہ آئے تم اسے میرا سلام کہنا اور کہنا کہ تیرے  
رسول ہیں جھان سے چلے گئے جب وہ غریب مسافر بہت بے چین ہو جائے بغیر میرے دیکھے  
زندگی مشکل ہو تب اسے میرے فرار پر لانا میرا فرار اسے دیکھنا فرار دیکھ کر اسے صبر کجاے گا  
یا جان دیکر مجھ سے ان ملیگا صحابہ نے یہ کلام سنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کی  
وفات کا وقت آگیا فرمایا کہ ہاں اب میں اپنے اللہ سے ملاقات کروں گا یہ سنکر صحابہ بے ساختہ  
روئے اور عرض کیا کہ حضور اس بلکس است کو کس پر چھوڑا فرمایا تمکو اللہ کے سپرد کیا میرے بعد  
اللہ تمہارا نگہبان ہے پھر فرمایا کہ مجھے نہایت حفاظت سے غسل دینا اگر کوئی مجھے برہنہ دیکھے  
گا وہ فوراً اندھا ہو جائیگا تم مجھے غسل دینا ملائیک تمہاری مدد کریں گے پھر مجھے تین سفید کپڑے  
کفن دیکر کفن سے فارغ ہو کر تم سب میرے جنازہ کو تنہا چھوڑ کر چلے جانا اور سوقت میرا رب  
ہو گا اور میرا جنازہ اور میرے حجرہ کے چاروں طرف میری امت کھڑی رقتی ہوگی اور تنہائی  
میں جو کچھ مجھ کو امت کے لئے کہنا ہو گا کھلوان گا اس کے بعد جبریل ملائیک کی جماعت کے ساتھ  
میری نماز پڑھینگے جب ملائیک میرے جنازہ کی نماز سو فارغ ہوں تب میری اہل بیت کے مرد  
میرے جنازہ کی نماز پڑھیں ان کے بعد میرے صحابی انصار اور مہاجرین میری نماز پڑھیں پھر  
مجھے میرے اہل بیت قبرین اُتاریں واللہ یفتی علیکم اللہ میرا خلیفہ ہے میرے بعد وہی تمکو  
ہدایت پر قائم رکھے گا حضور نے ساری حالت وفات کی بطور وصیت فرمادی مگر اکثر صحابہ کو  
یہ یقین نہ ہوا کہ آپ آخری وصیت کرتے ہیں صحابہ کا خیال تھا کہ ابھی آپ کی کس طرح وفات ہوگی  
ابھی شاہ فارس کا ملک فتح نہیں ہوا اور روم شام کے بادشاہ کا ملک فتح نہیں ہوا پہلے سب

کچھ سمجھ سکیگا تب کہیں آپ کی وفات ہوگی یا تحمین کسی روز ذرا بخار ملکا بھی ہوا اگر بال  
صحت نہیں ہوئی ذرا ذرا باتیں کرنا قابل کہی ہوش آیا کہی پہرے ہوش ہو گئے ایک رات  
حضرت عائشہ نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے گہرین بیٹھی ہوں ایک بیک چاند میرے گہرین  
انرا اور حجرہ کی زمین میں چھپ گیا اس خواب کی ابتدا چالیس سال پہلے حضرت خدیجہ نے  
دیکھی تھی کہ ایک چاند میری گود میں آیا پہراؤ سنے چاروں طرف سے عالم کو روشن کیا اسکی  
انتہا حضرت عائشہ نے دیکھی کہ چاند میرے حجرہ کی زمین میں چھپ گیا بی بی عائشہ نے اس  
خواب کو جناب صدیق اکبر سے بیان کیا حضرت صدیق اکبر نے ایک سانس ٹھنڈا لیا اور  
آہ سرد ہر کہہ اذ امت کا مددگار رہے کہیں ایسا نہ ہو کہ امت کے مسافر چاند کے غروب ہو کر  
بعد اند میری بین بھٹکتے پہرین جب حضور کا انتقال ہوا اور حضرت بی بی عائشہ کے حجرہ میں  
مدفن ہوئے صدیق اکبر نے فرمایا کہ اسے عائشہ تیری خواب کی یہ تعبیر تھی آج وہ چاند تیرے  
حجرہ میں چھپ گیا ساری بیماری میں آپ حضرت عائشہ کے حجرہ میں رہے ایک روز حضرت  
علی تشریف لائے اور عرض کیا حضور میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ذرعیہ پہنے ہوئے  
ہوں ایک بیک وہ ذرعیہ میرے جسم سے اتر گئی آنحضرت نے سن کر فرمایا کہ اسے علی وہ تیری  
ذرعیہ میں ہوں میری حیات تیرے لئے امن کا باعث ہو اب غریق میں تجھے جدا ہوا ہو گا  
اے علی تم بے ذرعیہ رہ جاؤ گے میرے بعد تم بہت سی تکلیفیں اٹھاؤ گے جب لوگ دنیا کو  
اختیار کریں تم دین کو اختیار کرنا غریق تم میرے پاس حوض کوثر پر آؤ گی دوسرے دن  
حضرت فاطمہ امین اور یحییٰ علیہ السلام نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے ہاتھ میں

ایک سفید ورق قرآن مجید کا ہے میں اوس میں قرآن مجید پڑھتی ہوں ایک بیک وہ ورق میری آنکھوں کے سامنے سے غائب ہوا میں پڑھتی ہوں اور ورق کو دھونڈتی ہوں مگر کہیں نہیں ملتا فرمایا اے فاطمہ وہ ورق قرآن مجید کا میں ہوں اب غقیب میں تیرے سامنے سے غائب ہو جاؤں گا تم ہر چند تلاش کرو گی مگر کہیں نہ پاؤ گی دوسرے دن حضرت حسن اور حسین آئے اور عرض کیا کہ حضرت ہم نے یہ خواب دیکھا ہے کہ ایک تخت معلق ہوا میں اڑتا جاتا ہے اور ہم دونوں اوس تخت کے نیچے ننگے سرو تے چلے جاتے ہیں اس خواب کو منکر آنحضرت کے آنسو نکلے اور فرمایا کہ اے نور عین وہ تخت جو ہوا میں معلق چلتا ہے وہ میلہ جنازہ ہے تم جنازے کے ساتھ ساتھ رو تے ہوئے جاتے ہو گے اس خواب کی تعبیر سن کر گہرا لے رونے لگے حضور نے فرمایا کہ صبر کرو تم سب کے سب غقیب مجھ سے حوض کوثر پر ملو گے اس عرصہ میں جناب کے مرض میں زیادتی ہوئی غفلت یہوشی بخار کی تیزی نہایت درجہ بڑھ گئی غفلت کی حالت میں حضور کی زبان مبارک سے نکلتا تھا یا رب اتی اللہ اغفر لاتی آنحضرت سے پہلے بہت سے نبی آئے مگر ان کی وفات ہمارے کچھ ہی کام نہ آئی جب حضرت آدم کی موت آئی اور وفات ہونے لگی تب آدم غم میں روتے تھے حضرت جبریل نے فرمایا کہ اے آدم بکو کیا غم ہے اے جبریل مجھے غم یہ ہے کہ جس جنت سے مجھے نکالا ہے پھر بھی میں اوس میں داخل ہو جاؤں گا یا نہیں حکم الہی نازل ہوا کہ اے آدم آسمان کی طرف دیکھ لے یہ جنت تیرے لئے تیار ہے آدم نے جنت کو دیکھا اور خوش ہو کر جان دیدی لیکن جو وقت ہمارے شفیع ہمارے ہونے ایام مرض میں الیکدن حضرت جبریل آئے حضور نے فرمایا کہ اے جبریل کوئی خوشخبری

لائے ہو تو سنا دو حضرت جبریل نے کہا کہ حضور دوزخ اپنی روح کے استقبال کے لئے ٹھہری  
 کی گئی اور جنت کے آٹھوں دروازے کھولے گئے حوران جنت اور ملک ایک ایک کے استقبال  
 کے لئے جنت کے دروازہ پر کھڑے ہیں آنحضرت نے یہ بات سن کر فرمایا مایا لی واللہ اروالی للجنة  
 لے جبریل نہ جگو جھم سے کچھ مطلب ہے نہ جنت سے کچھ تعلق ہے یہ بتاؤ کہ میرے امت کے  
 قاری قرآن کے لئے کیا رتبہ ہے حاجی کے لئے کیا مرتبہ روزہ دار کے لئے کیا تیار کیا گیا ہے  
 نمازی کے لئے کیا اجر ہے حضرت جبریل نے فرمایا کہ جنت حرام ہے تمام امتوں پر جب تک اپنی  
 امت بجا سے حضور یہ بات سن کر خاموش ہوئے حضرت نوح کی عمر وفات کے وقت ساڑھے  
 تیرہ سو برس کی تھی جب ملک الموت انکو پاس آیا نوح علیہ السلام ملک الموت کی صورت دیکھ کر  
 گہرے اور یہ کہا کہ اے ملک الموت تم نے بہت جلدی کی ملک الموت نے کہا کہ اے نوح ساڑھے  
 تیرہ سو برس میں بھی آپکا دنیا کی زندگی سے پیٹ نہ بھرا یا یا اے ملک الموت میں تو یہ سمجھتا ہوں  
 کہ میں کسی ایسے مکان میں داخل ہوا کہ جس کے دو دروازے ہیں ایک سے اندر آیا دوسرے دروازہ سے  
 تم مجھے لینے آ گئے میں اوس مکان میں ذرا بھی نہ ٹھیرا مگر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پاس ملک الموت آئے تب ملک الموت سے بات ہی نہ کی فرمایا کہ جبریل امین کہاں ہیں  
 اے ملک الموت جب تک جبریل کی زبانی امت کے مغفرت کی بشارت نہ سنو گا اوس وقت تک  
 جان نکالنے کی اجازت نہ دوں گا سبحان اللہ بین تفاوت رہ انکجا تا کجا جب حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت کا پیغام آیا گہرے گئے ملک الموت کے طمانچہ مارا پر جب وفات پائی  
 راضی ہوئے تب یہ کہا کہ مجھے بیت المقدس کی سرزمین میں بچو بخاؤ وہاں پہنچ کر میری جان نکلیے



اللہ نے آپ کو بیت المقدس میں پہنچایا ملک الموت مٹھی کی جان نکال کر لے گئے انحضرت سے  
 حضرت جبریل نے کہا کہ اگر آپ کی خوشی ہو تب آپ کی وفات کے بعد آپ کے جسم کو حنظل میں پہنچاؤ  
 فرمایا کہ میں مجھ سحری امت کے اندر رہنے دو یہ میں مجھے دفن کرو میں اپنی قبر میں اپنی امت  
 کے لئے استغفار کروں گا آپ ہر جمعہ کو دن امت کو اعمال اجمالی طور پر قبر شریف میں پیش  
 کئے جاتے ہیں اگر نیکیاں زیادہ ہوتی ہیں تو آپ اللہ کا شکر کرتے ہیں اور اگر گناہ زیادہ  
 ہوتے تب آپ جناب الہی میں استغفار کرتے امت کے لئے بخشش کی دعائیں مانگتے ہیں  
 پہر کس طرح آپ کی امت آپ پر جان قربان نہ کرے تین روز وفات سے پہلے حضرت جبریل  
 تشریف لائے فرمایا کہ یا محمد ان ربک یقرنک السلام ویوسل کیف تجدک اللہ پاک آپ کو سلام  
 فرماتا اور یہ ارشاد کرتا ہے کہ آپ کا فرائض کس طرح ہے آپ نے فرمایا انی اجد فی عموم ما مہمو ما سے جبریل  
 میں بہت غمگین ہوں اول روز فرائض پوچھ کر چلے گئے پہر دوسرے روز اے اسی طرح فرائض پرسی  
 فرمائی پہر آپ نے وہی جواب دیا تیسرے دن حکم ہوا کہ آپ کو کیا غم ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے  
 لیکن آپ اپنی زبان سے فرمایا میں اپنے فرمایا کہ مجھے گنہگار امت کا اس وقت بہت خیال ہے  
 گنہگاروں کی مغفرت کس طرح ہوگی حضرت جبریل فر عرض کیا کہ الہی تیرے نبی یوں ارشاد فرماتے  
 ہیں حکم ہوا کہ کہ دو اہل ربک یقرنک اسلام من تاب قبل موتہ یستہ قبلت توبۃ فقال یارب  
 السنۃ کثرۃ ثم جاب وقال من تاب قبل موتہ یستہ قبلت توبۃ قال علیہ السلام یارب الشہر کثیر  
 ثم جاب جبریل وقال ان ربک یقرنک اسلام من تاب قبل موتہ یستہ قبلت توبۃ فقال یارب  
 الجمۃ کثیرۃ فذهب ثم جاب فقال من تاب قبل موتہ یوم قبلت قال یارب الیوم کثیر

ثم جاء وقال من تاب قبل موته بساعة قبلت توبته فقال الساعه كثيره ثم جاء وقال ان ربك  
 يقربك ايام وهو يقول ان كان الساعه كثيره فلو بنى روحه خلق قوم ولم يكن له الاخذار بل سانه يستجيب  
 وندم بقلبه بعفرت له ولا ابالي رب العالمين ايكو سلام فرماتا اور ارشاد کرتا ہے کہ اگر آپ کی امت  
 کا کوئی مسلمان گنہگار مرنے سے ایک سال پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کر لیا ہم اوسکی توبہ  
 قبول فرما کر اوسے بخشہ دینگے حضور اکرم نے فرمایا کہ اٹھی ایک سال کی مدت بہت ہوتی ہے  
 اٹھی میری امت کی شکل اسان کر یسکر حضرت جبرئیل چلے گئے تھوڑی دیر کے بعد پھر  
 واپس آئے اور یہ کہا کہ یا حضرت رب العالمین فرماتا کہ اگر آپ کی امت کا گنہگار مرنے سے  
 ایک مہینہ پہلے توبہ کر لیا ہم اوسکی توبہ قبول کرینگے عرض کیا کہ اٹھی ایک مہینہ بہت ہے آئے  
 میرے اللہ امت کی شکل اسان کر حضرت جبرئیل واپس گئے کچھ عرصہ کے بعد پھر آئے اور یہ فرمایا  
 کہ یا حضرت رب العالمین ایکو سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد کرتا ہے کہ اگر ایک مہینہ کی مدت  
 بہت ہے تو اب ایک ہفتہ تو بہت نہیں ہے جو گنہگار آپ کی امت کا ہفتہ بہر پہلے مرنے سے توبہ کر لیا  
 وہ بخشا جائیگا عرض کیا اٹھی ہفتہ بہت ہے اٹھی معاف کر میری امت کی خطاؤں سے درگزر  
 فرما پھر حکم ہوا کہ جو شخص مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کر لیا ہم اوسے بخشیں گے حضور نے عرض کیا  
 کہ مولے ایک دن بھی بہت ہے پھر حکم دیا کہ جو شخص مرنے سے ایک گھڑی پہلے توبہ کر لیا وہ اپنے  
 گناہوں سے پاک ہو جائیگا حضور نے عرض کیا کہ میرے رب ایک گھڑی بھی بہت زیادہ ہے جو  
 یہ سن کر حضرت جبرئیل اسان پر گئے اور پھر واپس آئے اور فرمایا کہ حضور رب العالمین جناب کو  
 سلام فرماتا ہے اور یہ ارشاد کرتا ہے کہ اگر مرنے والے گنہگار شخص کی روح جلقوم

میں پہونچ جاؤ اور زبان بند ہو جائے اگر اپنے دل میں اپنے گناہوں کو یاد نہ ہو جائیگا میں  
 اس سے بخشد و نگا اور کچھ بھی اس کے گناہوں کی پرواہ نہ کروں گا یہ سن کر حضور کا دل خوش ہوا اور  
 امت کی طرف سے غم رفع ہوا سبحان اللہ کیا مہربان روف رحیم نبی ہماری ہدایت کے کیے صحیح  
 گئے ہیں مہر وفات میں اکثر آپ کو غفلت ہو جاتی تھی اسی غفلت میں فرمایا یا فاعلمون الناس  
 لوگ کیا کرتے عرض کیا کہ ہم منتظر ذنک یا رسول اللہ وہ نماز کے لئے آپ کا انتظار کرتے ہیں فرمایا  
 کہ اچھا سات مشکین ٹھنڈے پانی کی ہیرے اوپر ڈال دو شاید بخار کی گرمی کم ہو جائے اور میں  
 نماز کو جاؤں سات مشکین ڈالی گئیں مگر آپ کو بیہوش نہ ہوا پہرہ سردار انبیاء بیہوش ہوئے پہرہ پوش  
 آیا پہرہ پوش ہوئے تین دفعہ ایسا ہی ہوا جب چوتھی دفعہ یہ کیفیت ہوئی تب اپنے فرمایا کہ لوگوں  
 سے کہو کہ نماز پڑھ لیں اب میرا انتظار نہ کریں میں اب نہ اسکون گا کھدوا لو بکر سے کہ وہ نماز پڑھ لیں  
 یہ فرما کر پہرہ پوش ہوئے بلال نے اذان کہی اور اذان کے بعد حسب دستور دروازہ پر حضور حاضر  
 ہوئے اور چوکھٹ پر کھڑے ہو کر عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ یہ بلال حاضر ہے  
 الصلاۃ الصلاۃ یا رسول اللہ نماز کو تشریف لائے انسان شیطرونک لوگ آپ کے منظر میں  
 جب کچھ جواب نہ آیا تب بلال نے تہنیتی کر کے پھر عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ الصلاۃ  
 الصلاۃ پہرہ جواب نہ آیا کیونکہ حضور اس وقت بیہوش تھے اور جناب کو غشی لاحق تھی تیسری دفعہ  
 بلال کی آواز حضور کے کان میں آئی بہت نرم آواز سے فرمایا کہ بلال تم اب بکر سے نماز پڑھو  
 انی لا استطیع الخروج میں اب نہیں آسکتا جمہور میں اتنی طاقت نہیں رہی بلال نے جب  
 دیکھا کہ میں اب نہیں آسکتا تم اب بکر سے نماز پڑھو اور چینی مار کر بے ساختہ روئے اور یہ کہا و

واہ خوناہ واہ انقطاع رجاء واہ کسار ظہر آسے فریاد بتو مید لوٹ گئی اب کس طرح میرے  
 بنی اچھے ہونگے ہائے اب بلال کی کمر لوٹ گئی یا یقینی لم تلندی امی کاش میری مان نے مجھے نہ  
 جنا ہوتا اور اگر حبا تھا تو یہ دن میں نے نہ دیکھا ہوتا جاتے تھے مسجد کی طرف دیوانوں کی طرح  
 بازار کی طرف نکل گئے بازار میں روتے جاتے ہیں اور ایک ایک سے یہ سوال کرتے ہیں کیوں  
 جی کیا اب رسول اللہ اچھے نہ ہونگے کیا اب آپ کی جگہ کوئی دوسرا نماز پڑھائے گا کیا اب حضرت  
 گہر سے باہر نہائیگے پھر روتے ہوئے مسجد میں آئے اے ابوبکر حضرت یون فرماتے ہیں کہ میں  
 اب نہ اونکا ابوبکر نماز پڑھائیں بڑی مشکل سے ابوبکر مصلے کے پاس گئے بلال نے بکیر کچھ قبت  
 بلال نے شہد ان محمد رسول اللہ کہا اور ابوبکر نے اور تمام صحابیوں نے مصلے پر حجاب رسول اللہ  
 کو نہ دیکھا مصلے خالی پا کر ابوبکر بیچ مار کر رونے لگے ادھر صحابہ زمین پر سر دھنے لگے جب انکے  
 رونے کا مسجد میں غل جچا اس غل سے آپ کو ہوش آیا فرمایا کہ اسے فاطمہ یہ کیسا رونا ہے اور کون ہا  
 حضرت فاطمہ نے عرض کیا کہ انصار اور مہاجرین آپ کے صحابی روتے ہیں فرمایا کیوں روتے ہیں  
 عرض کیا کہ آپ جو نماز کو تشریف نہیں لگئے مصلے خالی دیکھ کر انکے ہوش حواس جاتے رہے  
 آپ کی مفارقت میں روتے ہیں انصار نے آپ کے فراق میں اپنے گہر چھڑوئے رات دن مسجد کے  
 اور آپ کے حجہ شریف کے تصدق ہوتے پھرتے ہیں کہ شاید کہیں سے آپ کی آواز سن لیں تو جی  
 جائیں یا رسول اللہ اگر آج انصار آپ کو نہ دیکھیں گے تب مرجائیگے فرمایا انا لمد وانا اللہ ہرج  
 بلاؤ علی کو بلاؤ عباس کو یہ دونوں صحابی حاضر ہوئے آپ نے بڑی دقت سے بڑی مشکل سے  
 انکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر پیر زمین پر کھینچے ہوئے مسجد میں تشریف لائے ممبر پر نہ چڑھ سکے

نیچے کی سیڑھی پر بیٹھ کر فرمایا کہ اے میرے صحابیوں تم کیوں روتے ہو عرض کیا یا رسول اللہ  
 ایک عرصہ سے آپ کی آواز نہ سُنی تھی حال مبارک نہ دیکھتا حضور کی خدمت میں بلال  
 کو بھیجی بلال نے یہ کہا کہ حضور فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے پاس جاتا ہوں اب میں نہیں آ  
 سکتا یا رسول اللہ اور آپ کا مصلے خالی دیکھ کر ہمارے کلیجے پھٹ گئے ہم سے صبر نہ ہو سکا فرمایا کہ ابھی  
 تو میں زندہ حیات تھا تھا را روز نا مجھے سنا نہ گیا بے قرار ہو کر گیا مگر اب قریب ہے کہ تم  
 مجھے کہیں نہ پاؤ گے اے میری امت میں اب اپنے اللہ کی جناب میں جاتا ہوں میں تمہیں اللہ  
 کی سپرد کرتا ہوں ایک عاشق ہو کہ یا رسول اللہ یہ اب ملاقات کب نصیب ہوگی فرمایا کہ  
 اب ملاقات حوض کوثر پر ہوگی اے میرے صحابیوں اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں اگر کوئی  
 مجھے پوچھتا ہو اُسے اسے میرا سلام کہنا میرے بعد مفاہیم سے میرے فراق میں روتا ہوا  
 آگیا اسے میرا سلام کہنا اور یہ کہنا کہ جناب فرما گئے ہیں کہ اے معاذ تو قیامت کے دن علماء کا  
 سردار ہو کر اٹھایا جائیگا حضور یہ آخری خطبہ فرما کر حجرہ مبارک میں تشہیف لے گئے وہ دن اور  
 آج کا دن پہنچی وہ آفتاب نبوت نظر نہ آیا حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ سے کہا کہ اے علیؓ  
 حضرت کا جنازہ کس طرح ہے حضرت علیؓ نے کہا کہ اصبح بحمد اللہ باریا آج تو کچھ حضور کا جنازہ اچھا ہو  
 عباسؓ نے فرمایا کہ اے علیؓ دو روز کے بعد اگر تو چرخ لیکر بھی آیکو تو ہونڈیگا کہیں نہ پائے گا  
 آپ دو روز کے بعد وفات فرمائیں گے میں جب المطلب کے اولاد کی موت کی نشانی  
 ہے خوب بھیانتا ہوں آپ کے چہرہ سے موت کے علامات ظاہر ہو چلے ہیں اب آپ کو اس مرض  
 سے شفا نہ ہوگی اب آپ تندرست نہ ہونگے حضرت عائشہ فرماتی ہیں جس رات آپ وفات

فرمانیگے اوس رات آپ بیہوش تھے فرماؤ کہ بیہوش آیا فرمایا کہ عائشہ سات ہفت فیان  
 زکوٰۃ کے مال کی میرے پاس امانت رکھی ہیں وہ اشرفیان جلدی خیرات کرو حضرت عائشہ  
 نے وہ اشرفیان خیرات کر دیں جب پہر آپ بیہوش ہوئی دروازہ پر ایک شخص نے آکر کپکارا۔  
 السلام علیکم اہل بیت البتوة و معدن الرسالة اہل اذخل کسی نے اسکی آواز سنکر یہ جواب دیا کہ  
 اسوقت حضرت کو غفلت ہے اسوقت تمہیں انکی اجازت نہیں ہو سکتی اوس شخص نے  
 پھر کپکار کر کہا السلام علیکم اہل اذخل اس عرصہ میں انکی آواز حضرت کے کان میں گئی فرمایا  
 اے فاطمہ کون ہے عرض کیا کہ ایک شخص گھر میں ایک اذن مانگا ہے اور آپ بیہوش ہیں ہم نے  
 اوسے اذن نہیں دیا فرمایا اے فاطمہ تمہیں کچھ خبر تھی ہر کہ یہ کون کھڑا اذن مانگا رہا ہے  
 یہ گھروں کا ویران کرنے والا بقرون کا آباد کرنے والا بچوں کو یتیم کرنے عورتوں کو بیوہ بنانے  
 والا دوست کو دوست سے پھرانے والا ملک الموت ہے جلدی آئیگی اجازت دید و جب  
 حضرت فاطمہ نے سنا کہ ملک الموت آتے ہیں بے ساختہ روئیں واہ اتباہ خربت المدینہ ماؤ  
 مدینہ کج ویران ہو جائے گا یا المدینہ رسول تو آج مدینہ سے جاتے ہیں یہ ملک الموت  
 اونکے لینے کے لئے آج میں ملک الموت مکان میں آئے اور جناب پہر بیہوش ہوئے حضرت  
 فاطمہ نے فرمایا اتباہ یا حضرت آج آپ کو کیا ہوا جب بہت روئیں تب آپ کو بیہوش آیا فرمایا کہ اے  
 فاطمہ تو اتنا نہ رو کیونکہ تیرے روئیے ساتھ آسمان کو فرشتے اور عالمان عرش رو رہے ہیں حضرت نے  
 اپنے ہاتھ سے فاطمہ کے آنسو پونچھے اور فرمایا غصہ سب سے اول اے فاطمہ تو مجھے آنکر  
 ملیگی پھر ملک الموت سے فرمایا کہ اے ملک الموت اسوقت حضرت جبرئیل کہاں ہیں عرض کیا

کہ یا حضرت ہوقت ساتویں آسمان پر پین آسمان کے ملائیک حضرت جبرئیل کو تعزیت دے رہے  
 ہیں کہ اے جبرئیل آج تمہاری رسالت ختم ہوئی آج تمہارا قرآن پڑھنا بھی تمام ہوا اگر جناب  
 محمد رسول اللہ وفات پا گئے تو جبرئیل بھی دنیا سے گئے اتنے میں حضرت جبرئیل آئے اور یہ  
 کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور آپ کا فرج پوچھا ہے فرمایا کہ اے جبرئیل اس عالم میں کچھ  
 کیا طلب کیا گیا ہے عرض کیا کہ حضرت دوزخ ٹھنڈی ہوئی جنت آراستہ کی گئی حور ملاک  
 آسمان پر آپ کے قنطربین رضوان جنت دروازہ کھولے آپ کا انتظار کرتا ہو فرمایا اے جبرئیل  
 یہ بتاؤ کہ میری امت کے لئے کیا حکم ہے فرمایا کہ جسکے ہونٹوں میں جان رہ جائیگی وہ بھی اگروں  
 میں تو یہ کہے یا تو یہ کہے لئے ہونٹ بلائیں گے تو بھی ہزار برس کے گناہ معاف ہو جائیں گے  
 اور جسے تو یہ نہ کی اوسکو آپ اپنی شفاعت سے بخشو آپ جسکی شفاعت فرمائیں گے  
 وہی بخشا جائیگا آپ غم نہ کہائیں اتنے میں ایک اور فرشتہ نے حاضر خدمت ہونے کے لئے  
 اذن طلب کیا حضور نے فرمایا کہ جبرئیل یہ کون ہے عرض کیا کہ حضرت یہ اسماعیل فرشتہ  
 ہے آسمان دنیا کے دروازہ کا دار و نقد جس دن سے اسنے آپ کو معراج کی شب میں دیکھا ہے  
 آپکے جمال کا عاشق ہوا ہے آج اسے معلوم ہوا کہ حضور دنیا سے وفات پائیں گے اسنے  
 جناب باری میں عرض کیا کہ الہی مجھے ایک دفعہ اپنے نبی کی زیارت اونکی زندگانی میں  
 اور اذیت کر دے یہ فرشتہ حضور رب العزت سے اذن لیکر حضور کی زیارت کرنے حاضر  
 ہوا ہے پھر حضرت جبرئیل نے عرض کیا کہ یہ ملک الموت حاضر ہیں حضور نے فرمایا کہ اسم ملک الموت  
 تم میری زیارت کرنے آئے ہو یا میری جان قبض کرنے ملک الموت نے عرض کیا مجھے خدا پاک

نے حکم دیا ہے کہ جو کچھ مرضی ہمارے رسول کی ہوتی رہی کرنا اگر جناب کی مرضی پائون روح قبض  
کروں ورنہ زیارت کر کے چلا جاؤں گا اور سوت آنحضرت نے حضرت جبریل کی طرف دیکھا  
حضرت جبریل نے کہا کہ یا رسول اللہ خداوند کریم نے آپ کو بلایا ہے اور وہ اب آپ کا دنیا میں رہنا  
پسند نہیں کرتا یا حضرت حور غلمان آپ کی زیارت کے مشتاق ملائیک آپ کے منتظر ہیں حضورؐ  
کو ثابت ہوا کہ اب اللہ کو یہی منظور ہے کہ دار فنا کو چھوڑوں اور دار بقا کو اختیار کروں فرمایا  
کہ اچھا میری ازواج کو سامنے بلاؤ سب بیویاں حاضر ہوئیں فرمایا کہ دیکھو تم صبر کرنا اور تقویٰ  
اختیار کرنا اپنے گھروں سے باہر نہ نکلتا حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ کا کیا حال ہے فرمایا  
کہ اب وہ وقت قریب آگیا ہے کہ تم میری آواز نہ سنو گی اور نہ مجھ کو دیکھو گی پھر فرمایا کہ اے فاطمہؓ  
حسن حسینؑ کو بلاؤ حضرت حسن حسینؑ کے بلانے کے لئے حضرت فاطمہؓ نے ادنیٰ بھی اور یہ کہا کہ  
بہت جلد حسینؑ کو بلا کر لاؤ کیونکہ یہ سید المرسلینؐ کی وفات کا وقت بہت ہی قریب ہے شخص حسنؑ  
حسینؑ کو بلانے گیا اور یہ کہا کہ جلدی چلو تمہیں جھٹکے بلایا ہے حضرت حسن حسینؑ نے فرمایا کہ  
اتنی جلدی کیوں ہے کیا ہمارے نانا جان کا آخری وقت آیا ہے کیا آپ وفات فرمائیں گے  
گہرائے ہوئے حاضر ہوئے آنحضرت نے انکو اپنے پاس بٹھا کر انکے سروں پر ماتھے پیر کر فرمایا  
کی میری امت کے ظالم تم پر ظلم کریں گے حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ حضرت اگر ان پر ظلم ہو گا تو یہ  
آپ کے بعد کس سے کہیں گے حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کافی ہے حضرت حسن حسینؑ آپ کی وفات کی باتیں  
شکر و رے انکی آواز سے جو مجمع صحابہ کا حجرہ شریف کے چاروں طرف جمع تھا رونے لگاوا محمدؐ  
من یکن لاتک بعدک یا حضرت آپ کے بعد آپ کی امت کا کون کہلوی ہو گا یا نہر حضورؐ ہی ربی نبی امیؐ



کہا کہ حضور آپ تو ہر حال میں بھی جگہ تشریف لے کر جاؤ زمین آپ کو ملے تو زمین فرمایا کہ تیری زمین اپنی امت  
 کی جدائی کے حصہ میں رہتا ہوں جب صحابہ کے روئی کی آوازیں بلند ہوئیں تب فرمایا کہ اے  
 علی میرے حجرہ کا پردہ اٹھاؤ میں ایک آخری نظر اپنی امت کو اور دیکھ لوں حضرت علی نے  
 پردہ اٹھایا اور صحابہ کو پاس بلایا جب وہ دیو الوں کی طرح رونے لگے تب فرمایا کہ اے  
 مصیبت زدہ لوگوں صبر کرو میں جاتا ہوں تمہارے لئے حوض کوثر اور جنت آراستہ کرتا  
 ہوں تم سب سے پہلے جنت میں جاؤ گے تم سے پہلے کوئی امت نجاتیگی اے میری امت  
 دین اسلام پر قائم رہنا اور قرآن کو اپنا امام بنانا اے الٰہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا یہ فرماتے  
 فرماتے اچکی انکھیں بند ہوئیں اور بات ہے پر سینہ آیا یہ ہوشی طاری ہوئی حضرت علی نے صحابہ کو  
 اشارہ سے نصرت کیا صحابہ باہر چلے گئے حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ یا حضرت حشر کے  
 دل میں ایک کو کہاں تلاش کروں فرمایا کہ لو انا محمد کے نیچے یا حضرت اگر وہاں حضور ہو ملاقات  
 نہ ہوئی فرمایا کہ حوض کوثر پر اگر وہاں بھی نہ ملوں تب میزان عدالت کے پاس جہاں امت  
 کے اعمال تولے جائیں گے اگر وہاں بھی نہ ملوں تب پل صراط پر کہ جہاں امت گزرتی ہوگی میں  
 وہاں جھنم کے کنارہ کھڑا امت کے سلامت گزر جانے کی دعا کرتا ہوں گا جب حضور سبکی وصیت  
 سے فارغ ہوئے فرمایا کہ اے ملک الموت مجھ اپنے رب کی ملاقات کا شوق ہے اب تم  
 جس کام کے لئے آئے ہو وہ کام کرو ملک الموت نے عرض کیا کہ مجھے حکم ہے کہ اگر حضور کی مرضی ہو  
 تب روح مبارک قبض کرنا حضور نے روح قبض کرنے کی اجازت فرمائی ملک الموت نے روح  
 مبارک قبض کرنی شروع کی موت کی تکلیف سے حضور کی پیشانی پر پسینہ آیا سلمات کی تکلیف

شروع ہوئی فرمایا اللہم ان الموت سكرات اے اللہ موت کی بڑی سخت تکلیف ہو اللہم عنی  
 فی سكرات الموت الہی تو ہی موت کی تکلیف آسان کر دے گا میں پانی بہہ رہا کروں  
 رکھو یا موت کی گہرا سڑھ میں گھڑی گھڑی پانی میں ہاتھ ڈالتے وہ ہاتھ مونہ پر پھیرتے  
 اور اللہم بالرفیق الاعلیٰ اے اللہ مجھے انچھڑا میں بلا خوف تائے فاطمہ نے کہا واہ کرب ایسے یا حضرت  
 آپ کو آج بہت تکلیف ہے فرمایا الاکرب علی ایک لکھ لکھ اے فاطمہ آج کے سوا میرا کبھی  
 تیرے باپ پر کچھ کرب اور کوئی تکلیف نہ ہوگی اے فاطمہ جب میرا انتقال ہو جائے تم انامہ  
 وانا البیراجعون کہنا اے ملک الموت اپنا کام پورا کر پھر آپ کو نزع کی تکلیف زیادہ ہوئی  
 حضرت جبریل نے حضور کی طرف سے اپنا مونہ پہیرا حضور نے فرمایا کہ امی جبریل کیا اسوقت  
 میرا مونہ تمہیں اچھا نہیں معلوم ہوتا جو تم نے اپنا مونہ پہیر لیا حضرت جبریل روئے اور یہ عرض کیا  
 کہ یا حضرت کس دل سے آپ کی نزع کی حالت دیکھ سکتا ہوں پہر جناب نے فرمایا الصلوٰۃ الصلوٰۃ  
 اے لوگوں دیکھو نماز کی حفاظت رکھنا یہ فرما کر پہر یا رب اتنی یا رب اتنی کہتے کہتے جان سنیں  
 مبارک تک سمٹ آئی تھی نیچے کے جسم کی جان نکل چکی تھی مگر امت گنہگار کا کلمہ مونہ پہر  
 جاری تھا حضرت جبریل نے عرض کیا کہ رب العالمین فرماتا ہے کرامت کی استعداد محبت  
 آپ کے دل میں کسے ڈالی فرمایا اللہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم آپ کی امت پر  
 ایک ہزار درجہ آپ سے زیادہ مہربان ہیں اے نبی آپ اپنی امت کو میرے سپرد کر کے موت کی  
 تکلیف کو آسان کیجئے یہ سن کر فرمایا کہ اب میرا دل ٹھنڈا ہوا اللہم بالرفیق الاعلیٰ اے اللہ اب مجھ کو  
 بلا لے گا یہ نبی طاری ہوئی اور تھوڑے شاک کی خوشبو کا پسینہ جاری ہوا یہ رات کا وقت ہے

سید الکونین نزع کی حالت میں ہیں اور جو مبارک میں دنیا کو اقلت کے سبب چراغ  
 میں تیل بھی نہیں ہو حضرت عائشہ نے اٹھ کر ہساریہ کی عورت کے پاس چراغ بھیجا کہا کہ اللہ  
 کے واسطے دو ہونڈین تیل کی ہمارے چراغ میں ڈال دو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اندھیرے میں وفات فرما رہے ہیں آگے گھر میں نبی کے اندھیرا ہوا در سید المسلمین نزع کی حالت  
 میں ہوں وادری دنیا دنیا سے بچنے کیسی عداوت ہے ہاتھ ایک آسمان کی طرف تھا اللهم  
 بالرفیق اعلیٰ کل زبان پر تھا ایک بیک گردن مبارک کا مہرہ ایک طرف کو یائل ہوا روح مبارک  
 آسمان کی طرف پرواز کر گئی معاً ایک خوشبو حجرہ میں پیدا ہوئی اہل بیت نے جان لیا کہ حضور  
 براق بر سر او ہو اب پس نہ ننگ علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے ملک الموت کی آواز سنی کہ جب روح  
 مبارک فیض کر کے چلے تھے روتے جاتے اور واما حراہ واما حراہ کہتے جاتے تھے بیوی فاطمہ نے جب  
 دیکھا کہ روح مبارک پرواز کر گئی حضور کے پاس آکر چہرہ مبارک کہو لاویکہا کہ گویا آپ آرام  
 فرماتے ہیں ہاتھ پر پستہ ہے پکارا یا ابتاہ اجاب رہا وادعاہ اے نبی رب کا بلاؤ منظور کر لیا  
 یا ابتاہ من ربہ ما وادناہ اے نبی ہم کو چھوڑ کر اپنے اللہ کے پاس چلے گئے یا ابتاہ الی جبریل نواہ  
 اے نبی اب اگر جبریل آیکو تلاش کرتے ہوئے آئینگے تو ہم کہیں گے کہ تم کسے تلاش کرتے ہو جنہیں  
 تم دیکھتے ہو وہ اس جہان سے تشریف لے گئے یا ابتاہ الی جنت الفردوس ما واد اے نبی خبت  
 الفردوس میں ٹھکانہ کر یا جب کہیں سے رونے کی آواز باہرائی اور صحابہ نے سنی گہرا کر بستا  
 ہو کر دہلیز مبارک پر نہ مارنے لگے حضور کی وفات کی خبر نہک صحابہ کی عقلیں جاتی ہیں عبد اللہ  
 بن عباس صدمہ سے انتقال کر گئے حضرت عمرؓ دیوانہ ہوئے دیوانہ کی طرح حجرہ مبارک پر

اور عرض کیا کہ ذرا مجھے حضور سے ملا دو ایک نظر حضور کو مجھے دکھا دو اہل بیت نے عمر کو  
 حجرہ میں بلایا حضرت عمر نے دیکھا کہ آپ لیٹے ہوئے ہیں آپ کے مونہ سے چادرہ سر کا کرکڑا  
 اور کہا کہ واغشاہ آج ایسی غشی اور یہوشی ہوئی کہ آپ ہوشیار نہیں ہوتے کیا وحی اترتی ہو  
 آنکہہ سے بھی دیکھ لیا لکڑول کو یقین نہ ہوا کہ آپ وفات پا گئے جب حجرہ سے باہر آئے  
 تلوار لیکر بیٹھ گئے اور یہ کہا کہ لوگوں حضور نے وفات نہیں فرمائی آپکا انتقال نہیں ہوا  
 بلکہ آپ اللہ کے پاس قرآن لینے تشریف لے گئے ہیں جس طرح حضرت موسیٰ توریت لینے گئے  
 تہو اس طرح حضور بھی قرآن میں جب حضور کی وفات کی حضرت صدیق اکبر کو خبر ہوئی حجرہ مبارک کے  
 پاس حاضر ہوئے حجرہ میں داخل ہوئے ہوئے آپکا یہ حال تھا کہ انھیں پانی نہ بکری جاتی  
 تھیں اور جناب کی پچکی بندھی ہوئی تھی سانس گھٹ گیا تھا آنحضرت حجرہ مبارک میں وفات  
 پاکر زمین پر آرام فرما رہے تھے غدہ کا کرتا بدن میں تھا پرانی بڑی جانی آپ کے اوپر تھی حضرت  
 ابو بکر نے چہرہ مبارک کھولا صورت دیکھتے ہی ایک چیخ نکلی واہ انبیاء ہائے اسی نبی کہنا  
 گئے واصفیاء اے بزرگ آپ کو کیا ہو گیا پھر ایک چیخ نکلی واہ خلیلاہ اے حبیبِ نخست  
 ہوئے ہمیں چہرہ گئے قدر قطع موتک مالم یقطع لموت احد من الانبیاء قبلک آج بند ہوئی  
 وہ بات جو نہ بند ہوئی تھی ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی موت سی اور نبیوں کی وفات سی  
 وحی کا انا بند نہ ہوا تھا جو صرف حضور کی وفات سے بند ہوا ہزاروں پیغمبر بھی خوشی سناتے  
 آئے کہ ہمارے بعد وہ نبی آئینگے آپ وفات فرما گئے اور یہ نہ فرما گئے کہ ہمارے بعد وہ نبی  
 آئینگے یا حضرت اگر آپ کی موت ہمارے ماتھے ہوئی ہم حضور کے بدلے مرجاتے اپنی جانیں

حضور پریشاں کرتے یا حضرت اگر سارا جہان بھی ملکر آپ کے لئے روئے گا تو بھی آپ کی وفات کا  
 جو غم ہماری جانوں پر بوجھ ہے وہ کم نہ ہو گا یا کچھ حضور رب العالمین کے سامنے نہمکو اس طرح  
 نہ چھوڑ دینا جس طرح یہاں چھوڑ دیا جب ابو بکر حجرہ سے باہر اٹھ کر جو صحابہ کرام ہم بسجلی کی  
 طرح زمین پر پڑ رہے تھے اور ابھی تک یہ بھی امید تھی کہ آپ سوتے ہیں شاید بیماری کے  
 سبب تکے ہوئے ہیں مگر جب ابو بکر حجرہ سے باہر آئے سب کے سب حضرت ابو بکر کو گمیر کر ڈھری  
 ہوئے اور یہ کہا یا صاحب رسول اللہ قبض رسول اللہ آئے صحابی رسول اللہ کے کیا جناب  
 رسول اللہ کی وفات ہوئی حضور ہمیں کس پر چھوڑ گئے یا صاحب رسول اللہ ایفعل رسول اللہ  
 اے صحابی رسول اللہ کے کیا آپ کو غسل دیا جائیگا اے صحابی رسول اللہ کے کیا آپ کی  
 نماز پڑھی جائیگی آپ سب کے امام تھے ایکا امام کون ہو گا اور صحابی رسول اللہ کے  
 کیا آپ کو زمین میں دفن کیا جائیگا حضرت ابو بکر نے فرمایا کل من علیہا فان ویبقى وجہ ربک  
 فوالجلال والاکرام حضرت ابو بکر نے فرمایا کہ بیشک حضور وفات پا گئے مگر حضور کا خدا  
 زندہ موجود ہے تم صبر کرو اور یاد الہی میں عمر بسر کرو جب حضور کو غسل دینے لگے سوائے  
 اہل بیت کے سب کو حجرہ شریف سے باہر کر دیا آپ کی وصیت کے موافق اہل بیت نے غسل دیا  
 انصار نے یہ مکان کے باہر سے غسل چاہا کہ اے اہل بیت کیا ابھی سے اس چاند کو ہم سے  
 چھپا لیا ایک نظر آخری تو ہو چکا ہے وہاں دو حضرت علی فرماتے ہیں کہ کوئی بات حضور میں الہی  
 نہ تھی جو اور میتوں میں ہوتی ہے حضور میں سوائے مشک کی خوشبو کے کچھ نہ تھا غسل کو وقت  
 اہل بیت میں باہم اختلاف ہوا کہ حضور کا لباس اتار کر غسل دیا جائے یا مع لباس کے

اوسوقت غیب سے آواز آئی کہ حضور کا لباس نہ اتارو مع لباس کے غسل دو حضور کے  
 غسل سے فارغ ہو کر آپ کو گفن دیا اور جنازہ کو نماز کے واسطے حجرہ سے باہر مسجد نبوی  
 میں لا کر رکھا کسی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اے عمرؓ حضرت اپنے حجرہ سے نماز کے لئے باہر  
 آئے ہیں تم بھی نماز پڑھ لو حضرت عمرؓ کو زندہ حیات جانتے تھے یہ سمجھے کہ حضور لوگوں کو  
 نماز پڑھانے مسجد میں آئے ہیں یہ خیال کر کے جب حضور کے قریب آئے اور جنازہ مبارک  
 پر نظر پڑی بسیا ختہ بے اختیار روئے اور عرض کیا کہ یا نبی اللہ آپ ممبر طیار ہونے سے  
 پہلے ایک کجور کی لکڑی سے کمر لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے جب ممبر بن کر آیا تو آپ نے  
 اوس لکڑی کو چھوڑا وہ لکڑی آپ کے فراق میں جگر پھاڑ کر رونی آپ اپنے ممبر سے نیچے  
 آئے اور اوسے اپنے گلے لگا کر چپکا لیا آج یہ آپ کی امت آپ کے فراق میں تڑپ رہی ہے  
 آپ تشریف لا کر اپنی امت کو چپکا کرین انہیں بھی کچھ تسلی دیجائیں وہ لکڑی ہی اچھی  
 تھی جسے حضور کا ماتھ میسر ہوا یہ ساری امت آپ کے فراق میں بے چین ہے مگر کہیں  
 آپ کا ماتھ نہیں باقی یا سبھی اللہ نوح نے ہزار برس میں چالیس مسلمان کے جناب نے تہوڑا  
 دونوں میں لاکھوں مسلمان کئے یا سبھی اللہ آپ کا خدا کے نزدیک وہ مرتبہ ہے کہ جب تک کوئی آپ کے  
 ایمان نہ لایگا خدا پر ایمان لانا اوس کا قبول نہ ہو گا حیات مبارک میں فرمائے تھے کہ پہلے میرے  
 جنازہ کو الگ رکھ کر بہٹ جانا اول میرے جنازہ کی نماز حضرت جبریلؑ ملائیک کی جماعت  
 کے ساتھ پڑھیں گے پھر میکائیلؑ پھر اسرافیلؑ پھر ملک الموت جماعتین فرشتوں کی ساتھ لیکر  
 نماز پڑھیں گے پھر میری اہل بیت کی مرد و عورتیں ثم المہاجرون پھر مہاجرین اور انصاریب

آپ کے جنازہ کی نماز اہل بیت پڑھ چکے اور انصار اور مہاجرین نماز کے لئے کھڑے ہوئے  
 حیران ہو کر حضرت علیؑ سے کہا کہ اے علی ہم نہیں جانتے کہ آپ کے جنازہ کی نماز میں کیا پڑھیں  
 تم اللہ کے واسطہ ہمیں یہ بتاؤ کہ ہم کیا پڑھیں حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ہو یا اللہ اپنی سارحی متین  
 اپنے نبی پر نازل کر دے یا اللہ تیرے نبی نے تیرے احکام سب پہنچائے الہی تیرے نبی نے  
 طبع سچ ہماری دینی خدمت کی ہم سے تیرے نبی کی کچھ خدمت نہ ہوئی انصار فرما کہ دعا  
 پڑھ کر نماز کو ختم کیا جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے حضرت علیؑ اور فضل اور قثم اور شمران حضور  
 اکرم کے غلام حضور کو قبر میں اتارنے کے لئے قبر میں اترے انصار نے رو کر عرض کیا کہ اے اہل بیت  
 کیا اس آخری خدمت میں ہمارا حصہ نہیں ہے حضرت علیؑ نے حضرت اوس انصاری کو قبر میں  
 اتار لیا ہاتھوں ہاتھ حضور کو قبر میں اتارا سات کچی اینٹوں سے قبر کا پٹا وکیا جو چادر آپؐ زندگی  
 میں اوڑھ رکھتے تھے اور بعد وفات کے دفن سے پہلے وہ ہی اوڑھے ہوئے تھے شمران غلام  
 وہ چادر قبر میں اُکھوڑا رکھا کہ یہ کہا کہ اب آپ سے بہتر کون آئیگا جو آپ کے کپڑے کو استعمال میں  
 لایا گیا پہر اپنے ہاتھوں سے مٹی قبر میں بھری بلال بانیؓ کی مشک لئے کھڑے تھے حضور کی قبر  
 پر مشک سے پانی چھڑکتے اور انکھوں سے آنسوؤں کی تلی جاری کرتے دو لون ملکر قبر مبارک  
 پر کرتی تھیں خدا کی قدرت ہے جن کی دعا سے ایک اک ہفتہ تک آسمان سے برابر پانی برسا  
 آج او کی قبر پر ایک چھوٹی سی مشک سے پانی ڈالا جاتا اور قبر کی سوکھی مٹی کو تر کیا جاتا ہے جو اپنے  
 قدموں سے ساتوں آسمانوں کو ملے کر گئے آج انکے جنازہ مبارک کو قبر کی سات کچی اینٹوں نے

چہاں لیا جب لوگ حضور کے دفن سے فارغ ہو کر چلے تب سامنے سے بی بی فاطمہؓ زہراؓ آتی ہوئی  
 نظر آئیں حضور کے دفن میں شریک ہونے والوں سے پوچھا کہ لوگوں تم کہاں سے آتے ہو  
 شاید کسی کو دفن کر کے واپس آتے ہو اے لوگوں کیا سیدہ اودین و آخرین کو دفن کر آئے کسی کلمہ  
 سے تم نے رسول اللہؐ پر مٹی ڈالی تم کس طرح حضور کو چھو کر چلے آئے یہ کلام منکر لوگوں کی گستاخ  
 بہت غیر ہونے لگا پھر بی بی فاطمہؓ حضور کی قبر مبارک پر آئیں اور رو کر کہا یا اتباہ الی جبریل  
 انتہا یا حضرت اب اگر جبریل آئیں تو ہم ان سے کہیں گے کہ تم کسے دھونڈتے ہو تم کسے  
 تلاش کرتے ہو جبریل تم کس کے پاس آئے ہو تم جن کے پاس آئے ہو وفات فرما گئے وہ یہاں  
 تشریف لے گئے پہرہ قرمزی اٹھا کر سونگھی اور فرمایا کہ جسے یہ مٹی سونگھی اوسے مشک عطر  
 کے سونگھنے کی ضرورت نہ رہے گی صبت علی مصائب لو انہا صبت علی الایام صرن لیا لیا میرے  
 اوپر وہ غم کا پہاڑ گر رہا ہے کہ اگر یہ غم روز روشن پر گر جائے تو مارے غم کے دن کی رات ہو جائے  
 یا اللہ میری روح کو حضرت کی روح سے ملا دے کل چھ مہینے حضرت فاطمہؓ آپ کے بعد زندہ رہیں  
 مگر اس عرصہ میں کبھی آپ کی چہرہ پر ہنسی نہ آئی حضور کی وفات کا غم فاطمہؓ کو جب کہ کے پار بولتا تھا کچھ  
 مہینہ زندہ رہ کر آپ کی وفات ہوئی حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور کی تجہیز و تکفین سے فارغ  
 ہو کر حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے پاس تشریف لے گئے حجرہ سے رونے کی آواز آئی بی بی عائشہؓ  
 روتی ہیں اور یہ کہتی ہیں یا من الم شیع من خبر الشیعہ ماے ساری عمر کبھی جو کی روٹی بھی بیٹ  
 بہر کہ نصیب نہ ہوئی یا من اختار الحصیر علی السریر ماے سولے بورنگ کے کہی چار پائی میسر ہوئی  
 یا من لم یغم ایل کلہا من خوف اسعیر ماے امت گنہگار کے دوزخ میں جانے کے غم میں کبھی



ساری رات نہ سوئی حضرت مصطفیٰؐ کی بھوپتی روتی اور یہ کہتی تھیں کہ اب فاطمہ کو تو سارے  
 مدینہ میں نبی کے قبر کی جگہ آباد معلوم ہوگی مائے نبی گئے جبریل گئے وحی گئی رب العالمین  
 سے ہم کھلائی گئی کیا کیا کچھ نہ کیا سب کچھ جاتا رہا صدیق اکبر فرماتے ہیں افسوس ہے تمہارے  
 اسے البوکر تو زندہ رہا اور تیرا محبوب رخصت ہوا کاش اولسے پہلے میں قبر میں جاتا جس دن  
 سے یابنی آپ نے ہمیں الوداع کہا وحی نے بھی الوداع کہا اللہ کے کلام نے الوداع کہا آبی ہو  
 صحابی کہتے ہیں کہ میں مدینہ سے آٹھ سات میل کے فاصلے پر تھا حضورؐ کی بیماری کی خبر میں  
 ہمیں پہونچتی تھیں ایک رات میں سوتا تھا تالف غیبی نے یہ پڑھا قبض البنی محمد فمیتنا  
 تدمی الموع علیہ التجمام وفات ہوئی حضرت کی پہر ہماری آنکھوں سے اسطرح آنسو بہتے جیسے  
 نالی میں پانی یہ خبر وحشت ناک سن کر گہرا کر اٹھا اور رات ہی کو سیدھا مدینہ پہونچا اقسوت  
 مدینہ میں رونے کی آوازیں اسطرح بلند تھیں جیسے مکہ میں لبیک کا غل ہوتا ہے حضرت  
 معاذ کہتے ہیں کہ جب میں بین پہونچا تھوڑے دنوں کے بعد رات کو سوتا تھا ایک آواز آئی  
 اسے معاذ تو نرم بستر پر سوتا ہے اور تیرے نبی نزع کی حالت میں بین معاذ گہرا کر اٹھے مگر  
 کوئی لپکارنے والا نظر نہ آیا ایک رات پہر آواز سنی کہ تو آرام سے نرم بچھوئے پر سوئے اور خاتم النبیین  
 قبر کے اندر مٹی پر آرام فرمائیں یہ آواز سن کر حضرت معاذ و محمد اہ و محمد اہ ہر گل مچا کر رونے  
 لگے معاذ کی آواز سے حکم کو لوگوں نے گھروں سے باہر نکل کر معاذ سے سبب دریافت کیا انکو معاذ  
 غم کے سبب بولنے کی طاقت نہ رہتی تھی رات ہی کو سوار ہو کر مدینہ کی جانب چلے منزل بمنزل

چکر مدینہ کے قریب پہونچے جب مدینہ تین میل رھ گیا اُدھی رات کے بعد جنگل سے اواز اُڑی کہ  
 محمد راہ قد فارق الدنیا اے محمد تم نے دنیا کو چھوڑا معاذ نے پکارا اے اندھیری رات میں  
 غل جپانے والے تو کون ہے کہا کہ میں عمار بن یاسر صحابی ہوں معاذ نے کہا کہاں جاتے ہو  
 عمار نے جواب دیا کہ حضرت کی وفات کی خبر سیکر معاذ کے پاس میں جاتا ہوں جب معاذ نے  
 حضور کی وفات کی خبر سنی روئے اور یہ کہا کہ اے عمار اگر آپ چلے گئے تو یہ تباہ و بربودہ شریعت  
 اور یتیم صحابہ کو کس پر چھوڑ گئے اور صحابہ کا آپ کے بعد کیا حال ہے عمار نے کہا کہ صحابہ کی  
 ایسی حالت ہے کہ جیسے حبشی جنگل میں بکریوں کو پھوڑ کر بکری والا چلا جائے اور بکریاں  
 حیران پھرین اس طرح صحابہ پھرتے ہیں جب معاذ مدینہ میں داخل ہوئے صبح کی اذان ہوئی جب  
 اذان میں آٹھ ران محمد رسول اللہؐ موزن نے کہا جماعت کی جماعت صحابہ کی اور معاذ  
 بیہوش ہو کر گرے جب ہوش آیا تو صحابہ نے حضرت معاذ سے کہا کہ اے معاذ جناب رسول اللہؐ  
 تجھے سلام فرما گئے ہیں حضرت معاذ حضور کا سلام سن کر فدا کئی جی و علیک اسلام کہتے ہوئے  
 بیہوش ہوئے قریب تھا کہ معاذ کی جان نکل جائے بہت دیر کے بعد جب ہوش آیا تب معاذ اُدھکر  
 حضور کے مزار پر گئے روتے روتے مزار کو انسو دن سے تر کیا بلال موزن کی یہ حالت تھی کہ مدینہ  
 کی گلیوں میں یہ کہتے پھرتے تھے کہ لوگوں تم نے کہیں رسول اللہ کو دیکھا ہے تو مجھے بھی دکھا دو  
 یا مجھے آپ کا پتہ بتا دو مدینہ میں اندھیل ہوا بلال مدینہ چھوڑ کر ملک شام شہر حلب میں چلے گئے  
 ایک سال کے بعد خواب دیکھا کہ جناب رسالتؐ اب فرماتے ہیں کہ اے بلال تو نے مجھے ملنا

کیون چھوڑا کیا تیرا دل ہم سے ملنے کو نہیں چاہتا غرابین لسیک سیدی اے آقا غلام  
 حاضر ہے کہتے ہوئے اٹھے اور اسی وقت رات ہی کو اونٹنی پر سوار ہو کر مدینہ روانہ ہو کر  
 رات دن برابر چل کر مدینہ میں داخل ہوئے خواب میں حضور کا بلال کو بلانا بلال کا یہ سمجھنا  
 کہ حضور پر زندہ ہوئے بلال اسی تصور میں حضور سے ملنے آئے تھے پہلے جناب کو سجدہ فرمایا  
 میں نے کیا جب وہاں نہ ملے تب حجر بن عدیؓ نے کہا کہ وہاں ہی نظر نہ آئے تب مزار پر آ کر  
 رو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلب سے غلام کو یہ کہہ کر بلایا کہ ہم سے ملجاؤ اور جب بلال زیاد  
 کے لئے حاضر ہوا تب حضور پر وہ میں چہپ گئے جگہ جگہ بلال آپ کو تلاش کرتا دھونڈتا پھر تپا  
 ہے مگر کہیں حضور کو نہیں پاتا یہ کہہ کر بے ہوش ہو کر قبر مبارک کے پاس گرے بہت دیر میں جب  
 بلال کو ہوش آیا لوگ قبر مبارک کے پاس سے اٹھا کر باہر لائے اس عرصہ میں بلال کے  
 آنیکا سارے مدینہ میں غل ہوا کہ آج بلال رسول اللہ کے موزن آئے ہیں سب نے بلکہ بلال  
 درخواست کی کہ اللہ کیلئے ایک دفعہ وہ اذان سنا دو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے  
 بلال نے کہا کہ والدہ بات میری طاقت سے باہر ہے کیونکہ جب میں حضور کی حیات میں  
 اذان کہا کرتا تھا تو جس وقت اٹھتا رسول اللہ کہتا رسول اللہ کو سامنے آنکھوں سے دیکھ  
 لیتا تھا اب بتاؤ کہ سے دیکھوں گا مجھے اس خدمت سے معاف رکھو ہر چند لوگوں نے اصرار  
 کیا مگر بلال نے انکار کیا بعض صحابیوں کی یہ رائے ہوئی کہ بلال کسی کا کہنا نہ مانیں گے  
 تم کسی کو حضرت حسنؓ اور حسینؓ کے پاس بھیجاؤ نہین بلال کو اگر وہ ان کو بلال سے اذان کی  
 فرمائش کر نیگے تو ضرور بلال اذان کہیں گے کیونکہ حضور کے اہل بیت سے بلال کو عشق ہے

انکا کہنا ہرگز رونہ کریں گے یہ سنکر ایک شخص حضرت حسنؑ اور حسینؑ کو بلدا کر لایا ان سے  
 اذان کہلوانیکی فرمائش کی حضرت حسینؑ نے بلالؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے بلال آج  
 ہمیں بھی وہی اذان سنا دو جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سناتے تھے حضرت بلالؓ نے  
 امام حسینؑ کو گود میں اٹھا کر کہا کہ تم میرے بیٹے کیلئے کھڑے ہو بیٹے کے باغ کے پھول ہونگے  
 تم کہہ گئے میں وہ منظور کروں گا تمہارے دل کو رنجیدہ نہ کروں گا تمہارا رنج دینا حضور کو  
 مزار میں رنج پہونچانا ہے عرض کیا کہ اے حسینؑ مجھے لیچو جہاں تم کہو گے وہاں اذان کہہ  
 دوں گا حضرت حسینؑ نے بلالؓ کا ہاتھ پکڑ کر مسجد کی چہت پر کھڑا کیا بلالؓ نے اذان شروع  
 کی اللہ اکبر مدینہ میں یہ وقت عجیب غم اور صدمہ کا تھا حضور کو وفات فرماے قریب زمانہ  
 ہوا اور بلالؓ موزن آپ کو خواب میں زندہ دیکھ کر ملنے کے لئے مدینہ منورہ میں آئے جب  
 آپ کو زندہ پایا تو روتے روتے جان دینے کے لئے تیار ہوئے آج مہینوں کے بعد اذان شروع  
 کی حضور کی حیات مبارک کا سما بندہ بلالؓ کی آواز شکر مدینہ کے بازار گلی کو چون سے  
 لوگ آن کر مسجد میں جمع ہوئے ہر ایک شخص گہرے نکل آیا پردہ والی عورتیں پردہ سے  
 باہر آئیں انہیں بچوں کو ساتھ لائیں جسوقت بلالؓ نے شہدائے محمد رسول اللہؐ کو  
 نکالا ہزار مایہ خین ایک دم نکلیں اسوقت کے رونے کا کوئی ہک نہ تھا عورتیں روتی ہیں  
 ننہ ننہ بچہ اپنی ماؤں سے پوچھتے ہیں کہ تم ہمیں یہ بتاؤ کہ بلالؓ موزن جناب رسول اللہ  
 کے آگے مگر جناب رسول اللہ مدینہ میں کب آئیے حضرت بلالؓ نے جب شہدائے محمدؐ

موہنہ سے نکالا اور جناب رسول اللہ کو آنکھوں سے نہ دیکھا حضور کے فراق میں بہوش  
 ہو کر گرے بہت دیر کے بعد اٹھ کر وتے ہوئے ملک شام واپس گئے جب لوگ حضور کو  
 دفن کر چکے سب سے پیچھے حضرت فثم حضرت عباس کے صاحبزادہ قبر شریف سے باہر آ کر  
 تھے سب سے پیچھے انہوں نے حضور کا چہرہ انور قبرین کفن ٹہا کر دیکھا تھا فرماتے ہیں کہ  
 میں نے حضور کے ہونٹوں میں حرکت پائی کان لگا کر سنا تو یارب اتنی اتنی کا کلمہ جاری  
 تھا سبحان اللہ امت سے کیا عشق تھا قبرین تشریف لیجانے کے بعد بھی امت کی یاد گاری  
 جاری ہے جی بی ام سلمہ فرماتی ہیں کہ وفات کے وقت میں نے آپ کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر دیکھا کہ سن  
 باقی ہیں یا نہیں سا اہا سال تک میرے ہاتھ میں خوشبو لسی رہی ہر وقت ہاتھ سے  
 مشک کی خوشبو آتی تھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذہن حافظہ حضور کی وفات کے بعد بہت  
 زیادہ ہوا تھا کسی نے کہا کہ سکی کیا وجہ ہے فرمایا کہ حضور کو غسل دینے کے بعد جناب کی ہلکیوں  
 میں ایک قطرہ پانی رہ گیا تھا وہ قطرہ میں نے اپنے زبان سے اٹھا کر پی لیا اور سدا سن  
 خدا نے مجھ پر حافظہ عطا کیا ہے صحابہ فرماتے ہیں کہ جس وقت ہم حضور کو دفن کر کے قبر میں بیٹھی  
 ڈاکٹر ہٹے معاً ہی اپنے دلوں کی حالت بدلی ہوئی دیکھی راز یہ ضروری بات ہے کہ جب  
 آفتاب غروب ہو گا دنیا میں اندھیرا پیدا ہو گا حضور دلوں کے آفتاب تھے آپ کے مدفن  
 پر کوئی بعد روحانی عالم میں کس قدر اندھیرا ضرور معلوم ہوا اور ہونا چاہیے صحابہ کرام کا حضور کی غم  
 میں یہ حال تھا کہ کوئی غم ان کے نزدیک اس غم سے زیادہ نہ تھا ان میں سے اگر کسی کا بیٹا مر جاتا تو لوگ  
 یہ کہہ کر اسے یونہی دیکھ کر صدمہ حضور کی وفات سے بھی زیادہ ہو حضور کی وفات کا لفظ سننے ہی حقیقی  
 فرزند کا غم لاشے ہو جاتا تھا۔

## اٹھوان و غلط شفاعت کا بیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَرْبَا يُؤَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوُكَاٰنُوا مُسْلِمِيْنَ

ترجمہ بہت سے کافروں دن تمنا کریں گے کہ کاش ہم مسلمان ہوتے تو یا میں خدا کی نعمتیں لاکھوں بین گرو نعمتیں سب سے بڑی بین ایک اسلام دوسرے جناب سید المرسلین علیہ السلام جو کھانا کھاتے کھاتے امت کے گنہگاروں کو یاد کرتے اور کھانا چھوڑتے جو سوتے سوتے گنہگاروں کی یاد میں روتے روتے رات بسر کرتے جو اگلے نبیوں کی شفاعت کے ذکر کی امتین تہجد کی نماز پڑھ کر اپنی امت کی شفاعت شروع کرتے یا رب امتی امتی پکارتے پکارتے رات ختم کرتے ایک ہی آیت کے تلاوت میں صبح کرتے صبح تک امت کے گنہگاروں کی مغفرت کی دعائیں مانگتے تشریح امت کے غم میں رونا ہنسنے انبیاء میں ہنسنے سناہ رونا یہ غم کھانا آپ کا حصہ آپ کی خصوصیت ہے ایک دن حضرت جبریلؑ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آج جہنم کی سیڑھی دیکھ کر آیا ہوں حضور نے فرمایا کہ جبریل تم نے جو کچھ دیکھا ہے مجھ سے بھی بیان کرو حضرت جبریلؑ خاموش ہوئے جب حضور نے بہت اصرار کیا تب جبریلؑ نے یہ اظہار کیا کہ حضرت جہنم کے سات طبقے اور سات درجے ہیں۔ نیچے کے طبقے میں منافق کافر زمین گے انکے ساتھ فرعون اور فرعون کا لشکر ملے گا دوسرے طبقے میں بُت پرست مشرکین رہیں گے تیسرے طبقے میں چاند سورج ستارہ پرست لوگ

زمین گئے چوتھے طبقہ میں ابلیس اور اس کا لشکر اور آتش پرست رہینگے پانچویں طبقہ میں  
 یہودی چٹے میں نصرانی رہینگے ان چھ طبقوں کا حال میان فرما کر حضرت جبریل حضور  
 کی شرم سے خاموش ہوئے حضور اکرم نے فرمایا کہ جبریل ساتویں طبقہ کے رہنے والوں کا  
 حال بتاؤ کہ وہ کون ہونگے جب حضور نے بہت اصرار کیا تب جبریل علیہ السلام نے یہ  
 اظہار کیا کہ جناب ساتویں طبقہ میں آپ کی امت کے وہ گناہگار رہیں گے جو بے توبہ گورہینگے جب  
 حضور نے جبریل امین سے یہ سنا کہ میری امت بھی دوزخ میں جائیگی حضور ہوش ہو کر  
 گرے حضرت جبریل علیہ السلام نے پکا ستر بارک اپنے زانو پر رکھا بہت دیر کے جب حضور  
 کو ہوش آیا فرمایا کہ جبریل تیری مصیبت زیادہ ہوئی مجھے سخت ملال ہوا کیا میری امت بھی  
 دوزخ میں جائے گی عرض کیا کہ ہاں یا حضرت فاسق فاجر گنہگار بے توبہ کئے مرنے والے  
 لوگ عذاب کئے جائیں گے یہ سن کر حضور روئے اور بہت روئے حضرت جبریل آپ کے ساتھ روتے  
 رہے حضور روتے ہوئے حجہ شریف میں تشریف لاکر پہنچے ہوئے جبریل میں رخصت  
 ہو کر آسمان پر گئے حضور نے حجہ شریف کا دروازہ بند کیا سو اُن کے کبھی باہر نہ نکلتے  
 جب نماز کے لئے باہر آتے انہوں سے برابر انسو جاری ہوتے چہرہ زرد رنگت چہرہ کی نق ہوتی  
 جب برابر تین دن ہی طح گزر گئے صبحا بہین سخت بے چینی پہیلی حضرت ابو بکر صدیق درود  
 پر حاضر ہوئے سلام کیا حجہ میں آنے کا اذن چاہا مگر حجہ شریف سے سولے راتوں کے کچھ جوا  
 نہ آیا یا یوس ہو کر واپس گئے حضرت عمر حاضر ہوئے سلام کیا حجہ شریف میں آنے کا اذن  
 طلب کیا مگر سولے راتوں کے کچھ جواب نہ آیا سخت ملال لیکر عمر واپس ہوئے حضرت سلمان فارسی

عاشق رسول آئے سلام کیا اذن مانگا دیر تک در دولت پر کھڑے رہے جب انہیں بھی  
 کچھ جواب نہ ملا روتے ہوئے بی بی فاطمہ کے دروازہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے  
 صاحبزادی جناب رسول اللہ نے آج تین دن سے ہمیں چھوڑ دیا ہے حضور کو رونے کے  
 سوا کچھ کام نہیں ہے لہذا آپ جائیں اور سب معلوم کریں کہ حضور کو کیا غم کیا خزن ہے  
 کیوں روتے ہیں یہ سنکر بی بی فاطمہ در دولت پر حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ حضور میں فاطمہؑ  
 حاضر ہوں بی بی فاطمہ کی آواز سے حضور نے مسجد سے اٹھایا فاطمہ کے لئے دروازہ  
 کھولا سامنے بلایا فرماتی ہیں بی بی فاطمہ کہ حضور کا چہرہ صدمہ سے زرد تھا دتے روتے  
 رخساروں پر زخم ہوتے تھے عرض کیا کہ حضور کس چیز نے آپ کو ہتھکڑیاں لگا دیا حضور نے  
 فرمایا کہ آج چار دن ہوئے کہ جبریل امین مجھ سے یہ فرما گئے ہیں کہ دوزخ کا ساتواں طبقہ آپ کی  
 امت کے لئے ہے اے فاطمہ مجھے امت کے غم نے بچپن کیا کسی طرح یہ غم میرے دل سے  
 کم نہیں ہوتا جب حضور کا غم حد سے زیادہ ہوا حضرت جبریل آئے اور یہ فرمایا کہ حق تعالیٰ  
 فرماتا ہے یا محمد انا سنہ ضیک فلا تنوک ہم آپ کو امت کے معاملہ میں خوش کر دینگے غمگین  
 نہ رہیں گے یہ سنکر حضور نے کہا کہ یا اللہ میں بھی ایک ایک گنہگار کو جب تک حضور سے  
 نہ بخشوا لون گاراضی تہ ہوں گا امت کے لئے یہ رونا یہ غم کرنا یہ صدمہ اٹھانا حضرت آدم سے  
 لیکر مسیح علیہ السلام تک ہزارا انبیاءؑ کسی میں یہ دیکھا نہ سنا اس رونا کے کا یہ نتیجہ تھا کہ مرتبہ  
 شفاعت کا کسی نبی کو نہ ملا صرف حضور کو ملا لکن شفاعت کا مرتبہ حضور اکرم کو حاصل کیوں  
 عطا ہوا جواب اگلے انبیاء میں سے کوئی نبی کسی گنہگار خطا دار امتی کے لئے غمگین نہ ہوا کبھی



کوئی نبی کسی بُرے کئے نہ رویا یہ برفکے لئے رونا اُسو بہانا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا  
 خاص کام تھا اسی لئے آپ کو شفاعت کا حق دیا گیا سرکارِ عالمیہ میں رونے کا بدلہ خوشی ہے  
 رونے اُسو بہانے کا ثمرہ ہنسی ہے مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ۵ تانہ گریہ گودک حلوا  
 منوش ۶ بحرِ بخشایش نمی آید بخشش ۷ تانہ گریہ طفل کے جوشد لبین ۸ تانہ گریہ ابر کے خند  
 چمن ۹ بچہ کے رونے سے ماں کے سینہ میں دودھ ابتدا ہے ابر کے رونے برسنے سے چمن میں  
 تازگی رونق آتی ہے خشک بادلوں کا حصہ چمن کو ہر ابر اگر نہا نہیں ہے بے دودھ کی چھاتی والی  
 ماں کا حق بچہ کو پالنا نہیں ہے پس حضور کی آنکھوں کے اُسو کا حق ہے کہ گنہگاروں سے  
 جنت کا چمن آباد ہو گا گنہگار دوبارہ زندگی یا پیشگی پرورش ہوں گے دوسرا جواب حدیث  
 شریف میں آیا ہے فقہو تا کم لا الہ الا اللہ اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تعلقین  
 کرو کیونکہ جو مرنے والا لا الہ الا اللہ پڑھ کر مرے گا وہ جنت میں جایں گا فقہ میں لکھا ہے کہ مرنے  
 والے کو وہ شخص کلمہ تعلقین کرے جو میت کا دوست خیر خواہ ہو مرنے والے کی موت سے خوش ہو  
 نہ ہو پس یہی راز ہے شفاعت کا حضور فرماتے ہیں کہ ہر ایک نبی کو خدا نے ایک مقبول دعا عطا  
 فرمائی تھی مگر سارے نبیوں نے اپنی وہ دعا امت پر عذاب مانگا کہ ختم کر دی مگر میں نے اوس دعا کو  
 قیامت کے لئے محفوظ رکھ لیا ہے قیامت کے دن امت کے بخشوانے کا انتظام اوس دعا سے  
 کروں گا پس ہر جو جب عقل کے بدوے کرنے والے اپنی دعاؤں سے امت کی ہلاکت چاہنے والے  
 بنی شفاعت کا استحقاق نہیں رکھ سکتے شفاعت خیر خواہ نبی کا حق ہے جیسے مرنے والوں کو  
 حیاتِ ابدی دلوانا آخری وقت میں کلمہ پڑھانا خیر خواہ کا حق ہے تنبیہ جواب حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم روحانی عالم میں ہر چیز کے خاتم میں ہر ایک چیز آپ ختم ہوتی ہے نبوت کا خاتمہ حضور نے کیا آسمانی کتابوں کا خاتمہ حضور نے کیا وحی کے نزول کا خاتمہ حضور نے کیا جب سب چیزیں آپ ختم ہوئیں تو لازم ہوا کہ مرتبہ شفاعت بھی حضور خاتم الانبیاء پر ختم ہو ورنہ حضور کے ختم المرسلین ہونے میں کمی آتی تھی اور یہ ہونا ناممکن ہے لہذا شفاعت آپ کو عطا ہوئی <sup>سلاطین</sup> شفاعت کے دو مرتبہ ہیں ایک کبرے شفاعت دوسری صغریٰ کبرے شفاعت وہ ہے جو ہر ایک مومن کا ذریعہ نجات ہے اور نجات کی صغریٰ شفاعت وہ ہے جو خاص امت محمدیہ کے گنہگاروں کے لئے ہوگی۔

## شفاعت کبرے کا بیان

حضرت سلمان سے روایت ہے کہ قیامت کے دن سورج دس گونہ تیسرے ہو کر زمین سے بہت ہی نزدیک کیا جائیگا اس قدر گرمی ہوگی کہ تیزی پسینہ کی کثرت ہوگی کہ الامان بخفیض سیکڑوں سال اسی حال میں گزریں گے کوئی پرسان حال نہ ہوگا لوگ تنگ اکثر شفاعت کیلئے انبیاء کی تلاش کریں گے ہر ایک پیغمبر سے شفاعت چاہیں گے سب سے اول حضرت آدم ابو البشر کی خدمت میں حاضر ہو کر درو کر عرض کریں گے اے آدم آپ اللہ کے خلیفہ ہیں اللہ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا اے ایک نے آپ کو سجدہ کیا جنت آپ کے رہنے کیلئے عطا ہوئی کیا آج کی وہ مصیبت جو ہم پر پڑی ہے آپ نہیں دیکھتے اے آدم چلے حضور رب العالمین میں ہماری شفاعت کیجئے شاید آپ کی شفاعت سے اللہ ہمیں اس مصیبت سے نجات دے یہ شکر حضرت آدم فرمائیں گے کہ تمہیں خبر نہیں آج رب الغر کو مدد عطا کیا ہے جو کہی آیا تھا

نہ آئندہ ایسا گامیری مجال نہیں کہ آج میں اللہ کی حضور میں جاؤں اور تمہارے لئے شفاعت کروں میں خود ڈرتا ہوں کہ آج کہیں مجھے محاسبہ نہ ہو جائے میں نے بلامرغی حضور کے ایک دانہ کہا لیا تھا ہجرت حضرت آدم نے ایک دانہ بلامرغی کہا یا جسکے کفارہ میں دو سو برس تک مروتے رہے حضرت آدم کے رونے کی حالت یہ تھی کہ ہر سوں تک دو نالیان پانی کی آپ کے انسوں سے جاری ہیں جس میں بحرِ پند جانور چوپائے پانی پیتے تھے بعقہ روایتوں میں آیا کہ جہانِ ہر کے رونے والوں کے انس و سوان حصہ ہے حضرت آدم کے انسوں کا حضرت آدم نے توبہ قبول ہونے کے بعد توبہ کے شکر میں بیس چھ پیدل کسے کعبہ کی بنیاد ڈالی اپنی بھول کی سطح خدا سے معافی لیلی توبہ قیامت کے دن آدم حضور رب العالمین میں جاتے ہوئے مروتے ہیں اسے اولاد آدم غیر تمہارا کہا نا مال حرام یا شکوک تھا تمہارا یا فی ناجائز یا مکروہ تھا تمہارا لباس حرام یا ناپاک رہا تمہارے سوئہ سے کھر کے کلمات و اہمیات خرافات ٹھٹھتے رہے۔

جھوٹ تم بولتے رہے نگاہ سے غیروں نامحرموں کو دیکھتے رہے دل و دماغ تمہارے سراسر ناجائز خیالات جاتے رہے کانون سے حرام ادا زین گاہے باجے غیبت جھوٹ تم سنتے رہو ان السمع والبصر والفؤاد کل الا و لک کان عنہ مسئلاً یعنی کان اور آنکھیں اور دل یہ ہر ایک چیز سے بندے کی سوال ہو گا تم آیت مذکورہ کے منے سے غافل رہے اب تم انصاف سے کہو کہ کس سوئہ سے قیامت کے دن رب العالمین کی حضور میں جاؤ گے اور خدا کو کیا مونہ دکھاؤ گے کہ تم غیر ان کو دیکھنے والی آنکھیں کبھی ہی دیدار الہی نہیں دیکھ سکتیں حکایت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شہر بصرہ میں ایک نوجوان کسی عفت ماب عورت کا

عاشق ہو کر اسکے پیچھے ہو لیا جب عورت اپنے گہرین جانے لگی اوس مرد سے پوچھا کہ تم میرے  
 ساتھ کیوں آئے ہو عاشق مرد نے کہا کہ میں آپ پر عاشق ہوا ہوں اوس بی بی نے پوچھا کہ  
 آپ کو مجھ سے نا افاق کی کیا چیز پسند آئی کہا کہ بی بی مجھے آپ کی آنکھیں پسند آتی ہیں اوس بی بی نے  
 فرمایا اچھا اپنی پیاری چیز لیتے جاؤ تھوڑی دیر کے بعد ایک طبق پر رومال پڑا ہوا خانہ دگر  
 میں سے لائی اور اس شخص کو دیکھ چلی اس شخص نے دیکھا کہ اوس سہارک بی بی کی آنکھیں نگلی  
 ہوئی طباق میں رکھیں بہن خادمہ نے وہ طبق دیکر یہ کہا کہ ہماری بیوی نے تم سے یہ کہا ہے  
 کہ یہ تم اپنی پسند کی ہوئی آنکھیں ہمارے پاس سے لے جاؤ یہ ہمارے کام کی بہنیں ہیں کیونکہ  
 جن آنکھوں کو غیر نے پسند کر لیا وہ آنکھیں اب خدا کو پسند نہ آئیں گی جن آنکھوں کو غیر نے دیکھ  
 لیا وہ کس طرح خدا کو دیکھیں گی جب یہ آنکھیں دیدار مولے کے دیکھنے کے قابل نہ رہیں تب  
 ہم انہیں رکھ کر کیا کریں گے تھوڑی دیر کے بعد مکان کے اندر سے رونے کی آواز سن آئیں  
 معلوم ہوا کہ زخم کی تکلیف سے معصوم بی بی نے وفات پائی حکایت حضرت ذالنون مصری  
 رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک پہاڑ پر ایک بزرگ کو دیکھا جنہوں نے اپنا ایک پیر کاٹ کر  
 ڈال رکھا تھا اس کے ہوتے پیر میں کیڑے پڑ گئے تھے سخت بدبو آتی تھی مگر وہ بزرگ اوس  
 پیر کو دیکھتے اور منہ سے تہج حضرت ذالنون نے سوال کیا کہ حضرت یہ کیا واقعہ ہے فرمایا کہ ایک دن  
 عبادت خانہ کے اندر میرے پاس شیطان آیا اور مجھے بہکا کر گناہ کرنے پر آمادہ کیا یہاں تک  
 کہ میں نے ایک پیر چھو سے باہر نکالا مگر پیر میرے دل میں خدا کا خوف پیدا ہوا اور خیال آیا  
 جو پیر یا فرامانی کے لئے مجھ سے یا ہر ایسا پہلے اسکا انجام دیکھنا چاہئے فوراً حجرہ سے باہر نکلنے

والے پیکر کاٹ کر حجرے کے سامنے ڈالا ہے اب جقدر اہلی حالت خرابی ہوتی ہو تو جین خدا  
 شکر کرتا ہوں کہ صرف پیر ہی پر خیر گزری اگر میرا سارا بدن گناہ کرتا تب سارے جسم کا یہی  
 حال ہوتا اسی طرح قبر میں سترنا کیڑے پڑتے تھے جان اللہ کیا مبارک لوگ تھے جو اپنے اعضا  
 اعضا کو آخرت کے حساب سے پاک رکھتے تھے الغرض حضرت آدم شفاعت سے انکار فرمایا  
 اور لوگوں کو حضرت نوح علیہ السلام کا نام بتا دینا اور فرمایا کہ تم حضرت نوح علیہ السلام  
 کے پاس جاؤ وہ تمہاری شفاعت کریں گے وہ خدا کے بڑے مقرب رسول ہیں سیکڑوں  
 برس انہوں نے دروازہ خدا میں تہہ کہاے اور اپنے خون میں نہاے ہیں لوگ یا یوس ہو کر حضرت  
 نوح علیہ السلام کی تلاش کریں گے آنا غزالی درہ فاخرہ فی احوال الاخرۃ میں لکھتے ہیں کہ  
 آدم علیہ السلام سے رخصت ہو کر پورا مکیہز برس کا زمانہ حضرت نوح کی تلاش میں صرف  
 ہو گا ہزار سال کے بعد حضرت نوح سے ملاقات ہوگی عرض کریں گے آپ دنیا میں پہلے  
 رسول ہیں خدا نے آپ کو بڑا مرتبہ عطا کیا ہے آج آپ ہماری حالت پر رحم کریں اور حضور  
 رب الغرۃ میں ہماری سفارس کریں یہ سن کر حضرت نوح فرمائیں گے کہ آج حضور زوا بجلال  
 والا کرام ہند غصے میں ہیں کہ نہ کہی ایسا غصہ آیا تھا اور نہ کہی آئندہ ایسا مجھے اپنی  
 جان کا خوف ہے دنیا میں ہیں نے بغیر اجازت اپنے کافر بیٹے کی شفاعت کی تھی رب  
 العالمین نے ناراض ہو کر فرمایا کہ اگر اب ایسا کیا تو اے نوح تمہارا نام دفتر نبوت سے کٹ کر  
 ظالمون میں لکھا جائیگا بہت حاجب ایک بیٹے کی سفارس سے مجھے یہ حکم ہوا اب میں کس طرح  
 تمہاری سفارس اور شفاعت کر سکتا ہوں تم حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ

انہیں خدا نے مرتبہ جنت کا عطا کیا ہے وہ تمہاری شفاعت کرینگے نفسی نفسی نفسی  
مجھے آج اپنی جان بچانے کا خود بڑا فکر ہے تو لاتیرے غصے سے تیری پناہ ساڑھو پوہو برس  
تک نبوت کرنے والے نیکروں سال راہ خدا میں تیرہ کھانے ہر روز تیرے لئے اپنے خون سے  
نہانے والے ساہا سال خوف الہی سے رونے والے روتے روتے نوح لغی بہت رونے والے  
لقب پانے والے تیرے غصے سے ڈرتے ہیں پہلا ہم جیسے گنہگار بدکردار نابکار لوگوں کا  
اوس دن کیا حال ہوگا رب غفر لی خطیئی یوم الدین الہی قیامت کے دن میرے گناہ  
معاف کرنا رب قنی عذابک یوم تبعث عبادک الہی قیامت کے دن مجھے عذاب  
سوزچا یا اکثر حضور اکرم کی یہ دعائیں تھیں افسوس ہم غافلون کو کچھ بھی خبر نہیں یہاں سے  
چلکر لوگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جائینگے پورے ہزار برس میں انہیں پائینگے  
عرض کریں گے کہ یا حضرت آپ کو خدا نے اپنا خلیل فرمایا غرو کی آگ آپ پر گزرا کی آج ہم  
سخت مصیبت ہو آپ ہماری شفاعت کیجئے اور ہمیں اس مصیبت سے نجات دلوائے  
حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج غضب الہی کی کوئی حد نہیں ہے میں نے اپنی عمر  
بین تین باتیں خلاف موہنہ سے نکالیں تھیں مجھے ڈر ہے کہ آج اولن باتوں کا مجھے  
سوال ہوگا توضیح وہ خلاف باتیں یہ ہیں کہ آپ نے کافروں سے بہانہ کیا تھا کہ میں مجاہدین  
تمہارے ساتھ تمہاری عید میں نہیں جاسکتا پہر اپنے غمزد کابت خانہ توڑا بتوں کے  
ناک کان کاٹے ہاتھ پیر توڑے جب بت پرست لوگ واپس آئے بتوں کو ٹکڑ ٹکڑے  
دیکھ کر سخت حیران ہوئے تلاش کیا کہ کس نے ایسا کیا ہے خبر لگی کہ ابراہیم نے ایسا کیا ہے

وہی اکثر توبہ کا بلائی تو خود کر لیا کرتے ہیں جب حضرت ابراہیم کو بلا کر آپ سے پوچھا کہ یہ کام کیا  
 ہے آپ نے فرمایا یہ کام انکے بڑے کا ہے تیسری بات یہ ہے کہ جب آپ اپنی اہلیہ بی بی  
 سارہ کو ساتھ لیکر ملک شام کی طرف ہجرت کئے جاتے تھے راستے میں شہر مصر سے ایک گزر  
 ہوا وہاں کا بادشاہ بدکار تھا جیگر عورتوں سے بفعلی کرتا اور عورتوں کے خاوندوں کو  
 قتل کرتا تھا حضرت ابراہیم نے جان کے خوف سے حضرت سارہ کو اپنی بہن فرمایا یہی ہونا  
 ظاہر نہ کیا یہ تین باتیں ہیں جس کا خوف جناب کے دل پر طاری ہے حدیث شریف میں آیا  
 کہ دو باتیں حضرت ابراہیم نے حق تعالیٰ کے لئے فرمائی تھیں اور ایک اپنی جان بچانے کے  
 لئے پہلی دو باتیں تو حید کے ظاہر کرنے باطل معبودوں کو توڑنے و ذلیل کرنے کے لئے تھیں  
 تیسری جان بچانے کے لئے جو کسی طرح عقل نقل کی رو سے خلاف نہیں ہو سکتیں باوجود  
 اسکے کہ آپ حق پر تھے حق باتیں فرمائی تھیں مگر قیامت کے دن خوف الہی سے لرزتے  
 مکاپتے نفسی نفسی پکارتے ہیں بعضی جہ خلیل اللہ جدا انبیاء خدا کے پیارے ایک معمولی  
 بات کا اتنا خوف کرتے ہیں کہ حضور رب العزت میں جاتے ہوئے ڈرتے ہیں یہ کس خیال  
 میں وہ لوگ پڑے ہیں جو رات دن جھوٹی گواہی دیتے بات بات میں جھوٹی قسمیں کھاتے  
 گالیان بکتے ہر وقت دنیا کے لئے جھوٹ بولتے ہیں یہ کس مہذب سے اور کن پیروں سے  
 اللہ کی جناب میں جائینگے لوگوں خوف کرو اللہ سے ڈرو جھوٹ بولنا جھوڑو حضرت ابراہیم  
 علیہ السلام شفاعت سے انکار کریں گے اور لوگوں کو حضرت موسیٰ کلیم اللہ کے پاس بھیجیں گے  
 لوگ نہایت پریشانی اور مصیبت کے ساتھ حضرت موسیٰ کے پاس پہنچ کر عرض کریں گے یا حضرت

آج آپ ہماری تکلیف کا اندازہ فرمائیں ہمارے حال پر رحم کریں اللہ کی واسطے ہمارے ساتھ  
 جلیں ہماری شفاعت کریں ہمیں اس مصیبت سے چھڑائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں  
 کہ آج غضب الہی نہایت تیز ہے آج حضور کو ایسا غصہ آیا ہے جو کبھی پہلے نہ آیا تھا موسیٰ  
 کی کیا مجال ہے جو آج حضور میں جا کے لوگوں میں لے ایک قبطی کو تنبیہ کے لئے مارتا ہوا وہ  
 میرے ماتھے سے مرگیا چپے ڈر ہے کہ آج ضرور مجھ سے اس قتل کا سوال ہوگا میں شفاعت  
 کے قابل نہیں ہوں تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ خدا کے حکم سے بے باپ پیدا ہوئے خدا  
 نے اوہ نہیں بڑے بڑے معجزے عنایت کئے روح الامین اور مکی تائید میں راکرتے تھے فصاحت  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قتل کے ارادہ سے یا قتل کر ڈالنے والی چیز سے قبطی کو نہ مارتا تھا بلکہ  
 ایک ماتھہ مارتا تھا مگر قضائے الہی سے وہ مرگیا اس قتل کی حضرت موسیٰ نے حضور رب العالمین  
 سے معافی بھی لے لی تھی مگر معاف ہو جانے کے بعد اتنا خوف ہے کہ سامنے جاتے لرزتے ہیں  
 کانپتے ہیں شفاعت کرنے سے انکار کرتے نفسی نفسی پکارتے ہیں اب غور کریں وہ مسلمان جو  
 رات دن کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہیں اور کسی طرح توبہ نہیں کرتے اور بغیر توبہ کے مرنے والے ہیں  
 ایسی طرح اللہ کے حضور میں حاضر ہونگے لوگوں توبہ کرنے میں دیر نہ کرو جلدی توبہ کرو پھر اس  
 توبہ پر قائم رہو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام شفاعت سے انکار کریں گے تب لوگ حضرت  
 عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اے حضرت حق تعالیٰ نے آپ کو بڑا  
 رتبہ دیا ہے کیا آج آپ ہمارے اس مصیبت میں کام نہ آئیں گے براے خدا چاہئے ہماری شفاعت  
 کیجئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام شفاعت کرنے سے انکار فرمائیں گے اور کہیں گے کہ میری قوم نے مجھے



اور میری جان کو اللہ کے سوا محبوب بنایا ہوتا مجھے ڈر ہے کہ مجھے اس کا رسول ہو گا  
 آج خدا کے قہری تجلی غضب اور جلال اور غصہ کی کوئی حد نہیں ہے مجھے خود اپنی جان کا اندیشہ  
 ہے نفسی نفسی نفسی لیکن تم خاتم الانبیاء سید المرسلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 خدمت میں جاؤ خدا نے اوشے شفاعت کا وعدہ کیا ہے وہ تمہاری شفاعت کریں گے  
 لوگ خاتم النبیین کا نام منکر ہے چین ہو کر پورے ہزار سال کے بعد جناب سید المرسلین کی خدمت  
 میں روئے ہوئے حاضر ہوں گے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرصہ دراز سے امت کے نظائرین  
 ممبر سے اترے ہوئے نیچے کھڑے ہوں گے اپنی امت کو تادیکہ فرمائیں گے اے میری امت  
 تم اتنے عرصہ سے کہاں تھے تمہارے نظائرین سالہا سال کی مدت گزری کتاب غریب  
 ترمیم میں حافظہ مندری کہتے ہیں کہ قیامت کے دن تمام انبیاء کے لئے ممبر ہوں گے اور  
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ممبر سب سے اونچا ہو گا مگر حضور اپنے ممبر پر بیٹھیں گے خیال  
 سے کہ شاید یہ میرے لئے ہو کر مجھے جنت میں لیجائے میں جنت میں پہنچ جاؤں اور میری امت  
 حشر میں تڑپتی پڑھتی رہ جائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حشر کے میدان سے براق پر سوار  
 ہو کر مقام محمود میں تشریف لے جائیں گے مقام محمود عرش الہی کے پاس ایک عالی مقام ہے  
 جہاں آنجک کوئی ولی نبی پیغمبر فرشتہ نہ گیا اور سوائے آپ کے نہ کوئی اور جائیگا حق تعالیٰ  
 نے اس مقام کو خاص حضور کے لئے بنایا ہے جب حضور مقام محمود میں پہنچیں گے حق تعالیٰ  
 آپ کے سامنے تجلی فرمایا گا حضور سجدہ میں گرین گے ارشاد ہو گا کیا کہتے ہو کہ کیا مانگتے ہو  
 حضور روئے ہوئے اٹھ کر عرض کریں گے کہ اہی تیری مخلوق حشر کی گرمی سے سخت لاپچار

اور ان سے حساب لیکر انہیں نجات دے حق تعالیٰ حضور کی درخواست منظور فرما کر  
 ملائیک کو زمین پر جائے حکم دیکر اساتون آسمان کے فرشتے زمین پر آئینگے عرش الہی نازل  
 ہوگا سب انبیاء و مرسلین ملائیک مقررین کا فرمسلمان انسان جنات نیک بد شرک  
 ملحد مرتد ساری مخلوق حاضر ہوگی حساب و کتاب شروع ہوگا سب پہلے اسلام اور کفر  
 کا محاسبہ ہو کر سارے کافر جنہم رسید ہوں گے مسلمانوں سے نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ وغیرہ  
 اسلامی احکام کا حساب ہوگا باہم بندوں کے حقوق کا مطالعہ ہو کر پل حرط سے چلنے کا حکم  
 ہوگا ہزاروں ایک آن میں پل حرط سے پار اترینگے لاکھوں کٹ کر جنہم میں گریں گے پھر تہاب  
 خدا چاہے گا عذاب میں مبتلا رہینگے اپنے کوئی سزا پائینگے حدیث شریف میں آیا ہے کہ جنہم  
 کے سات طبقے ہیں ایک طبقے سے دوسرے طبقے میں بڑی موٹی دیوار قائم ہے یہ طبقے  
 سارے پٹے ہوئے ہیں کوئی یہودیوں کے لئے کوئی نصرانیوں کے لئے کوئی مشرکین بت پرستوں  
 کے لئے ساتواں طبقہ جس میں سب سے ہلکا عذاب ہو وہ اس امت کے گنہگاروں کے لئے  
 مخصوص ہو جب مسلمانوں کے عذاب کی مدت ختم ہوگی حق تعالیٰ ایک دن مسلمانوں کی  
 طرف سے پردہ اٹھائے گا مسلمانوں کا عذاب کافروں کو دکھائے گا کافر مسلمانوں کو  
 دوزخ میں جلتا دیکھ کر کہیں گے کہ اسے لوگوں تم ہی اہل اسلام اہل توحید اہل ایمان ہو  
 اگر ہمیں ہمارے کمزوریت عذاب سے نہ بچا سکے کیا تمہارا اسلام بھی تمہیں دوزخ سے نہ  
 بچا سکا کوئی کہے گا اے اللہ والوں کیا تمہارا خدا بھی تمہارے بچانے سے عاجز رہا جبکہ کافر  
 مسلمانوں کو طعنہ دینگے دریائے غیرت الہی رحمت کا سمندر جوش میں آئے گا خدا ہوگی

یا جبریل خبر سئل عرض کریں گے لیسک لیسک ربی الہی تیرا غلام جبرئیل حاضر ہے ارشاد ہوگا کہ اے جبرئیل جلدی جہنم کی طرف جاؤ اور دیکھو کہ ہمارے مسلمان بندوں کا کیا حال ہے حضرت جبرئیل سجدہ میں جا کر عرض کریں گے کہ الہی آج کیا سبب اور کیا باعث ہے جو رحمت کا دریا گنہگاروں کے لئے جوش میں آیا ہے حق تبارک و تعالیٰ فرمایا گا کہ اے جبرئیل آج کھارنے ہمارے مسلمان بندوں کو طعنہ دیا اور ہمیں طعنہ دیا ہمیں عاجز بنا یا ہمارے ذات کو بتوں کی برابر کیا جبرئیل امین فوراً جہنم کے دروازہ پر پہنچ کر مالک جہنم کے دروازہ سے کہیں گے مالک دروازہ کھول دے مجھے مسلمان گنہگاروں کا حال دیکھنا اوپر ہر حضور رب العالمین سے جا کر عرض کرنا ہے مالک دروازہ کھول کر حضرت جبرئیل کو ساتویں طبقہ امین جہنم کے اپنے ساتھ لے کر گنہگاروں کے عذاب کی کیفیت دکھائیگا جب گنہگار مسلمان مالک کے ساتھ حضرت جبرئیل کو دیکھیں گے کہیں گے کہ اے مالک یہ نورانی فرشتہ تیرے ساتھ کون ہے اس فرشتہ کے چہرہ سے رحمت کے آثار پیدا ہوتے ہیں اس مبارک فرشتہ کے ہونہ سے کچھ مغفرت کی بول آتی ہے مالک کہیں گا کہ اے لوگوں کیا تم انہیں نہیں جانتے یہ حضرت جبرئیل ہیں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لیجاتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سنتے ہی مستون کو سر و مروں کو ابجیات مل گیا کر ڈرہا مسلمان بلند آواز سے فریاد کرینگے اور وا محمد وا محمد واہ کا شور مچائینگے بہت رو کر حضرت جبرئیل سے عرض کرینگے کہ اے جبرئیل آپ ہمارے حال کی خبر ہمارے سردار گنہگاروں کے خریدار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیجئے اور ہمیں اس عذاب سے نجات دلوائیے

جبریل امین گنہگاروں سے وعدہ فرما کر تشریف لے جائینگے مگر حضوری میں پہنچ کر کھلائی  
 کی لذت سے محو ہو کر وعدہ و فاکر نہ یاد نہ رہیگا ارشاد ہوگا کہ جبریل تم نے گنہگاروں سے  
 کیا وعدہ کیا تھا عرض کریں گے کہ الہی سین نے اون سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اذنی خراب حالت  
 کا ذکر اذنی شفیع اذنی رسول سے کروں حکم ہوگا کہ جلد جاؤ اور جلد اذنی شفیع کو خبر دو کہ چونکہ  
 اب ہماری رحمت کا دریا جوش میں ہے ہمیں گنہگاروں کا بخشنا جلد منظور یہ منکر حضرت جبریل  
 جنت الفردوس میں حضور کی خدمت میں روتے ہوئے حاضر ہوں گے جب جبریل حضور  
 کے پاس جائیں گے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مونی کے محل میں اجلاس فرماتے  
 ہوں گے جسکی چہرہ عرش الہی ہوگا جسکے تین ہزار دروازہ زمرہ کے ہونگے جس میں بڑے  
 وسیع محل یا قوت کے بنے ہوں گے اور سارے انبیاء اور مرسلین اپنی خدمت میں حاضر  
 ہوں گے حضور جبریل علیہ السلام کو روتا دیکھ کر تعجب سے فرمائینگے کہ جبریل جنت میں رونا  
 کیسا ہے حضرت جبریل عرض کریں گے اے شفیع آج میں دوزخ کی طرف گیا تھا وہاں دیکھا  
 کہ ایک امت کے لاکھوں گنہگار جہنم میں پڑے ہیں اذنی حالت بہت خراب ہے اور انہوں نے  
 آپ کو سلام عرض کیا ہے اور یہ پیام دیا ہے کہ اے رسول آپ ہمیں بھول گئے ہزاروں برس  
 ہمیں دوزخ میں جلتے ہوئے گزرے آپ نے ہماری خبر نہ لی یا حضرت میں اور نہیں تباہ ہوا  
 میں دیکھ کر آیا ہوں حضور یہ منکر تعجب سے فرمائیں گے کہ جبریل کیا میری امت دوزخ میں  
 ہے عرض کریں گے ہاں ضرور ہے حضور روتے ہوئے اپنے سر کا تاج زمین پر پھینکیں گے اور بیک  
 امتی لیک امتی کہتے ہوئے حضور رب العالمین میں جائیں گے اور سات رات دن کی

مدت تک سجدہ کرتے ارشاد ہوگا ارفع راسک سر اٹھاؤ سل قطب جو جی چاہے مانگو ہم دیکھو  
 الشفع تشفع شفاعت کرو تمہاری شفاعت منظور کریں گے حضور سر مبارک سجدہ سے  
 اٹھائیں اور اتنی انہی کا نعرہ لگائیں گے ارشاد ہوگا کہ جسکے دل میں رائی کے دانہ کی یا  
 ذرہ کی برابر ایمان ہے اُسے آپ جہنم سے نکالیں اور جنت میں لیجائیں یہ بشارت سنکر  
 حضرت جبریلؑ نہا کرینگے کہ جنت والوں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ  
 شفاعت کا کھلوا یا ہے تم سب حضور کے ساتھ چلو اور اپنے اپنے جاننے والے مسلمان  
 گنہگاروں کو دوزخ سے نکالو اس آواز کے ساتھ کڑوا مخلوق جنت سے نکل کر حضور  
 کے ساتھ چلے گی آگے آگے آفتاب نبوت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئے  
 آپ کے پیچھے لاکھوں چاند تارے انبیاء مرسلین آپ کے پیچھے لاکھوں اولیاء اللہ آپ کے پیچھے لاکھوں  
 مسلمان ہونگے نظارہ آج یہ ایک عظیم الشان رات ہے جو جنت سے چلکھو خدائی جیل خانہ کی  
 طرف جاتی ہے اسکے دولہا نوشاہ شفاعت کا سہرہ باند ہے محمد مصطفیٰؐ ہیں اسکے براتی  
 ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اور کڑوا اولیاء اللہ اور علما صلحاء ہیں آج اس نوشاہ کی بڑی  
 تخت نشینی کی خوشی میں جیل خانہ سے قیدی آزاد ہونگے اون قیدیوں کو جاگیریں دیکر  
 آزاد کیا جائیگا انہیں بڑے بڑے ملک کا مالک بنایا جائیگا جب حضور اس شان شوکت  
 سے چلکھو جہنم کے دروازہ پر پہنچیں گے داروغہ دوزخ کا آپ کی صورت دیکھ کر تعظیم کے لئے  
 ممبر سے اتر کر کھڑا ہو جائیگا اور عرض کرے کہ آج حضور نے کس طرح قدم رنجہ فرمایا حضور کہیں گے  
 کہ اے داروغہ پہلے یہ بتا کہ تو نے میری امت کو کیا کیا تکلیفیں دیں کس طرح انہیں غدا

میں مبتلا کیا مالک عرض کرے گا کہ میری کیا مجال تھی جو کسی کو عذاب کرتا جو حکم الہی ہوا وہ میں نے کیا اور پھر میں کون تھا براہ راست جو حکم جہنم کو پہنچا وہ اسی طرح کرتا تھا حضور فرمائیں گے اب دیر نہ کر جلد دروازہ کھول دے داروغہ فوراً دروازہ دوزخ کا کھول دے گا اوس بھر کتنی آگ میں امت کی محبت میں نہایت بخوف ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے گھس جائینگے ذرا اپنی جان کا خیال نہ فرمائیں گے حضور کے قدموں کی برکت سے دوزخ ٹھنڈی ہوگی آپ کے بعد سارے بنی ولی نیک لوگ جہنم کے اندر جائیں گے جب حضور کا آفتاب سیاہ چہرہ دوزخی ملاحظہ کریں گے فوراً پہچان جائینگے کہ یہی ہمارے شفیع ہیں ورنہ کیسے کیا عرض تھی جو اس طرح نڈر ہو کر آگ میں کود پڑتا یہ درویش محبت یہ عشق یہ الفت کی آگ اوسے پیارے رسول کے پیچھے میں بھر کتنی سچو جو را تون کو امت کے لئے روتے تھے اور مطلق نہ سوتے تھے دوزخی لوگ حضور کو دیکھ کر بہت روئیں گے رو کر عرض کریں گے کہ یا حضرت آپ جنت میں آرام سے رہتے ہیں دوزخ میں جلتا چھوڑا ہماری آپ نے خبر نہ لی ہمیں ہزار سال ہوئے کہ ہم اس عذاب میں مبتلا ہیں حضور روتے جائینگے اور فرماتے جائینگے کہ واللہ مجھے تمہارے حال کی اطلاع نہ تھی جو وقت سے تمہاری خبر ملی ایک دم جنت میں نہ ٹھہرا فوراً عرض معروض کر کے تمہارے بخشوالے کا حکم لیا اور تمہیں دوزخ سے نکالنے آیا یہ حبیب محبوب کے سے گلہ ہو کر حضور حکم دینگے کہ جسے جو جانتا ہے دوزخ سے نکالے ہر ایک شخص اپنے جان پہچان مسلمانوں کو دوزخ سے نکالے گا دوزخی لوگ اس شکل سے دوزخ میں نکلیں گے جیسے لکڑی کا سوختہ جلا ہوا ہوتا ہے پھر تو لاکھوں سوختے نکال کر دوزخ سے

باہر ڈالے جائینگے حضور جناب باری بن عرض کریں گے کہ مولایہ جیلے سوختے جنت میں  
 لے جانے کے قابل نہیں ہیں ارشاد ہوگا کہ ہم نے انہیں سوختہ کیا ہے ہم ہی انہیں زندہ  
 کریں گے ہم نے انہیں دوزخ میں ڈالا تھا ہم ہی انہیں جنت کے قابل بنائیں گے رخصوان  
 جنت کے داروغہ کو حکم ہوگا کہ نہر آب حیات کو جنت سے دوزخ کی طرف چھوڑ دے رخصوان  
 آب حیات کی نہر کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم دیکھا جب وہ نہر دوزخ کے پاس پہنچے گی  
 فرشتوں کو حکم ہوگا کہ ان سوختوں کو اس نہر میں ڈال دو یہ سنکر ملائیک سارے دوزخ سے بھاگنے  
 والوں کو نہر آب حیات میں ڈالیں گے سب سے پہلے ایک سوختہ شخص جو دہوہین رات کے  
 چاند کی طرح نہر سے نکلے گا اسکے بعد وہ سارے دوزخی ہی صورت سے نکل آئینگے اور ایک  
 ایک دوزخی حضور کے طفیل سے جنت کا بادشاہ بنایا جائے گا صغیر کے برے دونوں غلاموں  
 کا ذکر مختصر طور پر کیا گیا مگر یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب سوائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے دیگر انبیاء علیہم السلام کے پاس شفاعت کی غرض سے جانا بیکار ہوگا تب اہل محشر اس قدر  
 مدت کیوں بیکار صرف کریں گے اس میں کیا حکمت ہے اس میں دو حکمتیں ہیں ایک حضور  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عالمی مرتبہ اللہ تعالیٰ کو ظاہر کرنا مقصود ہے کہ جہاں سارے انبیاء  
 جانے سے انکار کریں گے نفسی نفسی بیکار نیگے حضور و مان جا کر شفاعت کریں گے  
 اس سے ساری مخلوق میں خاتم المرسلین کا مرتبہ آفتاب کی طرح روشن ہو جائیگا دوسری حکمت  
 یہ ہے کہ اس میں محشر والوں کو بڑی عبرت ہوگی کہ جب ذرا ذرا سے بھول کے سبب انبیاء اور  
 جاتے ہیں پہلا ہم گنہگاروں کا دمان کیا حال ہوگا قیامت بڑے ڈر خوف کی جگہ ہے حق قدر

خوف کے سامان جمع ہو سکتے تھے وہ سب سامان خوف جمع کی گئی بہنو خوف کے سامان کے  
 یہ بات کہ آج سارے بنی ڈرتے ہیں بڑا خوف بڑھانے والی بات تھی پہلے حد درجہ پر خوف  
 بڑھایا گیا پھر حضور کی شفاعت سے خدا کی فضل نے انکساری باتوں کا تدارک کر دیا ساری  
 مشکلیں اسان فرما دین علاوہ ان دونوں شفاعتوں کے اور بہت سی سفارشیں ہیں  
 جو حضور نے اپنے امہ سے امت کے حق میں فرمائیں اور آپ کی سفارشوں سے وہ مشکلیں  
 وہ سختیاں اس امت سے دور ہوئیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی شخص نبی اسرائیل  
 میں سے چپ کر گناہ کرتا تھا صبح کو اوسکے دروازہ پر غیب سے لکھا ہوا ملتا تھا کہ فلان  
 شخص نے یہ گناہ کیا ہے حرام کیا ہے چوری کی ہے یا یہ گناہ کیا ہے اور اسکا کفارہ یہ جو  
 کسارا مال خدا کی راہ میں لٹائے اور خود جا کر کفار سے لڑائی لڑے اور کافروں کی تلواروں سے  
 قتل کیا جائے تب اسکا گناہ معاف ہوگا پھر جب تک وہ گناہ کا راسخ مال اپنی جان راہ  
 خدا میں نہ دیتا معمولی گناہ معاف نہ ہوتا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے نادانی سے پتھر کو  
 پوج لیا جب وہ نادام ہوئے تو بہ کی باتہ حضرت موسیٰ سے عرض کیا حکم آیا کہ تم نے بڑا ظلم کیا ہے  
 اب تمہاری تو بہ یہ جو کہ تم اپنی جانیں دے دو یا آپ کو بیٹا بیٹے کو باپ قتل کرے جو شخص پتھر کی  
 پوج سے بچا رہا وہ قاتل بنایا جائے جسے پتھرے کی پوجا کر لی وہ قتل کیا جائے دیکھو کیا  
 سخت سزا تھی پھر ہزار مائیں اسرائیل مقتول ہوئے یہاں حضور کے طفیل ایک ہزار سال کا  
 بت پرست پتھرے کا پوجنے والا آگ کا پوجنے والا اگر ایک دفعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
 کہے سارا کفر معاف ہو جائیگا اگر کوئی مسلمان شرک کرے اور مدتوں تک وہ شرک میں مبتلا



رہے جب ایک دفعہ توبہ کرے گا گویا کبھی گناہ کیا ہی نہ تھا حضور فرماتے ہیں کہ تمہارا توبہ  
 کرنے سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے بچہ ماں کے پیٹ سے گناہوں سے پاک صاف  
 پیدا ہوتا ہے حدیث میں آیا ہے کہ انکی امتوں کو حکم تھا کہ اگر کسی کے کپڑے کو ناپاکی یا کسی  
 کے بدن پر نجاست لگ جائے کپڑے کو قینچی سے کتر کر پھینکا جائے اور بدن کو چاقو سے  
 کٹر دیا جائے تب پاک ہوتا تھا اب حضور کے طفیل سے آپ کی سفارش سے تہوڑا سا پانی  
 کافی ہوتا ہے نبی اسرائیل کو حکم تھا کہ جس عضو سے انسان گناہ کرے وہ عضو کاٹ دیا جا  
 بے اعضا تراش تو قبول نہ ہوتی تھی آج جناب کے صدقین کیسی آسان توبہ عین ملی ہے حدیث  
 شریف میں آیا ہے کہ نبی اسرائیل کے زمانہ میں زکوٰۃ کا مال جمع کر کے ایک پہاڑ پر رکھا جاتا  
 تب آسمان سے آگ آنکر سارا مال کہا لیتی جلا کر کالی راکھ کر دیتی تھی وہ مال انسان کا کام  
 آتا نہ جانور کے پیر دوسری بات یہ ہوتی کہ لاکھ روپیہ میں ایک روپیہ بھی حرام یا ناجائز مال کا ہوتا  
 تب اس زکوٰۃ کو آگ نہ جلاتی پھر اس بات کی تلاش ہوتی کہ یہ پیسہ حرام کا کسے ملایا ہے اور کھائے  
 آیا ہے کیونکہ ایک پیسہ کو سب ساری زکوٰۃ قبول نہ ہوتی اب ہر ایک شخص کا پرودہ فاش کیا جاتا  
 کیا کیا چھپے راز کھلتے حضور اکرم کی سفارش سے یہ سارے قصے معاف ہوئے اب آگ کہانے  
 آتی ہے نہ کسی کا پرودہ فاش ہوتا ہے بہائی کی زکوٰۃ بہائی کہا لیتا ہو کسی کو خبر ہی نہیں ہوتی۔  
 سبحان اللہ آپ کے سبب کیا انسانیاں ہوئیں کیا پرودہ پوشی ہوئی حدیث شریف میں آیا ہے کہ  
 حضور اکرم نے حق و تبارک و تعالیٰ شانہ کی جناب میں عرض کیا اور طاعون کی موت کو اپنی  
 امت کے لئے شہادت کی موت منظور کر لیا اب حضور کی امت کا جو سلطان طاعون میں مرے گا

یہ شہید ہوگا دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو مسلمان پیٹ کی بیماری میں مرے دست اُٹکر  
 چپٹن فیغہ ہو کر مرے وہ شہید ہے چو پانی میں غرق ہو وہ شہید ہے جو جگر مرے وہ بھی شہید ہے  
 جو مکان کے نیچے دگر مرے وہ بھی شہید ہے جو عورت زچہ خانہ میں مرے وہ بھی شہید ہے  
 یہ بڑی دولت شہادت کی حضور نے اپنی سفارش سے عام طور کے معمولی مرفضون میں اللہ  
 سے کہہ کر اپنی امت کو دلوائی اگلی اتوں میں کہیں اسکا نام بھی نہ تھا یہ رحمت کا سینہ حضور  
 کی طفیل ہی امت پر برسا سحان اللہ حدیث شریف میں آیا ہے اگلے انبیاء نے اپنی قوم پر بد  
 دعائیں کہیں اپنی قوموں کو ہلاک کیا حضور فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کی جناب میں عرض کیا  
 کہ الہی اگر میں اپنی امت کے کسی شخص پر بد دعا کروں یا بُرا کہوں اسے مولا میری بد دعا اوس  
 مسلمان کے حق میں رحمت بنا کر لگانا میری بد دعا کے سبب اوس بندہ کا قرب کام تیرے زیادہ کرنا  
 تشریح مسلمانوں غور کرو اس رحمت کا کیا ٹھکانہ ہے جو حضور کی بد دعا ہی ہمارے لیے سب سے  
 رحمت الہی کی اور باعث ہے قرب الہی کا ماسمعنا فی اباننا الاول چنے پہلے کہی ایسا نہیں  
 اُسنایہ خاص حضور پر اللہ کی غنایت اور خاص کرم آپ کے طفیل سے آپ کی امت پر جس کا  
 امت کو بہت سا شکر یہ کرنا لازم ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ میری امت کے گنہگار گناہ  
 ساتھ لیکر قرون میں داخل ہونگے اور جب قرون سے اوٹھیں گے تب انکے گناہ معاف  
 اور بخشے ہوئے ہوں گے حضور اکرمؐ اسکی وجہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری امت کے مسلمان جو باہم  
 ایک دوسرے کے لئے استغفار مانگتے ہیں اسکی وجہ سے گنہگار لوگ مرنے کے بعد قرون میں  
 جانے کے بعد بخشے جاتے ہیں تشریح جو لوگ بے توبہ مر گئے ہیں وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے

استغفار کرنے کے سبب بخشے جاتے ہیں پس ہر ایک مسلمان کو لازم ہے ہر نماز میں اپنے لئے اور اپنے مرے ہوئے بھائیوں کے لئے ہمیشہ مغفرت کی دعا کیا کرے حدیث شریف میں آیا ہے کہ میری امت کے چہرے اور ماٹھ پر روضہ کے سبب سے قیامت میں چمکتے اور نہایت روشن ہوں گے اگلی امتوں کو یہ بات نصیب نہو گی حدیث شریف میں آیا ہے کہ میری امت کے ماتھے سجدہ کے داغ سے قیامت کے دن چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے حدیث شریف میں ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وعدہ کیا ہے کہ اے نبی ستر ہزار مسلمان آپ کی امت کے بلا حساب بلا عذاب بخشے جائیں گے پھر ہر ایک کو سات ہزار ستر ستر ہزار ہوں گے ان پر بھی کسی طرح کا عذاب نہ اٹسے کسی طرح کا حساب ہو گا بلا حساب بخشے جائیں گے یہ ایک ارب چالیس کروڑ مسلمان حضور کی سفارش سے بلا حساب جنت میں جائیں گے حضور فرماتے ہیں انکے علاوہ تین محلے رحمان کی دست قدرت کے ہونگے جن میں پھر کہ میری امت جنت میں جائیں گی حدیث شریف میں ہے کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں خوش ہو جاؤ کہ سارے نبیوں کے امت کی نسبت تم زیادہ جنت میں جاؤ گے حضور نے فرمایا کل جنت میں جانے والوں کی ایک سو اسی صفیں ہوں گی جس میں کل نبیوں کی امت کی صفیں چالیس ہوں گی اور صرف میری امت کے جنت میں جانے والوں کی انسی صفیں ہوں گی دو ثلث آپ کی امت جنت میں جائیں گی اور ایک ثلث میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی امت جنت میں جائیں گی نکتہ جنت حضرت آدم کی میراث ہے پہلے جنت آدم کو عطا ہوئی تھی اب سارے مسلمان اپنے باپ آدم کی میراث لیتے ہیں شریعت میں دو ہر حصہ بیٹے کا اور

اکبر ابیطی کا ہونا ہے ہزارہا انبیاء نے اپنی اپنی امت کے جنت میں لیجانے کی حد کو نشان کیں  
 مگر اپنی ہمتوں کو میراث پر ری یعنی آدم کی میراث جنت میں سے و ختری حصہ سے زیادہ  
 نہ دلا سکے صدقہ جائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش کے کہ ہتھوڑے عرصہ میں اپنے  
 بے تعداد امت کو حصہ پسری دلا دیا انہی حصین حرف آپ کی امت کی اور کل چالیس حصین  
 تمام انبیاء کی امت کی جنت میں جائیگی اگر کسی مالدار شخص کو ایک پسرایک دختر وارث ہوں  
 اور ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ بزرگ چھوڑا ہو تب از رو سے شریفیت انہی ہزار روپیہ پسرایک دختر  
 پس کو ملیگا اور چالیس ہزار دختر کو ملیگا اکبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا مردانہ کوشش ہو  
 کہ سب سے پیچھے آنوالی امت کو سب سے آگے بڑھا دیا حدیث شریف میں ہے حضور اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک شخص کے آخرت میں دو مکان ہیں ایک جنت میں اور دوسرا  
 دوزخ میں قیامت کے دن جب سارے اگلے پچھلے کافر مسلمان سب جمع ہوں گے حق تعالیٰ  
 و تعالیٰ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سامنے سجدہ کرنے کی اجازت دیگا حضور فرماتے  
 ہیں کہ میری امت بڑی دیر تک اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ میں پڑی رہیگی جب زمانہ دوزخ  
 سجدہ میں گزر جائیگا تب حق تعالیٰ فرمائے گا کہ اے میرے بندوں سجدہ سے اٹھاؤ  
 ہم نے تمہیں جہنم سے آزاد کیا اور تمہارے بدلے یہود نصاریٰ کو جہنم میں داخل کیا اتیرج  
 حضور کی امت کے مسلمان یہود نصاریٰ کے جنت کے مکان اور ان کا حصہ جنت کا لینگے  
 اور مسلمانوں کے دوزخ کے مکان کافروں کو ملین گے نکتہ کافروں نے اپنی ہستی کا شکریہ  
 اچھا دیا کہ انہیں بلکہ اپنے باپ حضرت آدم کے دین مذہب کو چھوڑ کر کفر اختیار کیا اور دین کا اٹھنا

ترکہ سے محروم ہو جائیگا سبب ہوتا ہے مثلاً ایک شخص مسلمان خدا پرست ہے اس کے دو بیٹے  
 ایک مسلمان دوسرا کافر بت پرست اس شخص کے انتقال کے بعد کل ترکہ اس کا صرف مسلمان فرزند  
 کو ملیگا کافر بیٹا محروم رہیگا اسی صورت سے ساری جنت جو ترکہ حضرت آدم کا ہے مسلمان  
 لعین کے اور کافر محروم رہینگے حدیث شریف حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
 ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمیں شریف لئے جاتے تھے ایک دن ایک گاؤں میں ایک قوم  
 کے پاس ٹہرنے کا اتفاق ہوا جس جگہ حضور نے قیام فرمایا تھا اوس موقع پر ایک عورت گود  
 میں اپنا بچہ لئے تھوڑا بھونکتی تھی جب تندر سے آگ کی لو بانی نکلتی تب وہ عورت اپنے بچہ کو  
 پرے ہٹاتی تھوڑے دور سے دور کرتی تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنا کر تندر چھوٹنا چھوڑ کر  
 اوسی طرح اپنے بچہ کو گود میں لیکر حضور کے سامنے آئی اور یہ عرض کیا کہ کیا آپ ہی رسول اللہ ہیں حضور  
 نے فرمایا کہ ہاں یہ سنا کر عورت نے حضور سے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنی بندوں پر سب سے زیادہ مہربان  
 نہیں ہو حضور نے فرمایا کہ ہاں ضرور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ مہربان ہو عورت نے عرض کیا کہ کیا اللہ  
 اپنے بندوں پر ہاں سے زیادہ مہربان نہیں ہو حضور نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ہاں سے  
 زیادہ مہربان ہو عورت نے عرض کیا کہ ہاں اپنے بچہ کو آگ میں نہیں ڈالتی اللہ تعالیٰ کے سطح بندوں کو آگ  
 میں ڈالے گا یہ کلام سنا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کیفیت طاری ہوئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 قرا سجدہ میں گر کر بہت دیر تک سجدہ میں روتے رہے پھر سر مبارک اٹھا کر فرمایا گو کون اللہ تعالیٰ کے گز  
 کسی کو جہنم میں داخل نہ کرے گا اگر کس گستاخ کو جلا الہ الامم محمد رسول اللہ کے کہنے سے جلا کر دیکھا وہ دوزخ  
 میں جائیگا اسے انکو سبکو بخشے گا اسکا مطلب یہ ہے کہ نادم نہ ہوگا لوگ دوزخ میں نہ جائینگے اگر کس عاقل کو ان  
 باب بھی گہر سے نکالے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی سرکش کو جہنم میں جلا دے گا۔

# اعلان

اے حضرات! کتاب طب و حافی جو طبع ہوا انشاء اللہ تعالیٰ عنقہ  
 آپ حضرت کے مطالعہ سے گزرے گی۔ اس مبارک کتاب کے پہلے باب میں  
 اللہ تعالیٰ کے ایک کم سوناموں کی تشریح ان کے متعلق عمل اعمال مع انکی تاثیرات  
 کہ فلاں اسم فلاں بات کے لیے مجرب اور مفید ہے مع پرہیز وغیرہ کے بیان کیا گیا  
 ہے۔ دوسرے باب میں سارے قرآن مجید کی بسم اللہ سے لیکر انسان تک جہالت  
 جس مرض کے لیے جس نوع کے لیے مفید اور مجرب ہے مع ختم پڑھنے کی ترکیب وغیرہ  
 وغیرہ کے خوب تفصیل سے لکھا گیا ہے تیسرے باب میں جو کچھ حضور اکرم صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے رقیہ کے طور پر مرضوں کے روحانی علاج منقول ہیں وہ مع  
 ترکیب درج کئے گئے ہیں۔ ناظرین یہ ایک عظیم الشان خزانہ ہے اسرار الہی  
 کا جو ہر ایک مسلمان کے پاس رہنا ضروری ہے۔ باوجود اس قدر مفید ہونے  
 کے قیمت صرف ایک روپیہ۔ علاوہ محصول ڈاک کے مقرر کیا گیا ہے۔

المعلن خاوم اطلبہ محمد خلیل الرحمان نائب مہتمم مدرسہ حسنیہ دہلی

# التماس ضروری

اہل اسلام کنیزت میں عام اور اہل علم کنیزت میں خاص  
 طور سے عرض ہے کہ مجھے نہ علم کا دعویٰ ہے نہ زبان اتنی  
 پرہیزگار۔ اپنی استعداد کے موافق جو مضامین مناسب جانے لکھ سکے  
 اہل مطبع اور کاتبوں کی غلطیوں کے علاوہ شاید مروت کی غلطیاں بھی  
 ہوں گی۔ اہل کرم اصلی مدعا نظر رکھیں اور جہاں غلطی ملاحظہ کریں اصلاح  
 فرمائیں۔  
 جلد حقوق خبر و کل کتاب فضل المواعظ کے بصیغہ حبشی محفوظ ہیں  
 جس کتاب پر مروت کی قلمی دستخط اور دستی ہر نہ ہو وہ  
 مال سرود ہے۔

الکفیس محمد ابراہیم حنفی داحضہ اہم مدرسہ

## دہلی متصل جامع مسجد